e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 24 Monday , October 19 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۲۴) لکھنؤ، بروز پیر ۱۹-اکتوبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۷/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

کینسر کی دوائیں ہوں گی کفایتی، حکومت نے ٹریڈ مارجن کی حد مقرر کی

نئی دہلی، (ایجنسی) کینسر کے مریضوں کے لیے راحت کی بڑی خبر ہے۔ حکومت نے 137 غیر شیڈول شدہ کینسر مخالف ادویات پر ٹریڈ مارجن کو زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت (ایم آر پی) کے 30 فیصد تک محدود کر دیا ہے۔ نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (این پی پی اے) کے اس فیصلے سے کینسر کی کئی دواؤں کی قیمتوں میں 70 فیصد تک کمی آنے کی امید ہے۔ یہ قدم وزارت کیمیکلز اور فرٹیلائزرز کے تحت محکمۂ فارماسیوٹیکلز کے ٹریڈ مارجن ریشنلائزیشن (ٹی ایم آر) پروگرام کا حصہ ہے، جس کا مقصد تقسیم کے نظام میں ضرورت سے زیادہ مارجن کو روکنا ہے۔ سبھی دواساز کمپنیوں کو گزٹ نوٹیفکیشن کی اشاعت کے 7 دنوں کے اندر این پی پی اے کو اپنی نظر ثانی شدہ قیمتوں کے بارے میں مطلع کرنا ہوگا۔ نظر ثانی شدہ قیمتیں 9 نومبر 2026 سے نافذ ہوں گی۔ کمپنیوں کو اپنی ویب سائٹ پر قیمتوں کی فہرست ظاہر کرنی ہوگی اور تمام خوردہ فروشوں اور اسپتالوں کو اس کی اطلاع دینی ہوگی۔

اسرائیل سے ویانا کی پرواز میں بم کی اطلاع، بلغاریہ میں ہنگامی لینڈنگ

تل ابیب (ایجنسی) آسٹرین ایئرلائنز کی اسرائیلی شہر تل ابیب سے ویانا آسٹریا کی پرواز میں بم کی اطلاع پر طیارے کو بلغاریہ کے صوفیہ ایئرپورٹ پر ہنگامی لینڈنگ کرا دی گئی۔ ایوی ایشن ذرائع کے مطابق اقوامِ متحدہ میں تقریر کے لیے جانے والے نوجوانوں کا وفد بھی سوار ہے۔ طیارے میں بم یا ایک مشکوک چیز کی موجودگی کے شبہے میں ایمرجنسی کوڈ جاری کیا گیا۔ پرواز کے دوران عملے کو جہاز میں بم یا کسی مشکوک شے کی موجودگی کی نامعلوم اطلاع موصول ہوئی۔ طیارہ بلغاریہ کی سرحد کے قریب 36000 ہزار فٹ پر تھا کہ رخ موڑ کر صوفیہ ایئرپورٹ پر ہنگامی لینڈنگ کے بعد طیارے کو فورسز نے گھیر لیا۔ حفاظتی پروٹوکول کے تحت طیارے، مسافروں اور سامان کی مکمل تلاشی کا عمل جاری تھا۔ رات گئے تک کسی قسم کے دھماکہ خیز مواد کی تصدیق نہیں ہوئی البتہ تمام مسافروں کو محفوظ طریقے سے اتار کر معاملے کی تفتیش کی جا رہی ہے۔

گوالیار میں ٹرک نے 57 عقیدت مندوں کو کچلا، 15 ہلاک

42 زخمی، علاقے میں افراتفری کا ماحول، 9 افسران معطل، دروپدی مرمو، پی ایم مودی، سی ایم موہن، کھڑگے، راہل اور پرینکا کا اظہار افسوس

گوالیار: (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے گوالیار میں شیتلا ماتا مندر میں درشن کے لیے قطار میں کھڑے عقیدت مندوں کو ایک بے قابو ٹرک نے کچل دیا۔ اس دردناک حادثے میں 15 افراد کی موت ہوگئی، جبکہ 42 دیگر زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد علاقے میں کہرام مچ گیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ واقعے کے بعد انتظامی سطح پر کارروائی کرتے ہوئے 9 افسران کو معطل کیے جانے کی اطلاع ہے۔ مرنے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ زخمیوں میں 2 پولیس اہلکار بھی ہیں۔ حادثے کے بعد موقع پر چیخ و پکار مچ گئی اور آس پاس کے علاقے میں افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ رپورٹس کے مطابق ٹرک کی رفتار کافی تیز تھی۔ وہ بے قابو ہو کر مندر کی بیرونی دیوار سے ٹکرا گیا۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ دیوار گر گئی۔ اس کے بعد ملبے میں 40 سے 50 افراد کے دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی راحت اور بچاؤ کا کام شروع کر دیا گیا۔ بچاؤ ٹیمیں ملبے میں پھنسے لوگوں کو نکالنے میں مصروف ہیں۔

واقعہ کے ایک عینی شاہد نے بتایا کہ حادثہ رات میں تقریباً ایک بجے پیش آیا۔ اس نے کچھ لوگوں کو موقع پر ہی دم توڑتے دیکھا۔ عینی شاہد کے مطابق ٹرک میں گنجائش سے زیادہ سامان لدا ہوا تھا۔ ٹرک اچانک آیا اور کئی دکانوں کے ساتھ وہاں موجود لوگوں کو بھی کچلتا چلا گیا۔ اس حادثے میں عینی شاہد کا بھائی بھی زخمی ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ جائے حادثہ پر اب بھی افراتفری کا ماحول ہے۔ حادثے میں زخمی ہونے والے لوگوں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا گیا۔ زخمیوں کے اسپتال پہنچنے کے بعد وہاں بھی افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ ڈاکٹروں کی ٹیم زخمیوں کے علاج میں مصروف ہے۔ کچھ زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ اسپتال کے ڈاکٹر سدھیر سکسینہ کے مطابق ان کے اسپتال میں 13 افراد کی موت کی تصدیق ہوئی ہے۔ دوسری جانب 4 سے 5 زخمیوں کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ حادثے کے بعد راحت اور بچاؤ کا کام جاری ہے۔ پولیس اور بچاؤ ٹیمیں ملبے میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

مدھیہ پردیش کے گوالیار میں پیش آئے دردناک سڑک حادثے پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی، ریاستی وزیر اعلیٰ موہن یادو، کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس واقعہ پر وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) نے معاوضے کا اعلان کیا ہے۔ پی ایم او نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر اعظم مودی کے حوالے سے لکھا کہ ”مدھیہ پردیش کے گوالیار میں پیش آئے حادثے میں لوگوں کی جان جانے کی خبر سے بہت تکلیف ہوئی۔ سوگوار خاندانوں کے تئیں میری تعزیت ہے۔ زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتا ہوں۔ جان گنوانے والوں کے لواحقین کو وزیر اعظم قومی راحت فنڈ (پی ایم این آر ایف) سے 2-2 لاکھ روپے کی امدادی رقم دی جائے گی، جبکہ زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے دیے جائیں گے۔“

ریاستی وزیر اعلیٰ موہن یادو نے 'ایکس' پر لکھا کہ ”گوالیار میں ٹرک حادثے میں عقیدت مندوں کی موت کی خبر انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اس دکھ کی گھڑی میں ریاستی حکومت تمام متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ تمام مہلوکین کے اہل خانہ کے تئیں میری تعزیت ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”ریاستی حکومت کی جانب سے مہلوکین کے اہل خانہ کو 4-4 لاکھ روپے، شدید زخمیوں کو 2-2 لاکھ روپے اور دیگر زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تمام زخمیوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔ متاثرہ خاندان گوالیار، شیوپوری اور شیوپور سے تعلق رکھتے ہیں۔“ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ”مدھیہ پردیش کے گوالیار میں سڑک حادثے میں لوگوں کی موت کی خبر افسوسناک ہے۔ میں سوگوار خاندانوں کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کرتی ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتی ہوں۔“

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ گوالیار کے شیتلا ماتا مندر کے قریب ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ایک بے قابو ٹرک کی زد میں آنے کے باعث کم از کم 15 افراد کی موت ہوگئی، جبکہ کئی افراد زخمی ہوگئے۔ کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھا کہ ”مدھیہ پردیش کے گوالیار میں شیتلا ماتا مندر کے قریب بے قابو ٹرک کی زد میں آنے سے عقیدت مندوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ اس دردناک حادثہ میں جان گنوانے والوں کے اہل خانہ کے تئیں میری گہری تعزیت ہے۔ میں ایشور سے زخمیوں کی جلد صحتیابی کی دعا کرتا ہوں۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”ریاستی حکومت سے توقع ہے کہ وہ زخمیوں کو فوری طبی سہولیات، متاثرہ خاندانوں کو فوری مناسب معاوضہ اور ہر ممکن مدد فراہم کرنا یقینی بنائے۔ ایسے حادثات بھیڑ کے انتظامات پر سوال کھڑے کرتے ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ کی جوابدہی طے ہونی چاہیے۔“

ایران کا امریکی دھمکیوں کے آگے جھکنے سے انکار

’شرائط پوری ہوئیں تو ساتویں دن مذاکرات ہوں گے‘

تہران/قاہرہ: (ایجنسی) ایران اور اس کے علاقائی مخالفین کے درمیان جاری جنگ اور بڑھتی کشیدگی کے دوران ایرانی پارلیمنٹ نے مہرداد اخلاقی کتانچی کو ملک کا نیا وزیر دفاع مقرر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ دوسری جانب مصر کی پارلیمنٹ نے حوثی حملوں کے خلاف سعودی عرب کو فوجی مدد فراہم کرنے کے معاملے پر ووٹنگ پیر، 19 اکتوبر تک ملتوی کر دی ہے۔ یہ دونوں پیش رفت خطے میں بڑھتی ہوئی فوجی کشیدگی اور بدلتی ہوئی دفاعی حکمت عملی کی عکاسی کرتی ہیں۔ بی بی سی فارسی کے مطابق، ایرانی پارلیمنٹ میں ووٹنگ کے دوران مہرداد اخلاقی کتانچی کو 237 ووٹ ملے، جس کے بعد انہیں نیا وزیر دفاع مقرر کرنے کی منظوری دے دی گئی۔ وہ سابق وزیر دفاع عزیز نصیرزادہ کی جگہ لیں گے، جو حالیہ جنگ کے دوران جاں بحق ہونے والے سینئر فوجی عہدیداروں میں شامل تھے۔ صدر مسعود پزشکیان نے پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کتانچی کو ایران کے دفاعی اور ایرو اسپیس پروگراموں میں چار دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ حاصل ہے۔ ان کے مطابق، کتانچی نے ایران کے میزائل اور دفاعی پروگراموں سے وابستہ کئی اہم سائنس دانوں اور فوجی عہدیداروں کے ساتھ کام کیا ہے۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کی جانب سے کتانچی پر عائد پابندیاں ان کے کردار اور صلاحیتوں کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ عوامی سطح پر نسبتاً کم معروف ہونے کے باوجود کتانچی طویل عرصے سے ایران کی دفاعی صنعت سے وابستہ رہے ہیں۔ پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ حالیہ جنگ کے بعد ایران نے اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کیا ہے، جس سے اس کے مخالفین کے فوجی اندازے تبدیل ہوئے ہیں۔ نئے وزیر دفاع نے زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائلوں اور کروز میزائلوں سمیت میزائل صلاحیتوں کو ترقی دینے کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا۔

سرمایہ کاری کے نام پر دھامی حکومت کا فراڈ، سرمایہ کاروں کے نام عام کرے: راہل گاندھی

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اتراکھنڈ کی پشکر سنگھ دھامی حکومت پر سرمایہ کاری کے نام پر بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت سرمایہ کاروں کی فہرست عام کرے۔ راہل گاندھی نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ گلوبل انویسٹرس سمٹ کے دوران دھامی حکومت نے 1,779 مفاہمت ناموں (ایم او یوز) کے ذریعے 3.56 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا دعویٰ کیا تھا، جبکہ تشہیری روڈ شوز پر عوام کے تقریباً 100 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اس کے بعد دھامی حکومت نے دعویٰ کیا کہ ایک لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو عملی شکل دی جا چکی ہے۔ انہوں نے ان دعوؤں کو کھوکھلا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں سرمایہ کاری کے دعوؤں کی حقیقت ڈبل انجن حکومت کے ماڈل کی ایک اور مثال ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ حکومت کے دعوؤں کی حقیقت سامنے لاتے ہوئے نیوز لانڈری کی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ آٹا چکیوں، کھاد اور بیج کی دکانوں اور چھوٹے کلینکوں کو بھی سرمایہ کاروں میں شمار کیا گیا، جبکہ ان میں سے بعض کو اپنی سرمایہ کاری کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہیں تھیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 35,279 کروڑ روپے، یعنی مجموعی سرمایہ کاری کا 35 فیصد، سرکاری بجلی کمپنیوں سے متعلق ہے۔

کولکاتہ دُرگا پوجا پنڈال بھگدڑ

پولیس نے درج کیا مقدمہ، منتظمین سمیت 7 افراد گرفتار

کولکاتہ (ایجنسی) شمالی کولکاتہ کے علاقے میں بھگدڑ کے واقعہ کے سلسلے میں پولیس نے 7 افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں درگا پوجا پنڈال کے منتظمین، سیکورٹی اہلکار اور دیگر افراد شامل ہیں۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق پولیس نے دیر رات منتظمین اور دیگر لوگوں کے خلاف ازخود نوٹس لیتے ہوئے مقدمہ درج کیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں درگا پوجا کمیٹی کے سکریٹری راج کمار سیودا، نائب صدر شانتنو دوبے، بانس کے ڈھانچے کی تعمیر میں شامل بپلب مکھرجی عرف جائے، بھیڑ کو قابو میں رکھنے کے لیے تعینات کوشک ساہا اور پنٹو، پرائیویٹ سیکورٹی انچارج سمن چکرورتی اور راجیش پال کو گرفتار کیا ہے۔ کولکاتہ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ کچھ دیگر لوگوں کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بھگدڑ کا یہ واقعہ شمالی کولکاتہ کی مکتارام بابو اسٹریٹ پر منعقدہ درگا پوجا پنڈال میں پیش آیا تھا۔ اس حادثے میں کم از کم 19 افراد کی موت ہوگئی، جبکہ بڑی تعداد میں عقیدت مند زخمی ہوگئے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب مورتی کے درشن کے لیے پنڈال میں بھاری بھیڑ جمع ہوگئی تھی۔ بتایا گیا کہ پوجا پنڈال کے ایگزٹ گیٹ کا ایک حصہ گرنے کے بعد وہاں موجود لوگوں میں افراتفری مچ گئی تھی۔ اتوار کو ایک فرانزک ٹیم شمالی کولکاتہ کی مکتارام بابو اسٹریٹ پر واقع اس مقام پر پہنچی، جہاں بھگدڑ مچی تھی۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ سووینندو ادھیکاری نے کلکتہ میڈیکل کالج اور اسپتال میں مرنے والوں اور زخمیوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے رات تقریباً ایک بجے جائے حادثہ کا بھی دورہ کیا۔ وہاں انہوں نے صورتحال کا جائزہ لیا اور پولیس و منتظمین سے بات چیت کی۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ حکومت ہر متوفی کے اہل خانہ کو 25 لاکھ روپے اور خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت دے گی۔ انہوں نے اس واقعے کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دینے کا بھی اعلان کیا۔ قابل ذکر ہے کہ کولکاتہ میں بھگدڑ کے واقعے پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی، کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سمیت کئی رہنماؤں نے افسوس کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم مودی نے بھگدڑ میں جان گنوانے والوں کے اہل خانہ کو 2-2 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔

منی پور میں تشدد: 24 گھنٹوں کے دوران 28 مکانات نذرِ آتش

ناگا اور کوکی آبادیوں پر حملے، خوف زدہ لوگ جنگلات میں پناہ لینے پر مجبور؟

امپھال: منی پور کے کامجونگ ضلع میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مختلف واقعات میں کم از کم 28 مکانات کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس کے مطابق، مشتبہ شدت پسندوں نے ناگا اور کوکی برادریوں کی بستیوں کو نشانہ بنایا، جس کے بعد مقامی لوگوں کو اپنے گھر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ متاثرہ افراد نے جنگلات اور فوجی کیمپ کے قریب پناہ لی ہے۔ ان واقعات کے بعد علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے اور سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔

اتوار کو میانمار کے ساتھ بین الاقوامی سرحد کے قریب واقع پیلونگ اور اسکائیپ گاؤں میں نامعلوم شرپسندوں نے ناگا برادری کے 13 خالی مکانات کو آگ لگا دی۔ پولیس کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ واقعے کے بعد ضروری حفاظتی اقدامات کیے گئے ہیں۔ میانمار کی سرحد کے قریب واقع پیلونگ سمیت ناگا برادری کے دیگر گاؤں پہلے بھی حملوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ ان حملوں کے بعد لوگوں نے اپنے مکانات خالی کر دیے تھے، جس کی وجہ سے اتوار کو جلائے گئے مکانات خالی پڑے تھے۔ ایک دوسرے واقعے میں اتوار کی صبح دو افراد زخمی ہو گئے۔ نامعلوم مسلح شرپسندوں نے قومی شاہراہ نمبر 202 پر گوالتابی اور مہادیوا کے درمیان سے گزرنے والی ایک کار پر فائرنگ کر دی۔ یہ واقعہ اُکھرول ضلع کے لیتان پولیس اسٹیشن کے دائرۂ اختیار میں پیش آیا۔ ادھر حکام نے بتایا کہ ہفتہ کی رات کامجونگ ضلع کے چاسادگاؤں میں کوکی برادری کے 15 مکانات کو آگ لگا دی گئی۔ اس حملے کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پڑے۔ متاثرہ افراد نے جنگلات اور قریبی فوجی کیمپ میں پناہ لی۔ حکام کے مطابق، مشتبہ شدت پسندوں نے گاؤں پر حملہ کر کے مکانات کو آگ کے حوالے کر دیا۔ یہ واقعہ گاؤں پر ہونے والے ایک حملے میں کوکی برادری کے ایک عام شہری کی ہلاکت اور چار دیگر افراد کے گولی لگنے سے زخمی ہونے کے چند گھنٹے بعد پیش آیا۔ پولیس نے بتایا کہ متاثرہ علاقے میں حالات کو قابو میں رکھنے کے لیے آسام رائفلز، بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) اور کامجونگ پولیس کی مشترکہ ٹیم تعینات کی گئی ہے۔

فرانس کے بعد البانیہ میں بھی پُرتشدد مظاہرے

ترانا (ایجنسی) فرانس کے بعد البانیہ میں حکومت مخالف مظاہروں میں تیزی آ گئی جہاں مظاہرین وزیر اعظم ایڈی راما سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق منگل سے شروع ہونے والے ان پرتشدد مظاہروں نے دارالحکومت ترانا کو ہلا کر رکھ دیا ہے جہاں ہزاروں مظاہرین یونیورسٹیوں کی ابتر حالت، بھاری ٹیوشن فیس اور کرپشن کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور وزیر اعظم سے فوری استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اتوار کی دوپہر ایک بار پھر سیکڑوں مظاہرین وزارتِ تعلیم کے باہر جمع ہوئے اور 'راما، استعفیٰ دو' کے نعرے لگائے۔ اس دوران پولیس کے جھڑپیں بھی ہوئیں جس کے بعد ہجوم کو پیچھے دھکیلنے کے لیے پولیس کو واٹر کینن اور آنسو گیس کا استعمال کرنا پڑا۔

ٹائیگر شروف پر فائرنگ: اداکار محفوظ، ڈرائیور سمیت دو افراد زخمی

ممبئی: بالی ووڈ کے نامور اداکار ٹائیگر شروف ممبئی کے جوہو میں پیش آنے والے فائرنگ واقعہ میں بال بال بچ گئے۔ اتوار کی شام موٹر سائیکل پر سوار تین نامعلوم مسلح افراد نے اچانک اندھا دھند گولیاں چلائیں، جس کے نتیجے میں ٹائیگر شروف کے کار ڈرائیور اور قریب موجود ایک راہگیر شدید زخمی ہو گئے، جبکہ اداکار خود اس حملے میں محفوظ رہے۔ پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق یہ واقعہ جوہو میں اس وقت پیش آیا جب ٹائیگر شروف اپنی گاڑی کے قریب موجود تھے۔ تین موٹر سائیکل سوار اچانک وہاں پہنچے اور گاڑی پر فائرنگ شروع کر دی۔ گولیوں کی بوچھاڑ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ خوش قسمتی سے ٹائیگر شروف کو کوئی گولی نہیں لگی، البتہ ان کا ذاتی ڈرائیور اور ایک راہگیر فائرنگ کی زد میں آ کر زخمی ہو گئے۔ ممبئی کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس موہت گرگ نے کہا کہ شوٹنگ کے واقعے میں اداکار ٹائیگر شراف کو شام سات بجے کے قریب نشانہ بنایا گیا۔ شراف خود محفوظ ہیں۔ ان کے ڈرائیور کو شدید چوٹیں آئیں اور وہ فی الحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ واقعے کی تحقیقات کے لیے پندرہ ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ ٹائیگر شراف کو کوئی گولی نہیں لگی۔

سی جے پی کے بانی دیپکے کا احتجاج جاری رکھنے کا عزم

نئی دہلی، 18 اکتوبر (یو این آئی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے نے الزام لگایا ہے کہ حال ہی میں ہوئی گرفتاریوں اور حراست میں لیے جانے کے واقعات کا مقصد ان کی جماعت سے وابستہ ساتھیوں کو ڈرانا دھمکانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی مہم جاری رکھیں گے اور اپنے ساتھیوں سورَو داس اور آشوتوش رانکا کی واپسی کے بعد ہی آئندہ کے اقدامات طے کریں گے۔ مسٹر دیپکے نے کہا کہ دونوں ساتھیوں کی واپسی پر گروپ دوبارہ متحد ہوگا اور اپنی مستقبل کی حکمت عملی تیار کرے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں کو جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ مسٹر دیپکے نے نامہ نگاروں سے کہا، مسٹر سورَو اور مسٹر آشو کی واپسی پر ہم سب ایک ساتھ بیٹھیں گے، صورت حال کا دوبارہ جائزہ لیں گے اور فیصلہ کریں گے کہ آگے کیسے بڑھنا ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں ہم نے جو غیر قانونی گرفتاریاں اور حراست میں لیے جانے کے واقعات دیکھے ہیں، وہ ہمیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ہم نہ تو ڈریں گے اور نہ ہی پیچھے ہٹیں گے۔ یہ ایک طویل لڑائی ہے اور ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس معاملے سے متعلق قانونی پہلوؤں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے وکیل ورندا گروور سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔ مسٹر دیپکے کو ہفتے کے روز مندر مارگ پولیس اسٹیشن میں واقع خصوصی ایگزیکٹیو مجسٹریٹ (ایس ای ایم) کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ کارروائی بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہیتا (بی این ایس ایس) کی دفعات 126 اور 170 کے تحت نئی احتیاطی کارروائی کے سلسلے میں کی گئی تھی۔ دہلی پولیس کے مطابق یہ کارروائی 10 اکتوبر کو مسٹر دیپکے کی جانب سے جمع کرائے گئے امن بانڈ کی خلاف ورزی کے سلسلے میں کی گئی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ بعد میں نیا بانڈ جمع کرانے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ واقعہ 10 اکتوبر کو دہلی ہوائی اڈے پر مسٹر دیپکے کو حراست میں لیے جانے اور ان سے ایک سال تک امن برقرار رکھنے کی تحریری یقین دہانی مانگے جانے کے چند روز بعد پیش آیا۔ انہیں جمعہ کو اس وقت دوبارہ حراست میں لے لیا گیا، جب وہ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کے ترجمان انیش گوانڈے کی رہائش گاہ سے نکل رہے تھے، جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مسٹر دیپکے کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک میں مجوزہ قومی پرچم مظاہرے میں شرکت کے لیے جا رہے تھے، تبھی پولیس نے یہ کارروائی کی۔ پولیس نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہیتا کی دفعہ 163 کے تحت نافذ امتناعی احکامات کا حوالہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹریفک کے انتظام، عوامی تحفظ اور کاروباری سرگرمیوں میں ممکنہ رکاوٹ کے خدشات بھی ظاہر کیے۔ سی جے پی کی قانونی امور کی سربراہ رتنا سنگھ نے اس کارروائی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھایا

کارکنوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کا الزام

ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لوگوں سے قومی پرچم کے ساتھ پُرامن مظاہرے میں شرکت کی اپیل کرنا بذات خود کوئی مجرمانہ فعل نہیں مانا جا سکتا۔

آشوتوش رانکا اور سوربھ داس کی رہائی کا مطالبہ تیز

نئی دہلی: (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے رہنما آشوتوش رانکا اور سوربھ داس کی رہائی کے مطالبے کو لے کر تنازع شدت اختیار کر گیا ہے۔ تنظیم نے دونوں رہنماؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر انہیں اتوار (آج) رہا نہیں کیا گیا تو ان کی مبینہ غیر قانونی حراست کے لیے ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ سی جے پی کے مطابق، اس معاملے میں سینئر وکیل کپل سبل سے قانونی مشورہ لیا گیا ہے۔ تنظیم کا الزام ہے کہ آشوتوش رانکا اور سوربھ داس کو جان بوجھ کر حراست میں رکھا گیا ہے، جبکہ ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کے حوالے سے قانونی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ سی جے پی نے ملک بھر کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دونوں رہنماؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کریں۔ تنظیم کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر آشوتوش رانکا اور سوربھ داس کو آج رہا نہیں کیا گیا تو ان تمام افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی، جنہوں نے مبینہ طور پر انہیں غیر قانونی طور پر حراست میں رکھنے میں کردار ادا کیا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ دونوں کی رہائی کے لیے قانونی کوششیں جاری ہیں۔ سی جے پی کا کہنا ہے کہ کسی بھی شخص کو قانون کے تحت مناسب بنیاد کے بغیر حراست میں رکھنا قابل قبول نہیں ہے۔ تنظیم نے اس معاملے میں ذمہ دار افسران کی جواب دہی طے کرنے کی بات بھی کہی ہے۔

بی جے پی فرضی ووٹ بنوا کر اصلی ووٹ کٹوانے کی سازش کر رہی ہے

پی ڈی اے متحد ہے اور عوام تبدیلی کے منتظر ہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر انتخابی دھاندلی اور ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری کی سازش کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بوتھوں پر چوکس رہیں، کیونکہ ان کے بقول بی جے پی فرضی ووٹ بنواتی ہے اور مخالف جماعتوں کے حقیقی ووٹ کٹواتی ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش کے عوام بی جے پی حکومت کی بدانتظامی سے تنگ آ چکے ہیں اور 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اقتدار کی تبدیلی کا عزم کر چکے ہیں۔ اکھلیش یادو نے اتوار کو سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں مختلف اضلاع سے آئے رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی فرضی ووٹوں اور دھاندلی کو اپنی طاقت سمجھتی ہے۔ انتخابات جیتنے کے لیے وہ مختلف حربے استعمال کرتی ہے اور قانون و آئین کی پرواہ نہیں کرتی۔ انہوں نے کارکنوں سے ووٹوں کی مبینہ چوری اور چندے کی چوری کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کی اپیل بھی کی۔

ایس پی سربراہ نے ریاستی حکومت پر مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، ناانصافی اور ظلم و زیادتی کے معاملات پر تنقید کرتے ہوئے بی جے پی کو زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کی جماعت قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی سرپرستی میں غریبوں، بے سہارا افراد اور سرکاری زمینوں پر قبضے کیے جا رہے ہیں۔ انصاف کی فریاد لے کر جانے والوں کو ہی مقدمات میں پھنسا دیا جاتا ہے اور پولیس بااثر افراد کا ساتھ دیتی ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ پسماندہ طبقات، دلتوں اور اقلیتوں پر مشتمل پی ڈی اے اتحاد متحد ہے، جس سے بی جے پی پریشان ہے۔ ان کے مطابق، موجودہ حکومت میں اس طبقے کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ تعلیمی نظام پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ دس برسوں میں 26 ہزار سے زیادہ پرائمری اسکول بند کر دیے گئے، جبکہ شراب کی دکانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے امتحانی پرچے لیک ہونے کے معاملے میں بھی حکومت کو نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ اتر پردیش میں سب سے زیادہ پرچے لیک ہوئے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے کسانوں، نوجوانوں، اساتذہ اور طلبہ کو مایوس کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام 2027 کے انتخابات میں ووٹ کے ذریعے بی جے پی کو اقتدار سے باہر کر دیں گے۔

اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ ملک میں سب سے زیادہ امتحانی پرچے اتر پردیش میں لیک ہوئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت جان بوجھ کر امتحانی پرچے لیک کرواتی ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت نے اپنے دور اقتدار میں اتر پردیش کو بدنام کیا ہے اور ہر اسکیم میں بدعنوانی و لوٹ مار ہوئی ہے، جس کے باعث ریاست کی ترقی رک گئی ہے۔ حکومت نے کسانوں، نوجوانوں، اساتذہ اور طلبہ سمیت تمام طبقات کو دھوکا دیا ہے اور عوامی مفاد میں کوئی کام نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی کارکردگی صفر ہے۔ اقتدار میں بیٹھ کر وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا اور مخالف جماعتوں کو بدنام کرنا ہی بی جے پی کی قیادت کا ایجنڈا ہے۔ عوام کے درمیان بی جے پی کی حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے اور اس کے گناہوں کا گھڑا بھر گیا ہے۔

ایران سے جوہری پروگرام دوبارہ شروع نہ کرنے کی قابل تصدیق ضمانت چاہتے ہیں: وینس

واشنگٹن، 18 اکتوبر (یواین آئی): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ امریکہ نے ایران کے خلاف جنگ میں بعض پہلوؤں سے فیصلہ کن کامیابی حاصل کی ہے، تاہم واشنگٹن اب تہران سے طویل مدتی اور قابل تصدیق یقین دہانی چاہتا ہے کہ وہ اپنا جوہری پروگرام دوبارہ بحال نہیں کرے گا۔ سی بی ایس نیوز کے زیر اہتمام عوامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے وینس نے کہا کہ امریکی انتظامیہ کی توجہ اس بات کو یقینی بنانے پر ہے کہ ایران مستقبل میں دوبارہ جوہری ہتھیار بنانے یا یورینیم افزودگی کی صلاحیت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ موجودہ امریکی انتظامیہ کے بعد اگر پانچ سال گزر جائیں تو کیا ایران دوبارہ جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ یا یورینیم افزودگی کی صلاحیت قائم کرنے کی کوشش کرسکتا ہے۔ ان کے مطابق واشنگٹن اسی امکان کو روکنے کے لیے ایسی طویل مدتی ضمانت چاہتا ہے جس کی تصدیق بھی کی جاسکے۔ وینس کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ امریکہ کے لیے معاملہ صرف ایران کی موجودہ جوہری تنصیبات کو نقصان پہنچانے تک محدود نہیں بلکہ مستقبل میں جوہری پروگرام کی بحالی روکنے کے لیے نگرانی اور تصدیق کے قابل انتظامات بھی اہم ہیں۔ ایران طویل عرصے سے جوہری ہتھیار بنانے کے ارادے کی تردید کرتا آیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس کا جوہری پروگرام بجلی کی پیداوار، طبی تحقیق اور دیگر پُرامن مقاصد کے لیے ہے۔

ایران کی امریکہ کو بھاری نقصان کی دھمکی

نئے وزیر دفاع مہرداد اخلاقی کا سخت انتباہ

ایرانی پارلیمنٹ نے مہرداد اخلاقی کو وزیر دفاع مقرر کردیا □ عراقچی کا امریکہ پر سفارتی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنے کا الزام □ امریکہ ماضی کی غلطیاں نہ دھرائے، ایران کا ردعمل مختلف ہوگا: محسن رضائی

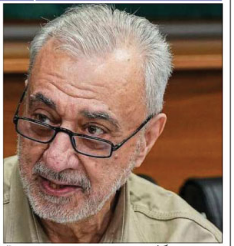

تہران: (ایجنسی)۔ ایران کے نئے وزیر دفاع مہرداد اخلاقی نے اتوار کو خبردار کیا کہ اگر امریکہ نے ایران کے خلاف فوجی کارروائی دوبارہ شروع کی تو اسے اور مشرق وسطیٰ میں اس کے اتحادیوں کو "بہت بھاری نقصان" اٹھانا پڑے گا۔ پارلیمان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے فوراً بعد اخلاقی نے صحافیوں سے کہا کہ عوام مطمئن رہیں، غالب امکان ہے کہ امریکہ حملے کی جرأت نہیں کرے گا۔ تاہم ان کے بقول، اگر ایسا ہوا تو امریکہ اور خطے کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ایرانی سرکاری ٹیلی وژن کے مطابق پارلیمان نے اتوار کو اخلاقی کی بطور وزیر دفاع اور مسلح افواج لاجسٹکس تقرری کی منظوری دی۔ حکومتی ویب سائٹ کے مطابق ڈالے گئے 277 ووٹوں میں سے 237 ان کے حق میں تھے۔ یہ تقرری رواں برس فروری کے آخر میں ایران پر امریکی اور اسرائیلی حملوں اور پھر مسلح کشیدگی کے آغاز کے تقریباً آٹھ ماہ بعد ہوئی ہے۔ اخلاقی، عزیز نصیر زادہ کی جگہ لیں گے، جو 28 فروری کو جنگ کے پہلے روز ایک امریکی اسرائیلی حملے میں ہلاک ہوئے تھے۔ اسی حملے میں سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای اور اعلیٰ فوجی کمانڈر بھی مارے گئے تھے۔ خبر رساں ادارے اِسنا کے مطابق اخلاقی نے ووٹنگ سے پہلے کہا کہ وہ ایک حساس مرحلے پر وزارت دفاع کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ ان کے بقول، ملکی دفاع کے لیے حالات اور پیش رفت کے محرکات کو درست طور پر سمجھنا، اثر انداز ہونے والے رجحانات کی شناخت اور مختلف ممکنہ صورت حال کے لیے تیار رہنا ضروری ہے۔ اخلاقی کوئی فوجی رینک نہیں رکھتے، تاہم وہ 42 برس سے وزارت دفاع میں کام کر رہے ہیں۔ وہ 2013 سے ایران کے سرکاری اسلحہ ساز ادارے، ڈیفنس انڈسٹریز آرگنائزیشن، کے سربراہ ہیں۔ اقوام متحدہ نے جوہری یا بیلسٹک میزائل سرگرمیوں میں مبینہ شمولیت پر 2007 میں ان پر پابندیاں عائد کی تھیں۔

ایرانی پارلیمنٹ نے مہرداد اخلاقی کا تجی کو ملک کا نیا وزیر دفاع مقرر کرنے کی منظوری دے دی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق انہیں 277 میں سے 237 ارکان کی حمایت حاصل ہوئی۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے پارلیمنٹ میں مہرداد اخلاقی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں امید ہے کہ نئے وزیر دفاع اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے ہوئے محفوظ رہیں گے۔ پزشکیان نے دعویٰ کیا کہ اخلاقی امریکہ کی مبینہ ہدفی کارروائیوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ مہرداد اخلاقی طویل عرصے تک ایرانی دفاعی صنعت سے وابستہ رہے ہیں اور ایران کی ایرو اسپیس انڈسٹریز آرگنائزیشن کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔ وہ ایران کے میزائل اور دفاعی شعبوں میں اپنی خدمات کے باعث امریکہ اور یورپی یونین کی پابندیوں کی زد میں ہیں۔ وہ سابق وزیر دفاع عزیز ناصرزادہ کی جگہ ذمہ داری سنبھالیں گے، جو فروری میں امریکہ اور اسرائیل کے حملوں میں ہلاک ہوگئے تھے۔ ناصرزادہ کی ہلاکت کے بعد بریگیڈیئر جنرل مجید ابن الرضا قائم مقام وزیر دفاع کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔

□ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری تنازع کے خاتمے کے لیے سفارتی کوششیں تاحال کسی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ پر سفارتی اقدامات میں رکاوٹ ڈالنے اور بحری آمدورفت کو خطرے میں ڈالنے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے مطابق عراقچی نے عراقی وزیر اعظم علی الزیدی سے گفتگو میں کہا کہ امریکہ نے سفارتی کوششوں کو متاثر کیا، تاہم ایران بحری آمدورفت میں عدم تحفظ کو مزید بڑھنے سے روکنے کے لیے سفارت کاری کے کردار کو اہم سمجھتا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز اتھارٹی نے متحدہ عرب امارات میں خورفکان کے شمال مشرق میں ایک بحری واقعے کی اطلاع دی ہے۔ اتھارٹی کے مطابق جنوب کی جانب سفر کرنے والی ایک سمندری ٹگ بوٹ نے بتایا کہ اسے نامعلوم سمت سے داغے گئے دو گولوں یا میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا، جس میں ایک شخص معمولی زخمی اور ٹگ بوٹ کو نقصان پہنچا، تاہم اس نے اپنا سفر جاری رکھا۔ حالیہ دنوں میں آبنائے ہرمز کے اطراف بحری جہازوں اور تیل بردار ٹینکروں سے متعلق متعدد واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایران پر بحری آمدورفت میں رکاوٹیں پیدا کرنے اور بحری جہازوں کو دھمکیاں دینے کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں، جبکہ امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی اور تہران پر پابندیوں کا دباؤ بڑھا دیا ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم توانائی گزرگاہوں میں شامل ہے اور تنازع کے باعث یہاں سے گزرنے والی بحری آمدورفت شدید متاثر ہوئی ہے۔ تاہم سفارتی رابطوں کے باوجود ایران اور امریکہ کے درمیان تنازع کے خاتمے اور حتمی معاہدے کے لیے تاحال کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی ہے۔

□ ایران کے سکیورٹی سربراہ محسن رضائی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ ماضی کی غلطیوں کو دہرانے سے گریز کرے، ورنہ ایران کا ردعمل ایسے اصولوں کے تحت ہوگا جن سے امریکی حکام واقف نہیں ہیں۔ ایرانی سرکاری خبر رساں ادارے آئی آر آئی بی کے مطابق محسن رضائی نے کہا کہ امریکہ کو ایران کے ممکنہ ردعمل کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے، کیونکہ تہران کا جواب ایسے قواعد کے مطابق دیا جائے گا جنہیں امریکی حکام نہیں جانتے۔ ان کا یہ بیان ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ تاہم محسن رضائی نے ماضی کی غلطیوں کی وضاحت نہیں کی اور نہ ہی ایران کے ممکنہ ردعمل کی نوعیت یا اس کے وقت کے بارے میں کوئی تفصیل بتائی۔ ایرانی حکام اس سے قبل بھی امریکہ کو خبردار کرتے رہے ہیں کہ کسی نئی فوجی کارروائی کی صورت میں تہران جواب دے گا۔ تاہم تازہ بیان میں محسن رضائی نے کسی مخصوص امریکی اقدام یا ممکنہ فوجی کارروائی کا نام نہیں لیا۔

مغربی کنارے میں امریکی صحافی پر حملے سے واشنگٹن کو تشویش

روبیو کا اسرائیل سے آبادکاروں کے تشدد پر قابو پانے کا مطالبہ

واشنگٹن، 18 اکتوبر (یواین آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں امریکی فوٹو جرنلسٹ ہیڈی لیوین کی مبینہ پٹائی کے واقعے سے امریکہ کو گہری تشویش ہے۔ انہوں نے اسرائیل سے یہودی بستیوں کے رہنے والوں کے تشدد پر قابو پانے کی اپیل کی اور خبردار کیا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ اس علاقے میں نئے بحران سے بچنا چاہتے ہیں۔ مسٹر روبیو نے صحافیوں سے کہا کہ ہم نے اسرائیلی حکام سے ایسے واقعات پر سختی سے قابو پانے کے لیے کہا ہے اور آئندہ بھی کہتے رہیں گے۔ انہوں نے اس واقعے کو تشویش ناک قرار دیا اور کہا کہ امریکہ اپنے سفارت خانے کے ذریعے معاملے کی پوری معلومات حاصل کر رہا ہے۔ مسٹر روبیو نے واضح کیا کہ صدر ٹرمپ مغربی کنارے میں دوبارہ کشیدگی یا نیا بحران نہیں چاہتے۔ حالیہ دنوں میں زیتون کی فصل کی کٹائی کے دوران تشدد میں اضافے کے باعث وہاں تشویش بڑھ گئی ہے۔ بڑے بحران کے خطرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسٹر روبیو نے کہا کہ اس وقت ہمیں ایسی کسی کشیدگی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اسرائیل کو اس کی ضرورت ہے۔ محترمہ لیوین جمعہ کو فلسطینیوں کی سالانہ زیتون کی فصل کی کٹائی کی رپورٹنگ کر رہی تھیں، تب مبینہ طور پر اسرائیلی بستیوں کے کچھ رہنے والوں نے کئی فلسطینیوں کے ساتھ ان پر بھی حملہ کر دیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ حملہ آوروں نے ان کی پٹائی کی اور ان کا پاسپورٹ، فون، بٹوا اور کیمرے سے متعلق آلات چھین لیے۔ محترمہ لیوین نے کہا کہ وہ تقریباً 10 منٹ تک مجھے لاتیں مارتے رہے، جبکہ میں اپنے کیمرے اور بیگ کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مسٹر روبیو نے کہا کہ انہوں نے واقعے کی ویڈیو دیکھی ہے، لیکن ساتھ ہی خبردار کیا کہ امریکہ کو ابھی تمام حقائق کی تصدیق کرنا باقی ہے۔ امریکی حکام نے سفارت خانے سے رابطہ کیا ہے اور واقعے کی مکمل رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر تحقیقات میں واقعہ ویسا ہی پایا جاتا ہے جیسا کہ دکھائی دے رہا ہے، تو ہمارے پاس اسرائیلی فریق کو یہ واضح پیغام دینے کے طریقے موجود ہیں کہ مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے کے لیے ہم ان سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ ان سوالات کے بعد سامنے آیا ہے جو گزشتہ سال صدر ٹرمپ کے عہدہ سنبھالنے کے پہلے ہی دن اسرائیلی آبادکاروں پر عائد پابندیاں ہٹانے کے فیصلے کے حوالے سے اٹھائے جا رہے تھے۔ مسٹر روبیو نے واضح کیا کہ پابندیاں ہٹانے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ صدر مغربی کنارے میں ہونے والے تشدد کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پابندیاں ہٹانے کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ وہ ٹیلی ویژن پر جو دیکھ رہے ہیں یا رپورٹوں میں جو پڑھ رہے ہیں، اس کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ زیتون کی فصل کی کٹائی کے دوران کی صورت حال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے، جب بڑی تعداد میں فلسطینی اور دیگر لوگ زرعی علاقوں میں جاتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لبنان میں بھی اسی طرح کی تشویش پیدا ہوسکتی ہے۔ اسرائیل میں امریکی سفیر مائیک ہکابی نے الگ سے اس واقعے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات اور ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مسٹر ہکابی نے ہفتے کے روز ایکس پر لکھا کہ ایک خاتون فوٹو جرنلسٹ پر حملہ نقاب پوش بزدلوں کی جانب سے کی گئی ایک گھناؤنی دہشت گردانہ کارروائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر مسلح صحافی پر حملہ کرنے والوں کو جیل کی سزا ملنی چاہیے۔

امریکی سفارتی رپورٹس میں تبدیلیوں کا اسرائیل کو فائدہ پہنچانے کا الزام

نیویارک ٹائمز کا دعویٰ، فلسطینی ہلاکتوں کی رپورٹ بھی روکی گئی

واشنگٹن، 18 اکتوبر (یواین آئی) امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسرائیل میں امریکی سفیر مائیک ہکابی کے اعلیٰ مشیر ڈیوڈ ملسٹین نے اسرائیلی حکومت کو واشنگٹن میں تنقید سے بچانے کے لیے سفارتی رپورٹس میں مبینہ طور پر تبدیلیاں کیں، بعض رپورٹس روکیں اور دیگر کی ترسیل میں تاخیر کی۔ رپورٹ کے مطابق ملسٹین نے اپریل 2025 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد ان معاملات میں مداخلت کی۔ نیویارک ٹائمز نے 15 امریکی حکام کے انٹرویوز اور درجنوں اندرونی سفارتی دستاویزات، کیبلز اور دیگر مواصلات کا جائزہ لینے کے بعد یہ رپورٹ شائع کی۔ اس میں کہا گیا کہ ملسٹین نے مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کی سرگرمیوں، آبادکاروں کے تشدد اور غزہ کی انسانی صورتحال و تعمیر نو سے متعلق بعض سفارتی رپورٹس کو روکنے یا ان کے متن میں نمایاں تبدیلیاں کرنے کی کوشش کی۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ نو فلسطینی نژاد امریکی شہریوں کی ہلاکتوں سے متعلق امریکی سفارت خانے کے عملے کی تیار کردہ ایک تفصیلی رپورٹ بھی روکی گئی، جس کے بعد امریکی کانگریس کے ارکان کی جانب سے ان ہلاکتوں کی مزید تحقیقات کی کوششیں متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ ان ہلاکتوں کے حوالے سے اسرائیلی فورسز اور آبادکاروں پر الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق یہ واضح نہیں کہ سفیر مائیک ہکابی کو ملسٹین کی تمام مداخلتوں کا کس حد تک علم تھا یا ان اقدامات کا وائٹ ہاؤس کی پالیسی پر کوئی اثر پڑا۔ ہکابی نے اخبار کی رپورٹ میں عائد الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں حقائق سے عاری قرار دیا ہے۔

لبنان کا امریکی اجلاس میں اسرائیلی حملے روکنے کا مطالبہ

20 اکتوبر کو ٹمپا میں سہ فریقی مذاکرات ہوں گے

بیروت، 18 اکتوبر (یواین آئی): لبنان کا فوجی وفد 20 اکتوبر کو امریکہ کے شہر ٹمپا، فلوریڈا میں ہونے والے سہ فریقی اجلاس میں اسرائیلی حملوں کے خاتمے سمیت بیروت کے مطالبات پیش کرے گا۔ لبنانی ایوانِ صدر نے ہفتے کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں یہ اطلاع دی۔ لبنان اور اسرائیل کے درمیان حالیہ مہینوں میں کئی براہِ راست مذاکرات ہوئے ہیں، جن کا مقصد دونوں فریقوں کے درمیان جاری کشیدگی اور دشمنی کا خاتمہ ہے۔ اس سے قبل 2 مارچ کو اسرائیل اور لبنانی مسلح تنظیم حزب اللہ کے درمیان دوبارہ جنگ شروع ہوئی تھی۔ امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور لبنان کے درمیان ایک معاہدہ بھی طے پایا تھا، جس کے تحت بیروت نے حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، جبکہ اس کے بدلے میں اسرائیلی فوجیوں کو مرحلہ وار لبنانی سرزمین سے واپس جانا تھا۔ تاہم حزب اللہ کا کہنا ہے کہ جب تک اسرائیلی فوج لبنان کی سرزمین پر موجود ہے، اس وقت تک وہ ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کی جانب سے جنوبی لبنان میں حملے جاری رہنے سے کشیدگی برقرار ہے۔

یمن میں 'فجرِ یمن' کارروائی 14ویں روز بھی جاری

تعز اور لحج میں جھڑپیں، حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے

یمن کے 9 صوبوں میں حوثیوں کی 170 خلاف ورزیوں کا دعوی 48 گھنٹوں میں 29 شہری ہلاک، 36 زخمی اور 16 اغوا

صنعا، 18 اکتوبر (یواین آئی): یمن میں سرکاری افواج کی جانب سے شروع کی گئی فجرِ یمن کارروائی مسلسل 14ویں روز جاری ہے، جبکہ تعز اور لحج صوبوں کے مختلف محاذوں پر سرکاری فورسز اور حوثی ملیشیا کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ اس دوران حوثیوں کے فوجی ٹھکانوں اور گاڑیوں کو فضائی حملوں میں نشانہ بنائے جانے کی اطلاعات ہیں۔ لحج کے کہبوب محاذ پر درعِ وطن فورسز نے جنوبی عمالقہ فورسز کے تعاون سے حوثیوں کے ساتھ لڑائی کی۔ میدانی ذرائع کے مطابق جھڑپیں اس وقت شروع ہوئیں جب حوثی عناصر نے تعز کے مغرب میں واقع ضلع وازعیہ سے محاذ کی جانب دراندازی کی کوشش کی۔ یمنی سرکاری افواج نے کہبوب کے پہاڑی علاقے میں پیش رفت سے متعلق حوثیوں کے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔ فوج کے مطابق علاقے کے مختلف محاذوں پر لڑائی بدستور جاری ہے۔ تعز کے مغربی محاذ پر پرانے ہوائی اڈے، جبل ہان اور حدائق صالح کے علاقوں میں بھی جھڑپیں ہوئیں۔ سرکاری افواج اور عوامی مزاحمت نے حوثیوں کے حملوں کو پسپا کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تعز کے جنوب میں جبل صبر کے شقب محاذ پر حوثیوں کے فوجی ٹھکانوں اور گاڑیوں پر فضائی حملے کیے گئے۔ یمنی فوج اور عوامی مزاحمت نے ضلع مسراخ کے اقروض محاذ پر مقتضیٰ کے مقام پر حوثی عناصر کے خلاف گھات لگا کر کارروائی کی، جس میں ذرائع کے مطابق حوثی ملیشیا کے 12 اہلکار ہلاک یا زخمی ہوئے۔ مخا کے علاقے میں بھی ہفتے کی شام حوثیوں کے ٹھکانوں پر تین سے زائد فضائی حملے کیے گئے۔ عسکری ذرائع کے مطابق حدیدہ کے جنوب میں خوخہ شہر کے شمالی ساحل کے قریب حوثیوں کے لیے اسلحے کی ایک کھیپ کو بھی فضائی حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ یمنی افواج نے تقریباً دو ہفتے قبل فجرِ یمن کارروائی شروع کی تھی، جس کا مقصد ان کے مطابق ملک کے مختلف علاقوں میں ریاستی عملداری بحال کرنا ہے۔ ساحلِ غربی میں پیش قدمی کے بعد تعز سے مارب اور الجوف تک کئی محاذوں پر لڑائی میں شدت آئی ہے۔

□ یمن میں سرکاری افواج اور حوثی ملیشیا کے درمیان جاری لڑائی کے دوران یمنی نیٹ ورک برائے حقوق و آزادیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ 48 گھنٹوں میں حوثیوں نے نو صوبوں میں 170 جرائم اور خلاف ورزیوں کا ارتکاب کیا، جبکہ تقریباً 432 گولے اور دیگر بارودی مواد بھی داغا گیا۔ خبر رساں ادارے سبا کے مطابق نیٹ ورک کی تازہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تعز، عدن، صنعاء، الحدیدہ، الجوف، لحج، الضالع، اِب اور عمران میں حوثیوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں 29 شہری ہلاک ہوئے، جن میں چار خواتین اور تین بچے شامل ہیں، جبکہ 36 افراد زخمی ہوئے، جن میں پانچ خواتین اور چار بچے شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 16 شہریوں کو اغوا کیا گیا، تقریباً 61 گھروں پر چھاپے مارے گئے اور 23 مکانات کو گولہ باری کا نشانہ بنایا گیا۔ دو طبی مراکز، دو مساجد، عدن انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور قصر معاشیق کو بھی حملوں کا نشانہ بنائے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ الیتمہ-الودیعہ شاہراہ پر بارودی سرنگ پھٹنے سے دو مسافروں کی ہلاکت اور متعدد افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع دی گئی ہے۔ نیٹ ورک نے کہا ہے کہ تعز شہر کا محاصرہ بدستور جاری ہے اور خوراک، ضروری اشیا، ایندھن اور ادویات کی ترسیل متاثر ہے، جس کے باعث شہریوں کو بنیادی سہولتوں اور طبی امداد تک رسائی میں مشکلات کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس صورتحال سے قیمتوں میں اضافے کے ساتھ بھوک اور بیماری کے خطرات بھی بڑھ رہے ہیں، بالخصوص بچوں اور مریضوں کو زیادہ مشکلات درپیش ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ صنعاء میں محلوں کے عمائدین پر نئے جنگجوؤں کی بھرتی کے لیے فہرستیں تیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جبکہ بچوں کی مبینہ جبری بھرتی کی کوششوں سے متعلق شکایات بھی موصول ہوئی ہیں۔ یمنی نیٹ ورک برائے حقوق و آزادیوں نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے خلاف ورزیوں کی مذمت، شہریوں کے تحفظ اور حملے روکنے کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ اس نے تعز کا محاصرہ ختم کرنے، سڑکیں کھولنے اور خوراک، پانی، ایندھن، ادویات اور امدادی سامان کی بلا رکاوٹ فراہمی یقینی بنانے پر بھی زور دیا ہے۔ نیٹ ورک کے مطابق حوثی گروپ 2015 سے تعز کا محاصرہ کیے ہوئے ہے اور شہر کے متعدد اہم راستوں اور داخلی گزرگاہوں پر اس کا کنٹرول ہے۔ ادھر یمنی افواج نے تقریباً دو ہفتے قبل فجر الیمن فوجی کارروائی شروع کی تھی، جس کا مقصد حوثیوں کے زیر قبضہ علاقوں پر دوبارہ ریاستی اختیار قائم کرنا اور صنعاء کو حکومتی کنٹرول میں لانا بتایا گیا ہے۔

وینزویلا میں اگلے 5 برسوں کے دوران تیل اور گیس کے شعبے میں 76 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا امکان: قائم مقام صدر

میکسیکو سٹی، 18 اکتوبر (اسپوتنک/ یواین آئی) وینزویلا کی قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگیز نے کہا ہے کہ حال ہی میں ہونے والے معاہدوں کے تحت ملک میں اگلے 5 برسوں کے دوران تیل اور گیس کے شعبے میں تقریباً 76 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ ان معاہدوں میں امریکہ کے ساتھ کیا گیا ایک دو طرفہ معاہدہ بھی شامل ہے، جس کے تحت تیل اور گیس کی کھدائی کے لیے 250 مشینیں چلائی جائیں گی۔ وینزویلا کی ریاست زولیا میں منعقدہ توانائی، تیل اور گیس کانفرنس کے اختتام پر محترمہ روڈریگیز نے کہا ہم 5 برسوں میں مجموعی طور پر تقریباً 76 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی بات کر رہے ہیں محترمہ روڈریگیز کے مطابق، وینزویلا تیل اور گیس کے شعبے میں اب تک 61 معاہدوں پر دستخط کر چکا ہے، جبکہ 44 دیگر معاہدوں پر بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ان معاہدوں میں ملکی سرمایہ اور وینزویلا کے مزدوروں کی شمولیت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ محترمہ روڈریگیز نے خاص طور پر امریکہ کے ساتھ ہونے والے دو طرفہ معاہدے کا ذکر کیا، جس کے تحت تیل اور گیس کی کھدائی کے لیے 250 مشینیں چلائی جائیں گی۔ ہر مشین کے لیے تقریباً 200 مزدوروں کو کام پر رکھنا ضروری ہوگا۔ انہوں نے کہا" اگر ہم اس سے وابستہ تمام شعبوں، جیسے دھات سازی، نقل و حمل اور رسد، غذائی خدمات، مہمان نوازی، آلات کرائے پر دینے، پیشہ ورانہ خدمات اور حفاظت کو دیکھیں تو ان معاہدوں کی بدولت قومی معیشت کا تقریباً ہر شعبہ دوبارہ بحال ہو کر سرگرم ہو جائے گا محترمہ روڈریگیز نے کہا کہ ان معاہدوں سے آنے والے برسوں میں وینزویلا میں 3,24,000 روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، جن میں براہ راست، بالواسطہ اور دیگر سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے روزگار کے مواقع شامل ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے ساتھ کیے گئے ان معاہدوں میں تعاون کی کئی شکلیں شامل ہیں، جن میں مشترکہ کاروباری منصوبے، تیل اور گیس کے شعبے میں پیداوار میں شراکت داری کے معاہدے اور تکنیکی و مالیاتی

یوکرین کے بڑے ڈرون حملے، سینٹ پیٹرزبرگ میں تیل کی تنصیبات میں آگ

کیف۔ (ایجنسی)، یوکرین نے اتوار کو روس پر اپنی اب تک کی سب سے بڑی فضائی کارروائیوں میں سے ایک کے دوران ایک ہزار سے زیادہ ڈرون داغے، جن سے سینٹ پیٹرزبرگ میں تیل کے برآمدی ٹرمینل اور ایک آئل ڈپو میں آگ بھڑک اٹھی۔ یہ حملے کیف اور واشنگٹن کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے دوران ہوئے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ روسی تیل کی تنصیبات پر یوکرینی حملوں کو تنقید کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ سینٹ پیٹرزبرگ کے گورنر الیگزینڈر بیگلوف کے مطابق حملوں میں ایک شخص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ پیٹرزبرگ آئل ٹرمینل اور روچی آئل ڈپو میں آگ لگی جبکہ روسی ریٹیل کمپنی اوزون کے ایک لاجسٹکس مرکز اور ٹیکنالوجی کمپنی وی کے کے ڈیٹا سینٹر کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دونوں کمپنیوں نے حملوں کی تصدیق کی ہے۔ روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ اس کی افواج نے پندرہ روسی علاقوں، روس کے زیر قبضہ یوکرینی جزیرہ نما کریمیا اور بحیرہ اسود پر مجموعی طور پر ایک ہزار پندرہ یوکرینی ڈرون تباہ کیے۔ دوسری جانب، مقامی حکام کے مطابق جنوبی یوکرین کے شہر ژاپوریژیا پر دو روسی حملوں میں ایک خاتون ہلاک اور چھ سالہ بچی سمیت کم از کم دو افراد زخمی ہوئے۔ علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ میخائلو سیمیکن نے بتایا کہ دو رہائشی عمارتوں، اٹھارہ گاڑیوں اور ایک تعلیمی ادارے کو نقصان پہنچا۔ صدر ٹرمپ نے گیارہ اکتوبر کو اعلان کیا تھا کہ روس اور یوکرین توانائی کی تنصیبات پر حملے روکنے پر متفق ہو گئے ہیں، تاہم انہوں نے اس کی تفصیلات نہیں بتائی تھیں۔ کیف نے اعلان کے بعد بھی روس کی جانب سے توانائی کی تنصیبات کو نشانہ بنائے جانے کی اطلاع دی۔ یوکرین نے جمعرات کو تصدیق کی کہ اس نے تین روز کے وقفے کے بعد روسی تیل کی تنصیبات پر حملے دوبارہ شروع کر دیے ہیں۔ یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے اتوار کو ایکس پر لکھا کہ ٹرمپ کے اعلان کے بعد ایک ہفتے میں روس نے یوکرین کے توانائی، تیل اور گیس کے شعبوں پر 76 حملے کیے۔ ان کے مطابق صرف گزشتہ رات چار یوکرینی علاقوں میں توانائی کی تنصیبات نشانہ بنیں اور دسیوں ہزار خاندان اب بھی بجلی سے محروم ہیں۔ انہوں نے روس پر ملک میں بجلی کا نظام مفلوج کرنے کی کوشش کا الزام لگایا۔ زیلنسکی نے کہا کہ امریکہ کو دیکھنا چاہیے کہ روس پابندیوں میں نرمی یا معاہدوں کے جواب میں کوئی قدم نہیں اٹھا رہا، بلکہ آمدنی کے ہر موقع کو جنگ جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی سمجھتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جنگ روسی حملے کی وجہ سے جاری ہے اور امن کے لیے ماسکو پر دباؤ ضروری ہے۔ ادھر ٹرمپ نے ہفتے کو کہا کہ روس پر مزید پابندیوں سے متعلق ان کا فیصلہ ابھی واضح ہونا باقی ہے۔ انہوں نے جمعے کو قومی مفاد کا حوالہ دیتے ہوئے مجوزہ پابندیوں میں چھوٹ کے حکم نامے پر دستخط کیے تھے۔ فلوریڈا میں ایک فنڈ ریزر تقریب میں انہوں نے کہا کہ وہ امریکہ اور دنیا کے لیے بہتر فیصلہ کریں گے۔

جنوبی کوریا شمالی کوریا کے ساتھ مذاکرات دوبارہ شروع کرے گا

سیول، 18 اکتوبر (یواین آئی) جنوبی کوریا کی وزیر اعظم ہان سیونگ سوک نے اتوار کو کہا کہ ان کا ملک شمالی کوریا کے ساتھ طویل عرصے سے معطل مذاکرات دوبارہ شروع کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان پرامن بقائے باہمی کو فروغ دینے کی کوششیں جاری رکھے گا۔ یونہاپ نیوز ایجنسی کے مطابق محترمہ ہان نے کہا کہ جنوبی کوریا شمالی کوریا کے ساتھ مواصلاتی ذرائع دوبارہ کھولنے اور امن و مشترکہ خوشحالی پر مذاکرات کے لیے بنیاد تیار کرنے پر کام کرے گا۔ انہوں نے کہا، جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کے درمیان مذاکرات کے راستے کھولنے اور امن و مشترکہ خوشحالی پر بات چیت کے لیے کوششیں کی جائیں گی۔ وزیر اعظم نے دونوں کوریائی ممالک کے درمیان تقسیم کو ایک مسلسل حقیقت قرار دیتے ہوئے ان بے گھر افراد اور خاندانوں کے گہرے درد کو اجاگر کیا جو کئی دہائیوں سے جاری تنازع کے باعث ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ انہوں نے کہا، جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کے پرامن بقائے باہمی کی راہ ہموار کرنے کی ہماری کوششیں رک نہیں سکتیں۔ قابل ذکر ہے کہ دونوں ممالک نے اپریل 2018 میں پنمنجوم گاؤں میں تاریخی پنمنجوم اعلامیے پر دستخط کیے تھے، جس میں جزیرہ نما کوریا میں امن کے لیے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا تھا۔ تاہم تکنیکی طور پر دونوں پڑوسی ممالک اب بھی جنگ کی حالت میں ہیں، کیونکہ 1950-53 کی کوریائی جنگ امن معاہدے کے بجائے صرف جنگ بندی کے ساتھ ختم ہوئی تھی۔ جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے جون 2025 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد اپنے پیشرو یون سُک یول کے مقابلے میں شمالی کوریا کے تئیں زیادہ مفاہمتی رویہ اپنایا ہے۔ ان کی حکومت نے سرحد پر شمالی کوریا مخالف لاؤڈ اسپیکر نشریات روک دی ہیں اور کارکنوں کو شمالی کوریا کے علاقے میں تشہیری مواد سے بھرے غبارے بھیجنے پر پابندی عائد کردی ہے۔ یہ اقدامات کشیدگی کم کرنے اور مواصلاتی ذرائع بحال کرنے کی کوششوں کا حصہ ہیں۔

اکھلیش یادو کی پارٹی کا ووٹر لسٹ میں ڈپلیکیٹ ناموں کا الزام

11 ایم ایل سی نشستوں پر شفاف انتخابات اور سکیورٹی کا مطالبہ

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ شری اکھلیش یادو کی ہدایت پر سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر شری شیام لال پال نے چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش، لکھنؤ کے نام دیے گئے میمورنڈم میں شکایت کی ہے کہ وارانسی کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے میں ہزاروں کی تعداد میں ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج ہیں۔ (مثال کے طور پر، 276 صفحات میں درج ڈپلیکیٹ ووٹروں کی تفصیلات منسلک ہیں۔) ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کے دوران میڈیا اہلکاروں کو اجازت دی جائے۔ وارانسی کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے میں ووٹر لسٹ کی دوبارہ تصدیق کرانے کے نام پر اسکولوں کو بلاوجہ اور غیر ضروری طور پر پریشان نہ کیا جائے۔ ریاست میں قانون ساز کونسل کی 11 نشستوں کے لیے ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کو شفاف، غیر جانب دار، آزادانہ اور خوف سے پاک بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور سکیورٹی کے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ وارانسی کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے کی ووٹر لسٹ میں بڑی تعداد میں ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج ہیں۔ بی جے پی کے کارکنوں نے ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام پر اپنے نام کئی جگہ درج کرائے ہیں۔ لکھنؤ کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے کے حساس پولنگ مراکز پر ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کو شفاف، غیر جانب دار، آزادانہ اور خوف سے پاک بنانے کے لیے اضافی سکیورٹی کے مستحکم انتظامات کیے جائیں۔ وارانسی کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے میں ووٹر لسٹ کی دوبارہ تصدیق کرانے کے نام پر اسکولوں کو بلاوجہ اور غیر ضروری طور پر پریشان کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے اشارے پر قانون ساز کونسل کی 11 نشستوں کے لیے ووٹر لسٹ میں بڑی تعداد میں ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج کرائے گئے ہیں۔ ان میں بی جے پی کے عہدیداروں اور کارکنوں کے نام ایک سے زیادہ مرتبہ، کئی کئی جگہ درج ہیں۔ ووٹنگ کے دن ڈپلیکیٹ ووٹروں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کے لیے حفاظتی اقدامات اور انتظامات کیے جائیں۔ ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کے مراکز پر کافی تعداد میں سکیورٹی اہلکاروں کی (سول پولیس کے علاوہ) ڈیوٹی لگائی جائے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ وارانسی کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے میں ہزاروں کی تعداد میں ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج ہیں۔ (مثال کے طور پر، 276 صفحات میں درج ڈپلیکیٹ ووٹروں کی تفصیلات منسلک ہیں۔) وارانسی کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے کی ووٹر لسٹ میں بڑی تعداد میں ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام درج ہیں۔ بی جے پی کے کارکنوں نے ڈپلیکیٹ ووٹروں کے نام پر اپنے نام کئی جگہ درج کرائے ہیں۔ ضلع مرزا پور کے بوتھ نمبر 226 پر ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبر 862، 863 اور 864 پر ایک ہی ووٹر روی شنکر پانڈے ولد مرحوم ہری نارائن، ساکن گرام احمل پور سم ٹاک، راکا نام تین مرتبہ درج ہے۔ درج شدہ ووٹر روی شنکر پانڈے مرزا پور میں بی جے پی کا ضلعی وزیر ہے۔ (روی شنکر پانڈے کی تصویر اور ووٹر لسٹ میں تین جگہ درج نام کی تفصیلات منسلک ہیں۔) ضلع مرزا پور کے بوتھ نمبر 242 پر ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبر 15، 16، 17، 18 اور 19 پر ایک ہی ووٹر انجلی موریہ، ریلیٹو نام جگن ناتھ موریہ، پتہ 154 پٹی کلاں، اہروا چوراہا، کا نام مسلسل پانچ مرتبہ درج ہے۔ (تفصیلات منسلک ہیں۔) ضلع مرزا پور کے بوتھ نمبر 242 پر ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبر 582، 583 اور 584 پر ایک ہی ووٹر اسمرتی سنگھ، ریلیٹو نام رام شمبھو سنگھ، ساکن 303 بیرام پور، اروراچوراہا، کا نام مسلسل تین مرتبہ درج ہے۔ ضلع مرزا پور کے بوتھ نمبر 242 پر ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبر 320 اور 321 پر ایک ہی ووٹر پون کمار گپتا، ریلیٹو نام کیلاش پرساد گپتا، پتہ 15 باراڈیہ چوراہا، کا نام مسلسل تین مرتبہ درج ہے۔ ضلع مرزا پور کے بوتھ نمبر 245 پر ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبر 215 اور 216 پر ایک ہی ووٹر جتیندر کمار سروج، ریلیٹو نام بھولا ناتھ سروج، پتہ سیمری پچھوا، کا نام دو مرتبہ درج ہے۔ لکھنؤ کھنڈ گریجویٹ انتخابی حلقے کے حساس پولنگ مراکز پر ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کو شفاف، غیر جانب دار، آزادانہ اور خوف سے پاک بنانے کے لیے اضافی سکیورٹی کے مستحکم انتظامات کیے جائیں۔ حساس پولنگ مراکز کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

- ضلع لکھیم پور میں 31 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع سیتاپور میں 14 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع رائے بریلی میں 19 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع بارہ بنکی میں 7 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع ہردوئی میں 11 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع پرتاپ گڑھ میں 7 پولنگ اسٹیشن۔
- ضلع لکھنؤ میں 13 پولنگ اسٹیشن۔

مذکورہ پولنگ اسٹیشنوں کی فہرست ضلع وار منسلک ہے۔ ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کو شفاف، غیر جانب دار، خوف سے پاک اور آزادانہ بنانے کے لیے درج ذیل انتظامات یقینی بنائے جائیں: تمام پولنگ مراکز پر ویڈیو کیمرے نصب کیے جائیں اور ہر لمحے کی ریکارڈنگ محفوظ رکھی جائے۔ بغیر تہ کیے ہوئے بیلٹ پیپروں کو غیر ضابطہ بند طریقے سے بیلٹ باکس میں ڈالنے سے روکا جائے۔ ووٹنگ کے دوران غیر مطلوبہ اور فرضی ووٹروں کو ووٹ ڈالنے سے روکا جائے۔ ووٹنگ کی تاریخ 23 اکتوبر، جمعہ کو سرکاری کام کے دن مقرر کی گئی ہے۔ اس دن پہلے سے کوئی سرکاری تعطیل اعلان شدہ نہیں ہے۔ لہٰذا 23 اکتوبر کو ووٹنگ والے تمام اضلاع میں تعطیل کا اعلان کیا جائے۔ ووٹنگ کے بعد بیلٹ بکسوں کو ضابطے کے مطابق سیل کر کے سی سی ٹی وی کیمروں اور سکیورٹی اہلکاروں کی نگرانی میں محفوظ رکھا جائے۔ ووٹوں کی گنتی کے دوران جان بوجھ کر اور بلاوجہ بجلی کی فراہمی منقطع نہ کی جائے اور جنریٹر کا مناسب انتظام رکھا جائے۔ ووٹوں کی گنتی کے دوران ضابطے کے مطابق مقررہ تعداد میں صرف مجاز ایجنٹوں کو اندر آنے دیا جائے۔ غیر مجاز افراد کو ووٹوں کی گنتی کے دوران داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔ ووٹوں کی گنتی ایک مرتبہ شروع ہونے کے بعد اختتام تک مسلسل جاری رکھی جائے۔ بلا اجازت درمیان میں ووٹوں کی گنتی نہ روکی جائے۔ ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی کے مراکز پر کافی تعداد میں سکیورٹی اہلکاروں (سول پولیس کے علاوہ) کی ڈیوٹی لگائی جائے۔ مجوزہ انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن کی جانب سے جو فارم 18 جاری کیا گیا ہے، اس میں بلاک/وارڈ کا کالم نہیں رکھا گیا ہے، بلکہ صرف اسمبلی حلقہ/تحصیل کا کالم رکھا گیا ہے۔ آن لائن سافٹ ویئر میں بھی یہی انتظام ہے۔ مثال کے طور پر، ایک ووٹر جو گومتی نگر کے ونیت کھنڈ میں رہتا ہے، اس کا پولنگ مرکز موہن لال گنج مقرر کیا گیا ہے۔ ووٹر کے آدھار کارڈ/شناختی کارڈ میں گومتی نگر کا پتہ درج ہے۔ ایسی صورت حال میں موہن لال گنج کا پریزائیڈنگ افسر ووٹ ڈالنے پر اعتراض کر سکتا ہے۔ لہٰذا آپ کی جانب سے پریزائیڈنگ افسران کو ہدایات جاری کی جائیں کہ اگر ووٹر کے آدھار کارڈ/شناختی کارڈ میں پولنگ مرکز کے علاقے سے مختلف پتہ درج ہو، تب بھی اسے ووٹ ڈالنے سے محروم نہ کیا جائے۔ ووٹر لسٹ میں ووٹروں اور ان کے والد کے ناموں کے انگریزی ہجوں میں آدھار کارڈ/شناختی کارڈ سے معمولی فرق ہونے پر انہیں ووٹ ڈالنے سے محروم نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر، ایک ووٹر کا نام ریتا سنگھ ہے۔ آدھار کارڈ/شناختی کارڈ میں انگریزی میں اس کے نام کے ہجے RITA SINGH درج ہیں، جب کہ ووٹر لسٹ میں ٹائپسٹ نے REETA SINGH لکھ دیا ہے۔ دونوں کا تلفظ ریتا سنگھ ہی ہے۔ ایسے معاملات میں ووٹر کو ووٹ ڈالنے سے نہ روکا جائے۔ ضلع پرتاپ گڑھ کے بعض بوتھوں پر 11 اکتوبر کو ووٹر لسٹ کے سلسلہ نمبروں میں تبدیلی کر دی گئی ہے، جب کہ میری جانب سے 10 اکتوبر تک کی فہرست کے مطابق ووٹر پرچیاں تقسیم کرائی جا چکی ہیں۔ لہٰذا ووٹر لسٹ میں نام درج ہونے کی صورت میں اسے ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جائے۔ وارانسی کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے میں ووٹر لسٹ کی دوبارہ تصدیق کرانے کے نام پر اسکولوں کو بلاوجہ اور غیر ضروری طور پر پریشان کیا جا رہا ہے۔ وارانسی کھنڈ ٹیچر انتخابی حلقے میں ووٹر لسٹ کی حتمی اشاعت ہو چکی ہے۔ حتمی اشاعت کے بعد مسلسل نظر ثانی کے عمل کے تحت جو ووٹر بنائے گئے ہیں، ان کی فہرست بھی شائع ہو چکی ہے۔ کئی اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ اور ضلع اسکولی معائنہ کار، الیکشن کمیشن آف انڈیا کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اسکولوں کو پریشان کرنے اور ووٹر لسٹ میں درج ناموں کی دوبارہ جانچ کرانے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے قواعد اور ہدایات کے مطابق، حتمی فہرست شائع ہونے کے بعد ووٹر لسٹ کی تصدیق نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی کسی ووٹر کا نام حذف کرنے کے لیے فارم 7 بھرا جا سکتا ہے۔ پرنسپلوں کے تصدیقی سرٹیفکیٹ پر ضلع اسکولی معائنہ کار کے دستخط ہونے کے بعد ہی ووٹر لسٹ میں نام شامل کیے گئے ہیں۔ بی جے پی کے دباؤ میں ضلع مجسٹریٹ اور ضلع اسکولی معائنہ کار، سماجوادی پارٹی کے حامی ووٹروں اور اسکولوں کے منتظمین و عملے کو غیر ضروری اور بلاوجہ پریشان کرنے کے لیے ووٹر لسٹ کی دوبارہ جانچ کرا رہے ہیں۔ اس عمل پر فوری طور پر روک لگائی جائے اور کارروائی کی جائے۔ چیف الیکٹورل آفیسر، اتر پردیش، لکھنؤ کو شری کے۔ کے۔ شریواستو، ڈاکٹر ہری چندر سنگھ یادو اور رادھے شیام سنگھ نے یہ میمورنڈم پیش کرتے ہوئے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

چندر شیکھر آزاد کا یوگی آدتیہ ناتھ کو انتخابی چیلنج

بجنور کی کسی بھی نشست سے مقابلے کی پیشکش، بیلٹ پیپر کا مطالبہ

امروہہ:18 اکتوبر (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی کے قومی صدر بھیم آرمی کے سربراہ چندر شیکھر آزاد نے امروہہ میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو کھلا انتخابی چیلنج دیا ہے۔ آزاد نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بجنور ضلع کی کسی بھی اسمبلی سیٹ سے الیکشن لڑتے ہیں تو وہ ان کے خلاف الیکشن لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ ایم پی چندر شیکھر نے یہ ریمارکس حسن پور اسمبلی سیٹ سے آزاد سماج پارٹی کے امیدوار شاہنواز چودھری کی حمایت میں ایک ریلی میں کہے۔ آزاد نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ بجنور کی کسی بھی سیٹ سے آنے والے امیدوار کو ہرانے میں ناکام رہے تو وہ سیاست چھوڑ دیں گے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے چندر شیکھر آزاد نے 2022 کے اسمبلی انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ سی ایم یوگی کے گڑھ گورکھپور گئے تھے اور وہاں سے الیکشن لڑا تھا۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے اب انہوں نے بجنور سے الیکشن لڑنے کا چیلنج دیا۔ انہوں نے کہا کہ بجنور ضلع میں دو ریزرو اور چھ عام اسمبلی سیٹیں ہیں اور وزیر اعلیٰ یوگی ان میں سے کسی بھی سیٹ کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ چندر شیکھر نے کہا کہ وہ وہاں الیکشن لڑنے کے لیے تیار ہیں اور لوگوں کے درمیان جائیں گے۔ ریلی میں اپنی تقریر میں چندر شیکھر آزاد نے وزیر اعلیٰ کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ ووٹ چوری کیے بغیر الیکشن جیتنے کے قابل ہیں تو بجنور آ کر مقابلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام کے درمیان جائیں گے اور انہیں دکھائیں گے کہ الیکشن کیسے لڑنا ہے۔ چندر شیکھر آزاد نے انتخابات کے منصفانہ ہونے پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات منصفانہ کرائے جائیں تا کہ حقیقی عوامی حمایت سامنے آ سکے۔ انہوں نے ای وی ایم کے بجائے بیلٹ پیپر کے اپنے مطالبے کو دہرایا۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی سیاسی طاقت اور مقبولیت کا حوالہ دیتے ہوئے چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ صرف منصفانہ انتخابات ہی حقیقی صورتحال کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے سروے اور نچلی سطح پر عوامی حمایت پر بھی سوالات اٹھائے۔

دیوالی اور چھٹھ پر تین خصوصی ٹرینیں چلانے کا فیصلہ

پریاگ راج، احمد آباد، ناگپور سے اضافی خدمات، ریلوے کراسنگ بند

کانپور:18 اکتوبر (پی این ایس) (دیوالی اور چھٹھ پوجا کے آنے والے تہواروں کے موسم میں متوقع بھاری مسافروں کے رش کے پیش نظر ریلوے انتظامیہ نے خصوصی انتظامات کیے ہیں۔ مسافروں کی سہولت کے لیے پریاگ راج اور اسروا، احمد آباد اور مالدہ ٹاؤن اور ناگپور اور سمستی پور کے درمیان خصوصی ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے اتر پردیش اور بہار جانے والے مسافروں کو کافی سہولت ملے گی۔ مزید برآں، گھٹم پور میں ریلوے کراسنگ پر مرمت کے کام کی وجہ سے ایک عارضی روٹ ڈائیورشن نافذ کیا گیا ہے۔ ناگپور-سمستی پور خصوصی ٹرین کا شیڈول: ٹرین نمبر) 0120 ناگپور-سمستی پور (یہ ہفتہ وار خصوصی ٹرین 21 اکتوبر سے 11 نومبر تک ہر بدھ کو صبح 10:40 بجے ناگپور سے روانہ ہوگی۔ یہ اگلے دن صبح 4:40 بجے کانپور سینٹرل پہنچے گی اور اسی دن 11:45 بجے سمستی پور پہنچے گی۔ ٹرین نمبر) 01208 سمستی پور-ناگپور (23 اکتوبر سے 13 نومبر تک ہر جمعہ کو سہ پہر 3:00 بجے سمستی پور سے روانہ ہوگی۔ یہ ہفتہ کی صبح 5:45 بجے کانپور سینٹرل اور ناگپور صبح 11:30 بجے پہنچے گی۔ ٹرین نمبر 04165) پریاگ راج-اسروا (21 اکتوبر سے 25 نومبر تک ہر بدھ کو صبح 5:00 بجے پریاگ راج سے روانہ ہوگی۔ یہ کانپور سینٹرل صبح 8:05 بجے اور اسروا اگلے دن صبح 5:45 پر پہنچے گی۔ ٹرین نمبر) 04166 اسروا-پریاگ راج (22 اکتوبر سے 26 نومبر تک ہر جمعرات کو صبح 8:45 بجے اسروا روانہ ہوگی۔ یہ صبح 4:40 بجے کانپور سینٹرل اور اگلے دن صبح 10:35 پر پریاگ راج پہنچے گی۔ ٹرین نمبر) 09401 احمد آباد-مالدہ ٹاؤن: (یہ خصوصی ٹرین احمد آباد سے 21 اور 28 اکتوبر، اور 4 نومبر، 11، 18، اور 25 نومبر (ہر بدھ) (کو 3:30 PM پر روانہ ہوگی۔ یہ اگلے دن صبح 7:50 بجے گووند پوری اور اگلے دن صبح 10:00 بجے مالدہ ٹاؤن پہنچے گی۔ ٹرین نمبر) 09402 مالدہ ٹاؤن-احمد آباد: (واپسی کے سفر پر، یہ ٹرین 16، 23، اور 30 اکتوبر اور 6، 13، 20 اور 27 نومبر (ہر جمعہ) (کو شام 6:10 بجے مالدہ ٹاؤن سے روانہ ہوگی۔ یہ اگلے دن 4:35 PM پر گووند پوری اور 1:00 PM پر احمد آباد پہنچے گی۔ انوپور-باریپال ریلوے کراسنگ بند رہے گی: گھاٹم پور میں انوپور سے باریپال جانے والے راستے پر ہمیر پور روڈ-یمونا ساؤتھ بینک ریل سیکشن کے درمیان واقع کراسنگ نمبر 48 پر مرمت کا کام جاری ہے۔ نتیجتاً، یہ کراسنگ 20 اکتوبر کی صبح 8:00 بجے سے 30 اکتوبر کی شام 6:00 بجے تک مکمل طور پر بند رہے گی۔ ریلوے انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس دوران عوام اور گاڑیوں کے لیے کراسنگ نمبر 46 اور 50 تک رسائی کے لیے متبادل راستوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

بریلی میں خاندانی تنازع کے دوران زخمی بزرگ کی موت

داماد پر لوہے کی پلیٹ سے حملے کا الزام، پولیس تحقیقات میں مصروف

بریلی: بہیڑی تھانہ علاقے کے قصبہ شیر نگر میں خاندانی تنازع کے دوران زخمی ہونے والے بزرگ توفیق کی اسپتال میں علاج کے دوران موت ہو گئی۔ واقعے کے بعد علاقے میں ہلچل مچ گئی۔ اس معاملے میں توفیق کے داماد راہل پر الزام عائد کیے گئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ راہل اور اس کی بیوی علیشہ کے درمیان تنازع ہو رہا تھا۔ اسی دوران بیچ بچاؤ کرنے پہنچے توفیق زخمی ہو گئے۔ الزام ہے کہ توفیق پر ان کے داماد نے لوہے کی پلیٹ سے حملہ کیا تھا۔ معلومات کے مطابق، شیر نگر میں راہل اور اس کی بیوی علیشہ کے درمیان کسی بات کو لے کر تنازع ہو گیا۔ تنازع کے دوران توفیق بیچ بچاؤ کرنے پہنچے تھے۔ اسی دوران انہیں چوٹ لگ گئی۔ اہل خانہ انہیں علاج کے لیے اسپتال لے کر پہنچے، جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ خاندان میں بھی ماتم چھا گیا۔ بہیڑی کے سی او اروِن کمار سنگھ نے بتایا کہ 18 اکتوبر کو بہیڑی تھانے کے قصبہ شیر نگر سے توفیق کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ راہل اور اس کی بیوی علیشہ کے درمیان جاری تنازع میں بیچ بچاؤ کے دوران توفیق کو چوٹ آئی تھی۔ انہیں اسپتال لے جایا گیا، جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ سی او بہیڑی کے مطابق، پولیس نے توفیق کی لاش پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے بھجوا دی ہے۔ اہل خانہ کی جانب سے تحریری شکایت ملنے پر ضروری قانونی کارروائی کی جائے گی۔ پولیس واقعے سے متعلق حقائق کی جانچ کر رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور تفتیش کی بنیاد پر موت کی وجوہات کی صورت حال واضح ہوگی۔

شبیہ روضہ زینبیہ میں خمسہ مجالس 21/اکتوبر سے

جناب فاطمہ زہرا کی المناک شہادت پر ممتاز علما مجالس کو کریں گے خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز) (18/اکتوبر، 2026) راجہ جی پورم کے ٹکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانی زہرا محفل کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادیٔ کونینؑ، مادر حسنین، دل بند مصطفیٰؐ، زوجہ مرتضیٰؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں خمسہ مجالس کا اہتمام 21 اکتوبر سے 25 اکتوبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں بعد نماز مغربین کیا گیا ہے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری حبیب رضوی کریں گے جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ کونینؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ اس کے بعد علما، ذاکرین مجالس کو خطاب کریں گے۔ کمیٹی کے صدر نواب عمران علی خاں نے بتایا کہ مرسل اعظم کو ان کی چہیتی بیٹی، ام المصائب اور جنت البقیع میں منہدم ہوئی قبر میں مدفون شکستہ پہلو شہزادی کی 75 دن کی روایت کی مناسبت سے ان مجالس کا پروگرام مرحوم سید رضا حسین (بھوانی گنج) نے شروع کیا تھا اور اب ہماری کمیٹی اس سلسلہ کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ 21 اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغربین منعقد ہونے والی مجلس کو مولانا سید احتشام حسین رضوی، 22/اکتوبر بروز جمعرات کو مولانا سید حیدر عباس رضوی دانش، 23/اکتوبر بروز جمعہ کو مولانا ظہیر عباس پروفیسر ناظمیہ عربک کالج لکھنؤ، 24 اکتوبر بروز سنیچر کو مولانا سید فیض عباس مشہدی اور 25/اکتوبر بروز اتوار اس سلسلہ کی آخری والوداعی مجلس کو مولانا سید تقی رضا زیدی خطاب کریں گے۔

روضۂ شبیہِ نجف میں مجلس آج

لکھنؤ۔ روضۂ شبیہِ نجف کے متولی ابرار حسین کے والد مرحوم نقی حسین کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلس کا انعقاد پیر کو روضۂ شبیہِ نجف، رستم نگر میں رات 8 بجے کیا جائے گا۔ تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا عباس ارشاد نقوی خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن شاہدانِ کربلا نوحہ خوانی کرے گی۔

بھدوہی میں موٹر سائیکل حادثہ، تین نوجوانوں کی موت

بے قابو بائیک ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر نالے میں گری

بھدوہی:18 اکتوبر (پی این ایس) اورائی تھانہ علاقے کے تحت قومی شاہراہ پر واقع اتوا گاؤں میں اتوار کو ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں موٹر سائیکل پر سوار تین نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ وہ کام ختم کر کے اپنے گھر واپس آ رہے تھے۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ عینی شاہد دنیش کمار نے بتایا کہ وہ ایک سائیکل پر وہاں سے گزر رہے تھے کہ موٹر سائیکل بے قابو ہو کر گر گئی۔ موٹر سائیکل پر تین لوگ سوار تھے۔ تینوں افراد نیشنل ہائی وے پر نالے میں گر گئے۔ تینوں کے سر پر چوٹیں آئیں۔ اورائی سرکل آفیسر راجیو کمار سنگھ نے بتایا کہ وہ اس واقعہ سے واقف ہیں۔ لاشوں کو تحویل میں لے لیا گیا ہے اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی جاری ہے۔ اس معاملے کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔ معلومات کے مطابق اورائی تھانہ علاقے کے تحت قومی شاہراہ پر واقع اتوا گاؤں میں اتوار کو ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ تین نوجوان اپنی بائک پر کام ختم کر کے مدینہ پور واپس گھر جا رہے تھے۔ دوپہر تقریباً 2:00 بجے بے قابو موٹر سائیکل ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر قومی شاہراہ پر نالے میں گر گئی۔ تینوں نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ جائے حادثہ پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ مقامی لوگوں نے ایمبولینس کو بلایا۔ تینوں نوجوانوں کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔

چوروں نے ایک کھیت سے یوکلپٹس کے 100 درخت کاٹ کر چوری کر لئے

دیوبند، 18/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) نامعلوم چوروں نے فتح پور کلاں گاؤں میں ایک خاتون کے کھیت کو نشانہ بناتے ہوئے تقریباً چار سال پرانے یوکلپٹس کے 100 درخت کاٹ کر چوری کر لئے۔ گاؤں فتح پور کلاں کی رہنے والی سروج نے پولیس کو دی گئی اپنی شکایتی تحریر میں بتایا ہے کہ اس کے پاس ایک بیگھہ (پانچ بسہ) کا ایک کھیت ہے جس میں تقریباً 100 یوکلپٹس کے درخت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پچھلے کچھ دنوں سے کسی سبب اپنے کھیت پر نہیں جا پائی تھی۔ اسی دوران نامعلوم افراد موقع سے فائدہ اٹھا کر تمام درخت کاٹ کر اپنے ساتھ لے گئے۔

سنبھل پولیس نے 43 لاکھ کے 233 موبائل فون ان کے مالکان کے حوالے کیے

سنبھل/اناؤ:18 اکتوبر (پی این ایس) ضلع پولس نے گمشدہ موبائل فون کی بازیابی کی مہم میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے مختلف کمپنیوں سے 233 موبائل فون برآمد کیے جن کی مالیت تقریباً 43 لاکھ روپے کے تھے۔ دریں اثنا، اناؤ میں، جن لوگوں نے اپنے کھوئے ہوئے فون واپس ملنے کی امید چھوڑ دی تھی، ان کی زندگی اس وقت زندہ ہو گئی جب اناؤ پولیس نے انہیں ان کے فون واپس کر دیے۔ برآمد شدہ فونز کی تخمینہ قیمت 25 لاکھ روپے ہے۔ اتوار، 18 اکتوبر کو، پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس چندر ترپاٹھی، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس منوج کمار راوت، اور پولیس سپرنٹنڈنٹ جئے پرکاش سنگھ نے تمام فون ان کے مالکان کے حوالے کر دیئے۔ ان کا استقبال کرتے ہی لوگوں کے چہرے کھل اٹھے۔ سنبھل کے ایس پی وکاس چندر ترپاٹھی کے مطابق، سنبھل پولس کے سائبر سیل اور سائبر پولس اسٹیشن ٹیموں نے حال ہی میں گم شدہ فون کی بازیابی کے لیے ایک مہم شروع کی تھی۔ موبائل فون ٹریسنگ CEIR پورٹل کا استعمال کرتے ہوئے کی گئی۔ پولس ٹیم کی انتھک کوششوں کی وجہ سے، سنبھل کے ساتھ ساتھ دیگر اضلاع اور دیگر ریاستوں سے کل 233 موبائل فون برآمد ہوئے، جنہیں پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاس چندر ترپاٹھی نے 18 اکتوبر کو ان کے حقیقی مالکان کے حوالے کیا۔ ان موبائل فونز کی تخمینہ قیمت تقریباً 3.4 ملین روپے بتائی گئی ہے۔ برآمد ہونے والے موبائل فونز میں آئی فون، ویوو، اوپو اور سام سنگ سمیت مختلف کمپنیوں کے موبائل فون شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ سائبر سیل اور سائبر پولیس اسٹیشن نے فونز کی بازیابی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سنبھل کے ایس پی وکاس چندر ترپاٹھی نے بتایا کہ ضلع میں گمشدہ موبائل فونز کو سی ای آئی آر پورٹل کے ذریعے ٹریک کر کے برآمد کیا گیا ہے۔ جن لوگوں کے فون برآمد ہوئے تھے آج ان کے فون واپس مل گئے ہیں۔ دریں اثناء اناؤ پولیس نے بھی 126 برآمد شدہ موبائل فون ان کے مالکان کو واپس کر دیئے ہیں۔

یوگی حکومت نے خواتین کو ترقی میں فعال شراکت دار بنایا

تحفظ، غذائیت، تعلیم اور معاشی خود انحصاری کے مواقع میں اضافہ

لکھنؤ:18 اکتوبر (پی این ایس) (اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں، ڈبل انجن والی حکومت نے خواتین کی طاقت کو ریاست کی ترقی میں ایک فعال شراکت دار بنایا ہے، جس سے سکیورٹی، احترام، غذائیت، تعلیم اور اقتصادی آزادی کے مواقع کو بڑھایا جا رہا ہے۔ شاردیہ نوراتری کی مہا اشٹمی کے مبارک موقع پر، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے دیوی مہا گوری کو یاد کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر پوسٹ کیا" امن، پاکیزگی اور ہمدردی کی علامت دیوی مہا گوری کی پوجا کرنا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معاشرے میں حقیقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ہر ماں صحت مند اور محفوظ ہو، ہر بیٹی کو غذائیت اور بہتر مستقبل حاصل ہو، اور ہر عورت عزت کے ساتھ خود انحصاری کی زندگی گزار سکتی ہے۔ ''سی ایم یوگی نے لکھا''، وزیر اعظم کی رہنمائی میں، ریاست کی ڈبل انجن والی حکومت نے خواتین کی حفاظت، احترام، غذائیت، تعلیم اور معاشی آزادی کے مواقع کو بڑھایا ہے، اور انہیں ریاست کی ترقی میں فعال شراکت دار بنایا ہے۔ 2017 سے پہلے، ریاست میں بچوں کی غذائیت کا نظام تباہ ہو رہا تھا، جس کے بعد ہم نے ریاست میں مافیا کی حکومت کو دوہری شکل دی ہے۔ خواتین کی معاشی آزادی کے لیے خود مدد گروپوں میں خواتین کو گھر لے جانے والے راشن کی پیداوار اور تقسیم کی ذمہ داری سونپنا، نظام میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے اس اقدام سے نہ صرف ریاست میں غذائیت کی خدمات کو تقویت ملی ہے بلکہ غذائی قلت کے خلاف جنگ کو مزید موثر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے آنگن واڑی کارکنوں کا اعزازیہ بڑھا دیا ہے، جو بچوں کی غذائیت اور ابتدائی تعلیم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ 3,000 روپے سے 12,000 ماہانہ۔ مزید برآں، ہیلتھ انشورنس فراہم کر کے ان کی صحت، حفاظت اور سماجی بہبود کی حمایت کی جا رہی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آج، بالینی، سمرتھیا، کاشی، بابا گورکھناتھ اور سریجانی جیسی دودھ پیدا کرنے والی کمپنیوں میں شامل ہو کر، ریاست کے 31 اضلاع کی 400,000 سے زیادہ خواتین دودھ کی پیداوار کو آمدنی کا ایک طاقتور ذریعہ بنا کر دیہی معیشت کو مضبوط کر رہی ہیں، کاروبار اور خود انحصاری۔ چیف منسٹر نے یہ بھی کہا کہ ہر گرام پنچایت میں بی سی سکھی پہل نے خواتین کو بااختیار بنانے اور دیہی علاقوں میں مالی شمولیت کو وسعت دینے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ آج، ریاست میں 12 ملین سے زیادہ خواتین سیلف ہیلپ گروپس میں شامل ہو کر خود انحصاری کی نئی داستان لکھ رہی ہیں۔ لکھپتی دیدی کے اقدام کے ذریعے خواتین اپنی محنت اور ہنر کو باقاعدہ آمدنی اور معاشی خوشحالی میں بدل کر اپنے خاندان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنا رہی ہیں۔ انہوں نے 'X' پوسٹ میں کہا، ماں مہا گوری کے آشیرواد سے، ریاست میں خواتین کی زندگی آج سلامتی، عزت، طاقت اور خوشحالی سے روشن ہے۔ بااختیار خواتین، خوشحال اتر پردیش۔''

انتہائی متنازعہ شیوا شرما قتل کیس کے مفرور ملزمان پر پولیس کی گرفت سخت

لکھنؤ:18 اکتوبر (پی این ایس) لکھنؤ کے انتہائی متنازعہ شیوا شرما قتل کیس کے مفرور ملزمان پر پولیس نے اپنی گرفت مزید سخت کر دی ہے۔ پولیس انتظامیہ نے مرکزی ملزم، ماڈل شردھا اور اس کے ڈرائیور دانش کے لیے اعلان کردہ انعامی رقم کو 25،000 روپے سے بڑھا کر 50،000 روپے کر دیا ہے۔ ڈی سی پی وکرانت ویر نے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ قدم مفرور ملزمان کی جلد گرفتاری کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے

کانپور: 1991 کے فرضی انکاؤنٹر میں 12 پولیس اہلکاروں پر فرد جرم عائد، سی بی آئی کی جانچ میں انکشاف

کانپور:18 اکتوبر (پی این ایس) مہراج پور پولیس اسٹیشن کے تحت 1991 میں ہونے والے مبینہ پولیس مقابلے کے سلسلے میں سنگین دفعات کے تحت 12 پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ الزام ہے کہ پولیس ٹیم نے فرضی انکاؤنٹر کر کے 12 افراد کو گرفتار کیا اور غیر قانونی اسلحہ دکھا کر ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرائے۔ اس معاملے میں نامزد 18 پولیس اہلکاروں میں سے 6 کی موت ہو چکی ہے، جبکہ 12 دیگر کے خلاف سنگین دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اب کیس کی جانچ سی آئی ڈی کر رہی ہے۔ گاندھی گرام، چکری کے رہنے والے دیو پرساد پاٹھک نے حال ہی میں ایک شکایت درج کرائی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس وقت کے پولیس اسٹیشن انچارج ودیا ساگر ترپاٹھی نے زمین کے پلاٹ کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے انکار پر، اس نے دیو پرساد کے چھوٹے بھائی، راکیش پاٹھک سمیت 12 لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسایا۔ کیس کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حکومت نے 11 فروری 1991 کو تفتیش سی آئی ڈی کی کرائم برانچ کو سونپ دی۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ پولیس نے مقدمات درج کیے اور انکاؤنٹر کی پوری کہانی من گھڑت تھی۔ پولیس کی جانب سے درج کرائی گئی ایف آئی آر کے مطابق 22 اگست 1991 کو ایک مخبر نے اطلاع دی کہ مجرم جی ٹی روڈ پر نیروال موڑ کے قریب گاڑیاں لوٹنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ پولیس نے دعویٰ کیا کہ 23※※ اگست کو تقریباً 30:12 بجے، مجرموں نے سڑک پر ببول کی شاخیں رکھ کر ایک ٹرک اور ایک ڈی سی ایم کو روکنے کی کوشش کی۔ اس پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے انکاؤنٹر کے بعد راکیش پاٹھک سمیت 12 لوگوں کو گرفتار کرنے اور ان سے ہتھیار اور بم برآمد کرنے کا دعویٰ کیا۔ اس کی بنیاد پر مہاراج پور پولیس اسٹیشن میں دو معاملے درج کیے گئے اور اس وقت کے سب انسپکٹر رمیش چندر بھٹولے نے جانچ کے بعد عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔

دو ہزار سال پرانی ہے ہندوستان میں جمہوریت کی روایت

ہندوستانی جمہوریت کی جڑیں قدیم تاریخ میں پیوست ہیں۔ تری پوری کے کلچوری دور میں مقامی اداروں، منتخب ارکان اور عوامی شرکت کے شواہد ملتے ہیں، جو جمہوری روایت کی تاریخی اہمیت اجاگر کرتے ہیں

راجندر چندر کانت رائے

آج کل ہندوستانی جمہوریت سب سے زیادہ زیرِ بحث ہے۔ جمہوریت کو زخمی کرنے اور اسے بچانے کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی خبروں سے ذرائع ابلاغ بھرے پڑے ہیں۔ ہمارا ملک صدیوں کی غلامی اور ظالم حکمرانوں کے مظالم سے 1947 میں آزاد ہوا۔ آزادی کے لیے جانیں قربان کرنے والوں کی قیادت میں ملک کو خودمختاری حاصل ہوئی۔ لیکن آزادی کے ساتھ ہی رہنماؤں کے سامنے ایک بڑا سوال بھی کھڑا تھا کہ ملک کے لیے کس قسم کے نظامِ حکومت کا انتخاب کیا جائے۔ بادشاہت، آمریت، فوجی آمریت، یک جماعتی نظام یا وسیع البنیاد جمہوریت؟ ان کے سامنے کئی متبادل موجود تھے۔ اصل سوال ان کی نیت اور ترجیحات کا تھا۔ ان کا ارادہ واضح تھا، اس لیے نہ بادشاہت اختیار کی گئی، نہ آمریت، نہ فوجی حکومت اور نہ ہی یک جماعتی نظام۔ ہندوستان نے عوام کے حقِ رائے دہی سے منتخب ہونے والی حکومت کے قیام کے لیے وسیع البنیاد جمہوریت کا راستہ چنا۔ ایسا جمہوری نظام جس کے دروازے تمام نظریات اور سیاسی فلسفوں کے لیے کھلے ہوں۔ تمام مذاہب، طبقات، ذاتوں، زبانوں اور مختلف خیالات رکھنے والوں کے ووٹ کو یکساں اہمیت دی گئی۔ بیسویں صدی میں کئی دوسرے ممالک بھی آزاد ہوئے۔ چین، ویتنام اور شمالی کوریا نے یک جماعتی نظام اپنایا، جب کہ متحدہ عرب امارات، قطر اور برونائی میں مطلق بادشاہت قائم رہی۔ میانمار نے جمہوریت کا انتخاب کیا، لیکن جلد ہی وہاں فوجی جنتا کی آمریت قائم ہوگئی۔ لیبیا ایک آمریت سے نکل کر دوسری آمریت میں جا پہنچا، جب کہ بیلاروس میں آمرانہ طرزِ حکومت رائج ہے۔ دنیا میں ایسے ممالک بھی موجود ہیں جہاں بظاہر جمہوریت ہے، لیکن اقتدار کی اصل باگ ڈور فوج کے ہاتھوں میں ہے۔

ہندوستانی جمہوریت کو قائم ہوئے تقریباً اسی برس ہونے والے ہیں، لیکن دنیا کی اس سب سے بڑی جمہوریت کی طاقت کم نہیں ہوئی۔ اس پر مختلف ادوار میں بحران آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آئیں گے، لیکن اس کی بنیادیں گہری ہیں۔ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ان بنیادوں کے سراغ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے تک پہنچتے ہیں۔ مدھیہ پردیش کے شہر جبل پور میں دریائے نرمدا کے مشہور آبشار دھواں دھار کے قریب تیور نام کا ایک گاؤں ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں ایک خوش حال شہر آباد تھا، جسے تری پوری کہا جاتا تھا۔ اس کا ذکر پرانوں میں بھی ملتا ہے، لیکن تاریخی اعتبار سے اس کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ یہ کلچوری حکمرانوں کی ابتدائی راجدھانی رہا ہے۔ اس قدیم شہر کی تاریخ میں ایک اہم دور پوشیدہ ہے۔

مورخین اور ماہرینِ آثارِ قدیمہ کی توجہ تیور کی جانب مبذول ہوئی تو وہاں تحقیق اور کھدائی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جنرل کننگھم نے انجینئر یولے سے تیور کے دو مندروں کی تلاش کرنے کو کہا تھا۔ یولے 1860 میں وائسرائے لارڈ کیننگ کے کیمپ کے انتظامات کے سلسلے میں بھیڑا گھاٹ آیا تھا۔ مندروں کی تلاش کے دوران اسے تری پوری کے ایسے کھنڈرات ملے جن کے بارے میں پہلے معلومات نہیں تھیں۔ 1861 میں شائع ہونے والے جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے مطابق، یولے نے تیور کے دیہرا علاقے میں ایک منڈپ کے آثار دیکھے اور ان کا خاکہ بھی تیار کیا۔ بعد ازاں جنرل الیگزینڈر کننگھم نے 74-1873 میں تری پوری کا دورہ کیا اور وہاں موجود آثار پر ایک رپورٹ مرتب کی، جو آرکیالوجیکل سروے رپورٹ میں شائع ہوئی۔ 53-1952 میں ساگر یونیورسٹی نے ڈاکٹر موریشور گنگادھر دکشت کی نگرانی میں کرن بیل کے ہتھیا گڑھ نامی ٹیلے پر محدود پیمانے پر کھدائی کرائی۔ اس کا مقصد تری پوری کی گپتا اور کلچوری ادوار کے درمیان کی تاریخ کے شواہد تلاش کرنا تھا۔ 1953 میں آثارِ قدیمہ کی ایک اہم مہم شروع ہوئی، جس میں مدھیہ پردیش حکومت کے محکمۂ آثارِ قدیمہ، ساگر اور بڑودہ یونیورسٹیوں اور دکن کالج، پونا نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ اس مہم کی قیادت معروف ماہرِ آثارِ قدیمہ ڈاکٹر ہسمکھ دھیرج لال سانکلیا نے کی۔ اس کام کا دوسرا مرحلہ 67-1966 میں ساگر یونیورسٹی کے شعبۂ قدیم ہندوستانی تاریخ، تہذیب اور آثارِ قدیمہ نے آچاریہ کرشن دت واجپئی کی نگرانی میں مکمل کیا۔

آثار کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ تری پوری تقریباً 1000 قبل مسیح میں آباد ہو چکی تھی، یعنی اس کی تاریخ تقریباً تین ہزار سال پرانی ہے۔ وہاں سے کلچوری دور تک کے آثار ملے ہیں۔ ان میں تانبے اور پتھر کے زمانے کی تہذیب کے شواہد بھی شامل ہیں۔ اس دور کی تہوں سے پتھر کے چھوٹے ہتھیار اور ایسے مٹی کے برتن ملے جن کی سرخ سطح پر سیاہ رنگ سے نقش و نگار بنائے گئے تھے۔ ان شواہد سے پتا چلتا ہے کہ دوسری صدی قبل مسیح میں تری پوری ایک آزاد جن پد ریاست کی راجدھانی بن چکی تھی۔ تری پوری کے سکوں پر حکمرانوں کے نام اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ بعد کے زمانے میں اس علاقے پر کسی ایک خاندان کی مسلسل حکمرانی نہیں رہی، بلکہ ساتواہنوں، شکوں اور بودھیوں نے بھی اسے اپنے اپنے اقتدار میں شامل کیا۔ کلچوری خاندان کے پہلے حکمران کا نام کرشن راج تھا۔ تقریباً 550 عیسوی سے 1740 عیسوی تک بارہ سو برس کے عرصے میں کلچوری حکمران ہندوستان کے شمالی یا جنوبی علاقوں کے مختلف حصوں پر حکومت کرتے رہے۔ جس طرح شک کُشانوں نے 78 عیسوی میں اپنا سن قائم کیا تھا، اسی طرح کلچوریوں نے بھی 249 عیسوی سے کلچوری سن کا آغاز کیا۔

پنچایتی راج اور عوامی شرکت پر مبنی نظامِ حکومت کی ابتدائی شکلیں کلچوری دور کی تری پوری میں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ شہروں اور دیہات کے مقامی انتظام کے لیے 'پنچ کل' نامی ادارے قائم تھے۔ ان میں عموماً پانچ ارکان ہوتے تھے، اگرچہ بعض کتبوں میں ان کی تعداد دس تک بتائی گئی ہے۔ مختلف محکموں کے لیے الگ الگ پنچ کل قائم کیے جاتے تھے۔ اس طرح انتظامی امور میں عوام کی شرکت کو اہمیت حاصل تھی۔ منتخب ارکان کو 'مہتر' کہا جاتا تھا۔ یہ پانچ ارکان اپنے درمیان سے ایک سربراہ منتخب کرتے تھے، جسے 'مہتم' کہا جاتا تھا۔ بعض کتبوں میں اس عہدے کے لیے 'پانچ کولک' کی اصطلاح بھی استعمال ہوئی ہے۔

پانچ کولک راجدھانی میں رہتا تھا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ مثالی شہری، مذہبی معاملات کا علم رکھنے والا، اپنے فرائض انجام دینے میں ماہر اور اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والا ہو۔ اسے محصولات جمع کرنے، گاؤں کی ترقی پر رقم خرچ کرنے، مالی جرمانے عائد کرنے، عدالتی فیصلے کرنے اور مندروں و زمینوں کے انتظام جیسے اختیارات حاصل تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مقامی سطح پر انتظامی اور عدالتی معاملات کے لیے ادارہ جاتی نظام موجود تھا۔ تری پوری کے بعض قدیم تانبے کے کتبوں میں 'گما گا یک' نامی عہدے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ افسر دیہات اور شہروں میں آنے جانے والوں کی نگرانی کرتا تھا۔ 'مہا پرتیہار' بادشاہ سے ملاقات کے خواہش مند افراد کو اس کے پاس لے جاتا اور شاہی احکامات متعلقہ حکام تک پہنچاتا تھا۔ راج گرو بادشاہ کو مشورے دیتا تھا اور دربار میں اسے خاصا اثر و رسوخ حاصل تھا۔ کلچوری حکمرانوں کے عطیہ ناموں میں راجن، سامنت، بھوگک، وِشے پتی، راشٹر اور گاؤں کے مہتروں جیسے عہدوں کا ذکر ملتا ہے۔ بڑے صوبوں کے حکمران راجن اور چھوٹے علاقوں کے حکمران سامنت کہلاتے تھے۔ بعض دیگر عہدوں، مثلاً کھنڈوال، کھنڈ پال، بلادھیر اور ماکوتک کے درست مفہوم کا تعین نہیں ہو سکا، تاہم کتبوں میں ان کے نام بھی درج ہیں۔

ریاست کی آمدنی کے کئی ذرائع تھے۔ کلچوریوں کے عطیہ ناموں میں 'اُدرنگ' اور 'اُپری کر' نامی محصولات کا ذکر ملتا ہے۔ اُدرنگ زمین کے لگان اور اُپری کر تاجروں و دست کاروں سے وصول کیے جانے والے ٹیکس سے متعلق تھا۔ نمک سازی، لوہے کی کانوں، جنگلات، چراگاہوں اور آم و مہوا کے درختوں سے بھی محصول حاصل کیا جاتا تھا۔ سبزیوں اور ہاتھیوں و گھوڑوں جیسے جانوروں کی فروخت پر بھی ٹیکس عائد تھا۔ بلہری سے ملنے والے ایک کتبے کے مطابق، گھوڑے کی خرید و فروخت پر دو 'پور' اور ہاتھی پر چار 'پور' وصول کیے جاتے تھے۔ خیال ہے کہ پور چاندی کا ایک چھوٹا سکہ تھا۔ جس ملک کی روح میں جمہوریت رچی بسی ہو، وہ کبھی اس کے راستے سے بھٹک تو سکتا ہے، لیکن اسے مکمل طور پر ترک نہیں کر سکتا۔ اس کی اصل طاقت اس کے شہریوں میں ہوتی ہے اور اس کی جڑیں تاریخ و تہذیب میں پیوست ہوتی ہیں۔ اگر ایودھیا کے راجا رام ایک عام شہری کے اعتراض پر اپنی اہلیہ سیتا کو ترک کر سکتے ہیں تو اس روایت کے حامل ملک کے شہری بھی جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔☆☆☆

اتر پردیش میں پہلی منتخب حکومت بنی تو کیا کچھ ہوا؟

کرشن پرتاپ سنگھ

اتر پردیش میں پہلی اسمبلی کا انتخاب کب ہوا تھا؟ یہ سوال پوچھنے پر عام طور پر ایک ہی جواب ملتا ہے کہ 1952 میں، جب ملک میں پہلی بار لوک سبھا کے انتخابات ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حقیقت تقریباً فراموش کر دی گئی ہے کہ اتر پردیش کو پہلی منتخب حکومت انگریزوں کے بنائے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت جنوری اور فروری 1937 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے ذریعے ملی تھی۔ البتہ اس وقت اس ریاست کا نام متحدہ صوبہ (یونائیٹڈ پروونسز) تھا۔ ایک دلچسپ حقیقت یہ بھی ہے کہ اگرچہ انتخابات 1937 میں ہوئے تھے، لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت منعقد ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ انہیں 1935 کے ایکٹ کے انتخابات بھی کہتے ہیں۔ اسی قانون کے تحت صوبے کی قانون ساز کونسل بھی تشکیل دی گئی تھی۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے درمیان برطانوی پارلیمنٹ نے آئینی اصلاحات کے ذریعے کچھ مثبت اشارے دینے کی غرض سے اگست 1935 میں یہ قانون منظور کیا تھا۔ یہ برطانوی پارلیمنٹ کے منظور کردہ طویل ترین قوانین میں سے ایک تھا۔ دراصل اس وقت ہندوستانیوں کے درمیان مکمل خود حکمرانی اور ڈومینین اسٹیٹس یعنی نوآبادیاتی دور میں خودمختار حکومت کے مطالبات تیزی سے زور پکڑ رہے تھے۔ برطانوی سلطنت کے لیے ان مطالبات کو دبانا مشکل ہوتا جا رہا تھا، اس لیے وہ خود کو ہندوستانیوں کے مطالبات کے تئیں ہمدرد اور سنجیدہ ظاہر کرنا چاہتی تھی۔ اس سے سات سال پہلے، 1928 میں شدید مخالفت کے باوجود ہندوستان آنے والے سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ میں صوبوں میں رائج دوہری حکمرانی ختم کر کے وفاقی نظام قائم کرنے کی سفارش کی تھی۔ اسی بنیاد پر 1930 سے 1932 کے درمیان لندن میں منعقد ہونے والی گول میز کانفرنسوں میں اصلاحات کا نیا خاکہ تیار کیا گیا۔ اس کے بعد 1933 میں جاری کیے گئے ایک وائٹ پیپر کی بنیاد پر برطانوی پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی نے اس قانون کا تفصیلی اور حتمی مسودہ تیار کیا۔

متحدہ صوبے کی اسمبلی میں مجموعی طور پر 228 نشستیں مقرر کی گئی تھیں اور انہی کے لیے انتخابات ہوئے۔ تاہم، ان انتخابات کی ایک بڑی خامی یہ تھی کہ تمام بالغ شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ حقِ رائے دہی کو جائیداد، ٹیکس کی ادائیگی اور تعلیمی قابلیت جیسی شرائط سے مشروط کر دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں مجموعی آبادی کے صرف 10 سے 12 فیصد، زیادہ سے زیادہ 14 فیصد افراد ہی ووٹ ڈال سکتے تھے۔ ملک کے تمام بالغ شہریوں کو حقِ رائے دہی کا اختیار آئین نافذ ہونے کے بعد 1952 کے عام انتخابات سے حاصل ہوا۔ بہرحال، 1937 کے انتخابات میں انڈین نیشنل کانگریس کو کامیابی ملی۔ کانگریس نے اسمبلی کی 228 میں سے 134 نشستیں جیت کر واضح اکثریت حاصل کی اور گووند بلبھ پنت کی قیادت میں حکومت تشکیل دی۔ اس زمانے میں صوبائی حکومت کے سربراہ کو وزیر اعلیٰ کے بجائے پریمیئر یا وزیر اعظم کہا جاتا تھا۔ اس حکومت میں آزادی کی جدوجہد میں سرگرم کئی تجربہ کار رہنماؤں کو وزارتیں دی گئیں۔ ان میں معروف قانون داں اور وکیل کیلاش ناتھ کاٹجو بھی شامل تھے، جنہیں قانون و انصاف کا وزیر بنایا گیا۔ انہوں نے نیتاجی سبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کے خلاف برطانوی حکومت کی جانب سے چلائے گئے تاریخی مقدمات میں ان کے دفاع کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا۔ وہ خود بھی تحریکِ آزادی میں سرگرم رہے اور بھارت چھوڑو تحریک کے دوران جیل گئے۔ آزادی کے بعد انہوں نے ملک کے وزیر داخلہ، وزیر دفاع اور وزیر قانون کے طور پر خدمات انجام دیں اور مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ بھی رہے۔ رفیع احمد قدوائی کو وزیر خزانہ بنایا گیا۔ حکومت سنبھالتے ہی اس حکومت نے سرکاری کام کاج کے روایتی عوام مخالف طریقوں کو بدل کر اسے عوامی فلاح و بہبود سے ہم آہنگ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس کے نتیجے میں برطانوی گورنر اس سے ناخوش ہونے لگا۔ سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کے لیے وفاقی، صوبائی اور مشترکہ فہرستیں تو بنائی گئی تھیں، لیکن صوبائی حکومت کے اختیارات صوبائی فہرست تک محدود تھے۔ مزید یہ کہ گورنر کو حکومت کے فیصلوں پر ویٹو کا اختیار حاصل تھا، جو کئی مرتبہ اس کی راہ میں بڑی رکاوٹ بن جاتا تھا۔

گورنر اکثر حکومت کی انتظامی سوچ اور دور اندیشی کے راستے میں حائل ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ صوبے کے مالی وسائل بھی محدود تھے۔ اس کے باوجود حکومت نے کئی اہم انتظامی اصلاحات کیں، جو عوامی مفاد کے لحاظ سے تاریخی اہمیت رکھتی تھیں۔ مثال کے طور پر، 1939 میں حکومت نے یونائیٹڈ پروونسز ٹیننسی ایکٹ نافذ کیا، جس کے ذریعے جاگیرداروں کی جانب سے کسانوں سے من مانی لگان وصول کرنے اور انہیں زمین سے بے دخل کرنے پر روک لگانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی دیہی قرضوں سے نجات کے اقدامات بھی کیے گئے، تاکہ چھوٹے کسانوں کو ساہوکاروں اور مہاجنوں کے استحصال سے بچایا جا سکے۔ زمین کے لگان میں کمی اور قرضوں سے راحت ملنے کے باعث بدحال کسانوں نے سکون کا سانس لیا۔ آزادی کے بعد 1952 میں جب جاگیرداری نظام کے خاتمے کی سمت فیصلہ کن اقدامات کیے گئے تو اس کی بنیاد بھی اسی حکومت کی جانب سے تیار کیے گئے قانونی خاکے میں موجود تھی۔ وزیر خزانہ رفیع احمد قدوائی نے اس خاکے کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ماہرین کے مطابق، اس قانونی بنیاد کے بغیر جاگیرداری نظام کا خاتمہ ممکن نہیں تھا۔ اس حکومت نے تحریکِ آزادی کی مختلف سرگرمیوں کے دوران گرفتار کیے گئے متعدد سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کرایا۔ آزادی کی جدوجہد میں مصروف تنظیموں اور اخبارات پر عائد سنسرشپ اور کئی دیگر پابندیاں ختم کر دی گئیں۔ ان دنوں بدنام زمانہ کولی بیگار قانون کے تحت ہندوستانیوں کو برطانوی افسران کا بھاری سامان بغیر کسی معاوضے کے اٹھانا پڑتا تھا۔ حکومت نے نہ صرف اس جابرانہ قانون کی سخت مخالفت کی، بلکہ عملی طور پر اسے ختم کرانے میں بھی کامیابی حاصل کی۔ اس نے کانپور جیسے بڑے صنعتی مراکز میں مزدوروں کے حالات بہتر بنانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے لیبر ویلفیئر بورڈ بھی قائم کیے۔ تجرباتی طور پر بعض منتخب اضلاع میں مکمل شراب بندی بھی نافذ کی گئی۔ گووند بلبھ پنت ذاتی طور پر انتہائی دیانت دار تھے اور سرکاری خزانے کے غیر ضروری اخراجات کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے وزیروں اور سرکاری افسران کی تنخواہوں اور الاؤنسز کو محدود کیا اور اس طرح بچنے والی رقم کو عوام کی تعلیم اور صحت سے متعلق مسائل حل کرنے پر خرچ کرنے کی روایت قائم کی۔

فطری طور پر ان کی حکومت خاصی مقبول تھی، لیکن وہ اپنی مدت پوری نہیں کر سکی۔ اکتوبر اور نومبر 1939 میں دوسری عالمی جنگ کے دوران برطانوی وائسرائے نے ہندوستانی وزیروں کی رضامندی کے بغیر ملک کو جنگ میں جھونک دیا۔ اس فیصلے کے خلاف کانگریس نے اپنی صوبائی حکومتوں سے استعفے دینے کا فیصلہ کیا۔ اسی فیصلے کے تحت متحدہ صوبے کی حکومت نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 93 کے تحت صوبے کا انتظام مکمل طور پر برطانوی گورنر کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ 1942 میں مہاتما گاندھی کی جانب سے بھارت چھوڑو تحریک شروع کیے جانے کے بعد گووند بلبھ پنت سمیت کانگریس کے بیشتر بڑے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ پورا اتر پردیش سیاسی تحریکوں اور برطانوی جبر کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ دوسری عالمی جنگ ختم ہونے کے بعد 1946 کے آغاز میں دوبارہ اسمبلی انتخابات ہوئے۔ پنت حکومت کے عوامی فلاحی اقدامات نے ان انتخابات میں کانگریس کو فائدہ پہنچایا۔ پارٹی نے ایک بار پھر اسمبلی میں بھاری اکثریت حاصل کی اور یکم اپریل 1946 کو گووند بلبھ پنت دوبارہ وزیر اعظم بنے۔ آزادی کے بعد 24 جنوری 1950 کو متحدہ صوبے کا نام تبدیل کر کے اتر پردیش رکھ دیا گیا۔ اس طرح گووند بلبھ پنت ریاست کے پہلے وزیر اعلیٰ بھی بن گئے۔ اس حیثیت میں ان کا ایک اہم تاریخی کارنامہ صدیوں پرانے جاگیرداری نظام کا خاتمہ تھا، جس کے نتیجے میں تقریباً 15 لاکھ بٹائی دار اور کاشت کار اپنی زیر کاشت زمینوں کے مالک بن گئے۔ پنت کے بارے میں مشہور ہے کہ ایک مرتبہ سرکاری اجلاس کے بعد ناشتے کے بل کو سرکاری خزانے سے ادا کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا اور رقم اپنی جیب سے ادا کی، کیونکہ قواعد کے مطابق صرف چائے پینے کی اجازت تھی۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ عوام کے پیسے کا غیر ضروری استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ دسمبر 1954 میں وزارتِ اعلیٰ کا عہدہ چھوڑنے کے بعد جنوری 1955 میں گووند بلبھ پنت ملک کے وزیر داخلہ بن گئے۔☆

نانا پاٹیکر: ایک اداکار سے جہد کار تک

ڈاکٹر سلیم خان

نانا پاٹیکر کی رخصتی کو ایک عشرہ گزر گیا لیکن اس بہترین اداکار کا چہرہ اب بھی نگاہوں میں ہے۔ اس نے اپنی مشہور فلم کرانتی کے کلائمکس میں تختۂ دار پر کھڑے ہو کر ہنستے ہوئے کہا تھا: آ گئے میری موت کا تماشا دیکھنے۔ اب مجھے لٹکا دیں گے۔ زبان باہر آئے گی آنکھیں باہر آئیں گی۔ تھوڑی دیر لٹکتا رہوں۔ پھر یہ میرا بھائی مجھے نیچے اتار دے گا۔ پھر آپ چرچا کرتے گھر چلے جاؤ گے۔ کھانا کھاؤ گے اور سو جاؤ گے۔ کاکروچ جنتا پارٹی کی تحریک شروع ہوئی تو بی جے پی نے یہی سوچا کہ اس میں شامل چند لوگوں کی تعذیب کریں گے تو سارا معاملہ ٹائیں ٹائیں فش ہو جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔ اب یہ حال ہے کہ اقتدار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی نیند حرام ہو چکی ہے کیونکہ نانا پاٹیکر آگے خبردار کرتا ہے۔ ''تمہاری یہ نامردی، بزدلی ایک دن اس دیش کی موت کا تماشا اسی خاموشی سے دیکھے گی۔ کچھ نہیں کہنا ہے مجھے تمہیں۔ کچھ نہیں تمہاری زندگی میں کوئی فرق پڑنے والا نہیں۔ اندھیرے میں رہنے کی عادت پڑی ہے تم کو غلامی میں رہنے کی عادت پڑی ہے پہلے راجہ مہاراجاؤں کی غلامی کی پھر انگریزوں کی اور اب چند غدار نیتاؤں کی غنڈوں کی۔ دھرم کے نام پر یہ تمہیں بہکاتے ہیں۔ تم ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہو۔ کاٹو کاٹو۔ اوپر والا بھی اوپر سے دیکھتا ہوگا تو اسے شرم آتی ہوگی۔ سوچتا ہوگا میں نے سب سے خوبصورت چیز بنائی تھی انسان، انسان نیچے دیکھا تو سب کیڑے بن گئے، کیڑے رینگتے رہو''۔

فلمی پردے کا کرانتی ویر جس بیداری کو پیدا کرنے کی خاطر پھانسی کے پھندے کو گلے لگانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے وہ کام چیف جسٹس سوریہ کانت سے نوجوانوں کو کاکروچ کہنے کے بعد ہو گیا۔ اس ایک جملے نے عوام کو اپنی حیثیت کا احساس دلایا اور پھر جب وہ احتجاج کے لیے نکلے تو سرکار نے ان پر تشدد کر کے اس آگ میں تیل ڈالنے کا کام کر دیا۔ اب وہ چنگاری ایک ایسی شعلۂ جوالہ بن چکی ہے کہ جس سے ظلم و استبداد کے قلعہ کو بھسم ہونے کا ڈر ستانے لگا ہے۔ بی جے پی سرکار بار بار اسے فرقہ واریت کا رنگ دے کر بھٹکانے کی کوشش کر رہی ہے مگر بات نہیں بن پا رہی تھی کیونکہ نانا پاٹیکر جیسے لوگ اس سے خبردار کر چکے ہیں۔ وہ صرف گفتار کا غازی نہیں تھا۔ ممبئی کے فساد کے بعد وہ رات کے وقت مسلم علاقوں کا دورہ کر کے وہاں پہرے داری کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتا تھا۔ اس کے بعد ممبئی میں سیریل دھماکے ہو گئے تو بڑے بڑے دانشور اس کے سخت ردعمل کی توقع کر رہے اور طرح طرح کے اندیشوں کا اظہار ہو رہا تھا لیکن نانا پاٹیکر نے ایک انٹرویو میں کہہ دیا تھا کہ اب کم از کم دس سالوں تک ممبئی میں فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوگا۔ نانا کی یہ پیشنگوئی درست نکلی۔

للن ٹاپ سے گفتگو کرتے ہوئے نانا نے ان یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا تھا'' 1993 کے ممبئی بم دھماکوں میں انہوں نے اپنے ایک قریبی رشتے دار (بھائی) کو کھو دیا تھا۔ اس حادثے کے باوجود، وہ ممبئی کی گلیوں میں امن، بھائی چارے اور اتحاد کو فروغ دینے کے لیے نکلے تھے کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ تشدد کسی مسئلے کا حل نہیں ہے اور شہریوں کو آپس میں لڑنے کے بجائے امن و امان سے رہنا چاہیے۔ اس کے برعکس وزیر اعظم نریندر مودی نے فساد کی آگ پر اپنی سیاست چمکائی اور بہت کچھ حاصل کیا مگر ان دونوں میں کس نے کیا کمایا یہ دنیا کے سامنے ہے۔ عہدہ و اقتدار سے علی الرغم اقوال و اعمال کی بنیاد پر کل کا مورخ بڑی آسانی سے فیصلہ کر لے گا کہ ان میں عظیم کون تھا؟ فلمی پردے پر بھی 'دی اٹیک آف 26/11'' میں انہوں نے پولس کمشنر راکیش ماریا کا کردار ادا کرتے ہوئے عوام کو باہمی محبت و اخوت کا پیغام دیا۔ نانا پاٹیکر کی مختلف تقاریر میں اپنی موت کا تذکرہ آ جاتا تھا۔ اس نے کہا تھا میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہوں۔ میرے ۶/ بھائی جا چکے ہیں میں بھی چلا جاؤں گا اور سب کچھ پیچھے رہ جائے گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا اسٹیج کے سارے بڑے اداکار ہارٹ اٹیک سے مرے ہیں اور اس کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ گوا کے اندر یہ کہنے کے محض چار دن بعد کہ 'نہ جانے کل ہماری ملاقات ہو یا نہ ہو' حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب نانا پاٹیکر اپنے الفاظ کا شاہد بن گیا۔

فنکار حساس ہوتا ہے۔ یہ حساسیت سب سے زیادہ اس کردار کے تئیں ہوتی ہے جسے وہ اسٹیج یا پردۂ سیمیں پر ادا کرتا ہے۔ اسی لیے وہ اپنے کردار میں ڈوب کر اداکاری کی بلندیاں سر کر لیتا ہے اور یہ چیز اسے عظیم اداکار بنا دیتی ہے۔ نانا پاٹیکر نے اسٹیج پر جب پُروش نامی مراٹھی ڈرامے میں آبرو ریزی کی اداکاری کی تو ناظرین کے درمیان بیٹھی خواتین کی چیخ نکل گئی تماش بین سکتے میں آ گئے۔ کرانتی ویر نامی فلم میں پھانسی پھندے پر چڑھ کر اس نے ناظرین کو اپنے زندہ لاش ہونے کا احساس دلا کر ان کے اندر انقلابی روح پھونک دی۔ کامیابی کی بلندیوں پر بیٹھے اس اداکار کو ایک دن ڈیڑھ کروڑ کی نئی گاڑی خریدنے کا خیال آتا ہے۔ اسی روز شام میں وہ ٹیلیویژن پر ایک ایسے خاندان کو دیکھ لیتا ہے جس کے کمانے والے کسان نے خودکشی کر لی۔ وہ پسماندگان کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھتا ہے تو اسے وہاں آنجہانی کو گنوانے کے افسوس سے زیادہ شام کی بھوک کا خوف نظر آ جاتا ہے۔ اس لیے نانا پاٹیکر خود کو زندہ لاش سمجھ کر زندہ رہنے کی خاطر گاڑی خریدنے کا ارادہ ترک کر کے وہ رقم خودکشی سے متاثر ہونے والے پسماندگان میں تقسیم کرنے کا عزم کرتا ہے۔ اس طرح نام نامی تنظیم عالم وجود میں آتی ہے۔ عنقریب اس کی ڈیڑھ کروڑ والی تجوری میں ساٹھ کروڑ جمع ہو جاتے ہیں کیونکہ چندہ دینے والوں کو یقین ہوتا ہے کہ اس میں خرد برد نہیں ہوگی۔ اس طرح ایک فلمی اداکار کے اندر سے سماجی جہد کار جنم لے لیتا ہے۔

نانا پاٹیکر نے اپنے کارِ خیر کو مشتہر نہیں کیا۔ بہار کے سیلاب زدگان کو بیس کروڑ دینے کے باوجود اس کی تشہیر سے گریز کرنے والا نانا پاٹیکر اس جہانِ فانی کو داغِ مفارقت دے گیا۔ نانا پاٹیکر کے یادگار کرداروں کی مانند اس کی شخصیت کا ایک پہلو ہندو مسلم دوستی کا فروغ بھی تھا۔ اس نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ بچپن ہی سے مسلمانوں میں پلا بڑھا ہے۔ اس کے بچپن کی پہلی دوست دلشاد تھی۔ اس وقت سب لوگ مل جل کر رہتے اور ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک رہتے۔ ایک مرتبہ اس نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ ہندو اور مسلمان میں کیا فرق ہے تو ماں نے بتایا ایک ہاتھ جوڑ کر دعا کرتا ہے اور دوسرا ہاتھ کھول کر۔ وہ کہتا ہے کتنی آسانی سے ماں نے فرق سمجھا دیا۔ فلمی پردے کی طرح نانا پاٹیکر اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی منہ پھٹ تھا۔ اس نے اپنی رائے کے اظہار میں کبھی کسی کی ناراضی کی پروا نہیں کی۔ اپنے وہ برملا مذہبِ اسلام کے احترام کا اعلان کرتا تھا۔ کسانوں میں کام کرتے ہوئے اس کو پتہ چلا کہ مسلمان خودکشی نہیں کرتے تو اس کی ببانگ دہل توصیف کر دی۔

اپنی تنظیم نام فاؤنڈیشن ؀ کی سرگرمیوں کے حوالے سے خودکشی کرنے والے غریب کسانوں کی بابت میڈیا سے گفتگو کے دوران نانا نے اپنا مشاہدہ شیئر کرتے ہوئے کہا تھا''میں نے دیکھا ہے کہ مسلمان کسانوں میں خودکشی کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں خودکشی کو حرام (گناہِ کبیرہ) قرار دیا گیا ہے، اور یہی مذہبی عقیدہ انہیں مشکل حالات میں بھی انتہائی قدم اٹھانے سے روکتا ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے دیگر مذاہب کے لوگوں پر بھی زور دیا تھا کہ وہ اس عقیدے سے سیکھیں اور کٹھن حالات میں زندگی کا خاتمہ کرنے کے بجائے ہمت سے کام لیں۔ کرم ویر کے کلائمکس میں جیل کے اندر انسپکٹر نانا سے کہتا ہے ''تمہاری پھانسی کا دن مقرر ہو گیا ہے اگر کوئی آخری خواہش ہے تو بتا دو۔'' نانا جواب دیتا ہے 'یہاں گھٹن سی ہوتی ہے۔ میں ان چار دیواروں میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے وہیں پھانسی دے دو کرانتی میدان میں سب کے سامنے، جہاں سے اس دیش میں کرانتی کی شروعات ہوئی تھی''۔

اس موقع پر نانا کی ماں جیل میں ملنے آتی ہے تو وہ پوچھتا ہے 'کاہے کو رو رہی ہے تو، ماں جواب دیتی ہے نہیں رے یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔ بیٹا آج تو نے تلک خاندان کے نام پر سچ مچ یش (کامیابی) کا تلک لگا دیا۔ میں خوش ہوں۔ بہت خوش ہوں۔ اب تو بھگوان سے یہ بھی پرارتھنا کروں گی۔ تجھے جنم و جنم میرا ہی بیٹا بنا کر' نانا درمیان میں بول پڑتا ہے 'نہیں ماں اگلے جنم میں کسی مندر یا مسجد کی اینٹ بن کر زندگی بھر وہاں روتا رہوں گا۔ اس زندگی کا رونا میرا باقی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہارے لیے کچھ نہیں کیا۔ نہیں بیٹا تم نے بہت کچھ کیا۔ تمہارے دادا جی کی آتما کو بھی شانتی مل گئی''۔ اس طرح جذبۂ ایثار و قربانی پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ پاکھنڈ سے نفرت کرنے والا ایک سچا انسان تھا۔ اسی لیے جاتے جاتے بھی اس نے منافقت سے بچنے کا پیغام اس طرح دیا: ''مجھے معلوم ہے کل جانا ہے، بارہ من لکڑی لگے گی۔ وہ لکڑی میری اپنی پراپرٹی ہے، میں نے جمع کر کے رکھی ہے۔ لکڑی سوکھی ہے، اسی میں جلانا۔ گیلی لکڑی مت استعمال کرنا، ورنہ دھواں آئے گا۔ آس پاس کے سب لوگ جمع ہوں گے، ان کی آنکھوں میں دھواں جائے گا تو آنکھوں سے پانی آئے گا۔ ایسا لگے گا کہ میرے لیے رو رہے ہیں، کم از کم مرنے کے وقت غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ نانا پاٹیکر کے لیے دنیا بھر کے شائقین نے بغیر دھوئیں کے سچے آنسو بہا کر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

دھرنے اور مظاہروں سے صدر بازار کے کاروبار پر اثر، تاجر فکر مند

نئی دہلی، (یواین آئی) دہلی میں مسلسل ہو رہے دھرنوں، مظاہروں اور ٹریفک جام کے باعث صدر بازار کے کاروبار پر اثر پڑ رہا ہے۔ صدر بازار باری مارکیٹ ٹریڈرس ایسوسی ایشن کے صدر پرمجیت سنگھ پما نے کہا کہ اس سے گاہکوں کی آمدورفت متاثر ہو رہی ہے اور تاجروں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر کے مطابق، دھرنوں اور مظاہروں سے 700 کروڑ روپے سے لے کر ہزاروں کروڑ روپے تک کے کاروبار پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مسٹر پما نے کہا کہ صدر بازار ملک کا ایک اہم تھوک تجارتی مرکز ہے، جہاں سے تحفے کی اشیا، کراکری، مصنوعی زیورات، آرائشی سامان، کھلونے اور تہواروں سے متعلق اشیا ملک کی مختلف ریاستوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ دیوالی سمیت دیگر تہواروں کے دوران تاجروں کو اچھی فروخت کی امید رہتی ہے، لیکن ٹریفک میں رکاوٹ کے باعث گاہکوں اور تھوک خریداروں کو بازار پہنچنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ اس سے فروخت اور سامان کی فراہمی متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاروبار متاثر ہونے سے دکانداروں کے ساتھ ساتھ سامان کی ڈھلائی کرنے والوں، مزدوروں اور پیکنگ کے ملازمین کی روزی روٹی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ مسٹر پما نے حکومت اور انتظامیہ سے اپیل کی کہ دھرنوں اور مظاہروں کے لیے ایسے انتظامات کیے جائیں، جن سے لوگوں کو جمہوری طریقے سے اپنی بات رکھنے کا حق ملے اور کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر نہ ہوں۔ انہوں نے تہواروں کے دوران اہم بازاروں تک آسان آمدورفت اور مال بردار گاڑیوں کی نقل و حرکت یقینی بنانے کے لیے مناسب ٹریفک انتظامات کا مطالبہ کیا۔

گوا کی زمین ارب پتیوں کے حوالے کی جارہی، ووٹ چوری اور بدعنوانی کے خلاف کانگریس کی لڑائی جاری: راہل گاندھی

مڈگاؤں: کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ گوا کی بی جے پی حکومت ریاست کی زمین کسانوں اور غریبوں سے چھین کر ارب پتیوں کے حوالے کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوا میں بدعنوانی کو ایک ماڈل کی شکل دے دی گئی ہے، جہاں زمینوں کی خرید و فروخت سے لے کر مختلف شعبوں میں بدعنوانی تک، سب کچھ عوام کی قیمت پر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کانگریس کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ آنے والے انتخابات میں پوری طاقت سے کام کریں اور پارٹی کو مکمل اکثریت دلائیں۔ راہل گاندھی اتوار کو مڈگاؤں کے کالکونڈا میں گوا کانگریس کی جانب سے منعقدہ 'گوئے راکھون یاترا' (گوا بچاؤ مارچ) سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے یاترا کے انعقاد پر کانگریس کارکنوں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ سیاست دانوں کے لیے محض اسٹیج پر تقریر کر کے چلے جانا کافی نہیں ہے، بلکہ عوام کے درمیان جا کر ان کے مسائل سننا ضروری ہے۔ عوام کی مشکلات کو سمجھنے کے بعد ہی ان کے حل کے لیے موثر اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

راہل گاندھی نے ووٹر لسٹوں میں بے ضابطگیوں اور ووٹ چوری کے الزامات پر بی جے پی، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا نام لیتے ہوئے الزام لگایا کہ انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں کے ذریعے اپوزیشن کے حامیوں کے ووٹ کاٹے جاتے ہیں، جب کہ اپنے حامیوں کے ووٹ بڑھائے جاتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مختلف ریاستوں میں ووٹروں کے نام ایک ضلع سے دوسرے ضلع اور ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقل کر کے انتخابی نتائج کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے مدھیہ پردیش، ہریانہ، کرناٹک، چھتیس گڑھ، مہاراشٹر، مغربی بنگال اور آسام میں ووٹ چوری کے الزامات کو ثبوتوں کے ساتھ اٹھایا ہے۔ راہل گاندھی نے کانگریس کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ انتخابی عمل پر کڑی نظر رکھیں اور کہیں بھی بے ضابطگی نظر آنے پر اسے سامنے لائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس آئین کے تحفظ کے لیے اپنی لڑائی جاری رکھے گی اور انتخابی بے ضابطگیوں کے ذمہ داروں کو جواب دہ بنائے گی۔

راہل گاندھی نے گوا کی زمینوں سے متعلق پالیسیوں پر ریاستی حکومت کو گھیرتے ہوئے الزام لگایا کہ زمینوں کے ماسٹر پلان کو منسوخ کرنے کے بعد حکومت اپنے قریبی لوگوں کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔ ان کے مطابق، گوا کی زمین کو سرمایہ داروں کے لیے دولت کمانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، جب کہ مقامی کسانوں اور غریب خاندانوں کے مفادات کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ریاست میں بے روزگاری اور نوجوانوں کے مستقبل پر بھی تشویش ظاہر کی۔ ان کا کہنا تھا کہ روزگار کے مواقع نہ ملنے کی وجہ سے گوا کے نوجوان بیرون ملک جانے پر مجبور ہیں، جب کہ بی جے پی کے رہنماؤں اور ان کے قریبی لوگوں کے اثاثوں میں اضافہ ہورہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مرکز کی مودی حکومت بھی ہوائی اڈوں، سڑکوں، بجلی گھروں اور دفاع سمیت مختلف شعبوں میں بڑے سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔

راہل گاندھی نے گوا میں بدعنوانی کو ملک کے لیے ایک مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں زمینوں سے متعلق بدعنوانی سمیت مختلف طریقوں سے عوامی وسائل کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو اس نظام کے خلاف لڑنا ہے۔ کانگریس رہنما نے تعلیمی اداروں میں آر ایس ایس سے وابستہ افراد کی تقرریوں کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ملک کے تعلیمی نظام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے طلبہ کے احتجاج، بے روزگاری اور تعلیم کے بڑھتے اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے حکومت پر تنقید کی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ گوا کسی وزیر اعلیٰ یا وزیر کی ذاتی ملکیت نہیں، بلکہ یہاں کے عوام کی ریاست ہے۔ عوام کو معیاری تعلیم، بہتر صحت کی سہولتیں، روزگار اور صاف ماحول ملنا چاہیے۔

انہوں نے کانگریس کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ عوام کے درمیان جا کر محبت اور خلوص کے ساتھ کام کریں اور آنے والے انتخابات میں پارٹی کو مکمل اکثریت دلانے کے لیے متحد ہو جائیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ عوام کی حمایت سے گوا میں کانگریس اقتدار میں آسکتی ہے۔ خطاب کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ جب بھی گوا میں ان کی ضرورت ہوگی، وہ یہاں آنے کے لیے تیار ہیں۔

کیا جمہوریت میں حکومت کی تبدیلی کا مطالبہ کرنا جرم ہے؟ سنجے راؤت

شیوسینا (یو بی ٹی) کے راجیہ سبھا رکن سنجے راؤت نے اقتدار کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہوئے بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں اقتدار کی تبدیلی کا مطالبہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ سنجے راؤت نے مرکزی حکومت پر تاناشاہی کرنے اور انتخابات میں گھوٹالے ہونے کے الزامات عائد کیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آئندہ 6 ماہ کے اندر مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں اقتدار کی تبدیلی کر کے دکھائیں گے۔ سنجے راؤت نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''کیا جمہوریت میں حکومت کی تبدیلی کا مطالبہ کرنا کوئی جرم ہے؟ یہاں ایک آمرانہ حکومت چل رہی ہے اور وہ بھی غیر قانونی طریقوں سے۔ چیف الیکشن کمشنر 'مافیا' گیانیش کمار کی مدد سے یہ سب کیا جا رہا ہے، جو بی جے پی کے ایجنٹ ہیں۔ انتخابات میں گھوٹالے کیے گئے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کو ہٹا کر اقتدار میں تبدیلی لانا قومی مفاد کا معاملہ ہے۔ ان کے مطابق جمہوریت کو بچانے کے لیے اقتدار کی تبدیلی ضروری ہے۔ انہوں نے اس معاملے پر اپوزیشن رہنماؤں کے متحد ہونے کی بات بھی کہی۔ سنجے راؤت نے مزید کہا کہ ''اگر ہم اس حکومت کو ہٹا کر اقتدار میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو یہ قومی مفاد کا معاملہ ہے۔ جمہوریت کو بچانے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ خواہ پرشانت بھوشن ہوں، راہل گاندھی، ادھو ٹھاکرے یا ممتا بنرجی، ہم سب ایک آواز میں اپنی بات رکھیں گے۔ ہم اقتدار کی تبدیلی چاہتے ہیں۔ ہم آئندہ 6 ماہ کے اندر مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں یہ تبدیلی لا کر دکھائیں گے۔'' سنجے راؤت سے قبل ہفتہ (17 اکتوبر) کو ممتا آل انڈیا ترنمول کانگریس (ایم اے آئی ٹی سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے 'اقتدار کی تبدیلی' کا مطالبہ کرتے ہوئے مرکزی حکومت پر سخت حملہ بولا تھا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہاں، ہم 'رجیم چینج' (اقتدار کی تبدیلی) چاہتے ہیں۔ جو حکومت اپنے ہی غیر مسلح شہریوں کو قومی پرچم لہرانے کے لیے غیر قانونی طور پر اٹھا لیتی ہے، انہیں حراست میں رکھتی ہے اور عدالتی افسران کی آڑ میں پولیس مشینری کا استعمال کر کے انہیں جیل بھیجتی ہے، اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔'' انہوں نے 'رجیم چینج' معاملہ پر مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کے بیان کو خاص طور سے ہدف تنقید بنایا اور زور دے کر کہا کہ ''ہاں، ہم اب اقتدار کی تبدیلی چاہتے ہیں۔''

نائب امیر جماعت کا کولکاتہ بھگدڑ پر اظہار افسوس؛ منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی، (یواین آئی) جماعت اسلامی ہند نے مغربی بنگال کے کولکاتہ میں درگا پوجا پنڈال میں پیش آئے دردناک بھگدڑ کے واقعے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ اس حادثے میں کئی لوگوں کی جانیں چلی گئیں اور کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ تنظیم نے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحتیابی کی دعا کی ہے۔ جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا، کولکاتہ بھگدڑ میں لوگوں کی دردناک موت سے ہمیں شدید دکھ پہنچا ہے۔ ہماری ہمدردیاں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہیں اور ہم زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لیے دعا گو ہیں۔ عوامی تقاریب میں بے گناہ لوگوں کی جان جانا انتہائی تشویش ناک بات ہے اور یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے کیے گئے انتظامات پر سنجیدگی سے غور کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''حکام کو اس المیے کی وجوہات کا پتہ لگانے کے لیے اعلیٰ سطحی، منصفانہ اور شفاف تحقیقات کرانی چاہیے۔ انہیں ہجوم کے نظم و نسق اور سکیورٹی انتظامات میں کمیوں کی نشاندہی کرنی چاہیے اور جہاں کہیں بھی لاپرواہی پائی جائے، وہاں ذمہ داری طے کی جانی چاہیے۔ تحقیقات کے نتائج صرف سرکاری رپورٹوں تک محدود نہیں رہنے چاہئیں بلکہ ان سے ٹھوس اصلاحی اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں۔ حکومت اور متعلقہ حکام کو عوامی تحفظ یقینی بنانے کی اپنی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے اور ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا، خواہ لوگ مذہبی تہواروں، زیارتوں یا دیگر عوامی پروگراموں کے لیے جمع ہوں، ان کی سکیورٹی پہلی ترجیح ہونی چاہیے۔ منتظمین اور حکام کو ممکنہ خطرات کا اندازہ ہونا چاہیے، لوگوں کی آمدورفت کو کنٹرول کرنے اور محفوظ آمدورفت کے راستوں کو یقینی بنانا چاہیے۔ کافی تعداد میں عملہ تعینات کیا جانا چاہیے اور طبی امداد نیز ہنگامی صورتحال میں لوگوں کو محفوظ باہر نکالنے کے لیے بروقت انتظامات کرنے چاہئیں۔ عوامی سلامتی کے ساتھ کبھی بھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے۔''

ہریانہ میں کشمیری مسافروں کی بس پر پتھراؤ
عمر عبداللہ نے سینی سے کارروائی کا کیا مطالبہ

سری نگر (ایجنسی) ہریانہ کے کروکشیتر کے قریب جموں و کشمیر جا رہی ایک پرائیویٹ بس پر پتھراؤ کا

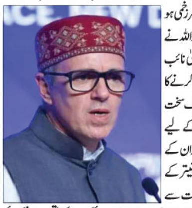

واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس حملے میں ایک بزرگ مسافر زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ پر جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی اور ہریانہ پولیس سے معاملے میں کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی اور مسافروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنے کو کہا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کے دفتر نے جموں و کشمیر جانے والی ایک سلیپر بس پر کروکشیتر کے قریب پتھراؤ کے واقعے کے سلسلے میں ہریانہ حکومت سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے قانون کے مطابق فوری اور سخت کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ عمر عبداللہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''جموں و کشمیر حکومت متاثرہ مسافروں کے ساتھ کھڑی ہے اور صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ جموں و کشمیر میں رجسٹرڈ ایک سلیپر بس پر کروکشیتر کے قریب پتھر اور اینٹیں پھینکی گئیں، جس سے ایک بزرگ مسافر زخمی ہو گئے۔'' نیشنل کانفرنس کے ترجمان عمران نبی ڈار نے اس واقعے کو نفرت سے متاثر جرم قرار دیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ ''دہلی سے سری نگر جا رہی کشمیر کی ایک بس پر ہریانہ کے کروکشیتر کے قریب پتھر اور اینٹیں پھینکی گئیں۔ یہ مبینہ طور پر نفرت سے متاثر حملہ تھا، جس میں کشمیر کا ایک بزرگ شخص زخمی ہو گیا۔ بس میں سوار خاندان اس واقعے سے بری طرح خوف زدہ ہو گئے اور خود کو بے بس محسوس کرنے لگے۔'' انہوں نے اسے بے قصور لوگوں پر جان لیوا حملہ قرار دیا اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ ہفتہ کی رات تقریباً 10:30 بجے پیش آیا۔ دہلی سے سری نگر جا رہی ایک پرائیویٹ سلیپر بس نیلوکھیڑی کے بٹانا تھانہ علاقے میں واقع 'ڈیوائن اسٹار ڈھابے' پر رکی تھی۔ اسی دوران پارکنگ ایریا میں بس کے ایک مسافر اور کار میں سوار 2 نوجوانوں کے درمیان بحث ہو گئی۔ اس کے بعد کار سوار نوجوانوں نے بس پر اینٹیں اور پتھر پھینکے، جس سے بس کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اسی دوران شیشے کے ٹکڑے لگنے سے ایک بزرگ مسافر زخمی ہو گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ راستہ دینے کو لے کر بحث شروع ہوئی تھی۔

جمہوریت کے تحفظ کے لیے شفاف انتخابات اور آزاد میڈیا ناگزیر: مقررین

پریس کلب آف انڈیا میں وائلنس فری انڈیا کے اجلاس کا انعقاد، دلت، پسماندہ اور اقلیتی فرقوں کے لیڈران کا ملک کی سیاسی و سماجی صورت حال پر اظہار تشویش

نئی دہلی (پریس ریلیز): دلت، پسماندہ اور اقلیتی برادریوں کی تنظیموں کے مشترکہ مہم وائلنس فری انڈیا (تشدد سے پاک ہندوستان) مہم کے تحت ہفتے کی سہ پہر پریس کلب آف انڈیا، نئی دہلی میں ''ہندوستان میں آئینی جمہوریت کی موجودہ صورت حال اور الیکشن کمیشن آف انڈیا سے متعلق تنازعات'' کے موضوع پر ایک اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں مختلف کمیونٹی کے لیڈران، صحافیوں، نوجوانوں اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی، پروگرام میں مقررین نے آئینی جمہوریت کے تحفظ، انتخابی عمل میں شفافیت، میڈیا کی آزادی، شہریوں کے بنیادی حقوق اور جمہوری اداروں کی خودمختاری پر زور دیا۔ پروگرام کو آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، آل انڈیا مومن کانفرنس، کیتھولک ایسوسی ایشن آف آرک ڈایوسیس دہلی، امبیڈکر ایجوکیشن ٹرسٹ، بہوجن ایکتا منچ، آموڈے وغیرہ نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے قومی صدر فیروز احمد ایڈوکیٹ نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمہوریت کو مضبوط اور صحت مند بنانے میں میڈیا، بالخصوص سوشل میڈیا، کا کردار انتہائی اہم ہے۔ میڈیا عوامی مسائل کو اجاگر کرنے اور مظلوموں کی آواز متعلقہ حکام تک پہنچانے کا موثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے حراست میں لیے گئے افراد کے معاملات کو میڈیا میں نمایاں کیے جانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اس سے ان کی رہائی کے لیے آواز اٹھانے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سمیت کمزور طبقات کو درپیش مسائل، مبینہ مظالم اور ہجومی تشدد کے واقعات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے پولیس کی کارروائیوں اور قانون کے یکساں نفاذ پر سوالات اٹھائے۔ جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لیے انتخابی عمل شفاف ہونا چاہیے اور قانون کی بالادستی یقینی بنائی جانی چاہیے۔

صدر مشاورت فیروز احمد نے عدلیہ کے کردار کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ غریب اور پسماندہ طبقات کی زمینی مشکلات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ افراد کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ جن لوگوں کے مکانات تباہ ہو جاتے ہیں اور ضروری دستاویزات ضائع ہو جاتی ہیں، ان کے لیے دوبارہ کاغذات فراہم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں متعلقہ حکام کو متاثرین کے حالات اور عملی دشواریوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

صحافی انیل چمڑیا نے اپنے خطاب میں انتخابی عمل کی شفافیت، عوام کے حق رائے دہی اور جمہوری اداروں پر اعتماد کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پورے ملک اور تمام شہریوں کی نمائندہ ہوتی ہے، اس لیے ہر طبقے کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے۔ انہوں نے سیکولرازم، آزادی اظہار اور پرامن احتجاج کے حق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مزدوروں، طلبہ اور عام شہریوں کو اپنے مسائل اٹھانے کے لیے مناسب مواقع ملنے چاہئیں۔ انتخابی نظام کے حوالے سے انہوں نے بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرانے کی حمایت کی اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کے استعمال پر پائے جانے والے خدشات کا ذکر کیا۔ انہوں نے سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن سمیت جمہوری اداروں کی خودمختاری اور ساکھ برقرار رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے راجندر پال گوتم نے اپنے خطاب میں الیکشن کمیشن کے کام کرنے کے طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جس طرح سے الیکشن کمیشن کام کر رہا ہے، وہ جمہوری اقدار اور اصولوں کے منافی ہے۔ جمہوریت میں الیکشن کمیشن کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے اور اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ غیر جانب دارانہ، شفاف اور منصفانہ انداز میں اپنے فرائض انجام دے۔ لیکن اگر الیکشن کمیشن کا طرز عمل غیر جمہوری نظر آئے تو اس سے جمہوری نظام اور عوام کے اعتماد پر سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ آئینی ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری غیر جانب داری اور شفافیت کے ساتھ ادا کریں، تاکہ ملک کے جمہوری نظام اور انتخابی عمل پر عوام کا اعتماد برقرار رہے۔

سپریم کورٹ کے وکیل بلراج ملک نے اپنے خطاب میں عدلیہ کے کردار، شہری آزادیوں اور انتخابی شفافیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آئینی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ کریں۔ انہوں نے وی وی پیٹ اور انتخابی عمل کے حوالے سے عوام میں پائے جانے والے خدشات کا ذکر کیا۔

بلند شہر کی سرکاری کمپنی بی آئی بی سی او ایل کو بند کرنے کے فیصلے کو کانگریس نے افسوسناک قرار دیا

نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس نے اتر پردیش کے بلند شہر میں واقع پبلک سیکٹر کی کمپنی بھارت امیونولوجیکلز اینڈ بائیولوجیکلز کارپوریشن (بی آئی بی سی او ایل) کو بند کرنے کے مرکزی حکومت کے فیصلے کو افسوسناک قرار دیا ہے۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے اتوار کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ مارچ 1989 میں ہندوستان کو اورل پولیو ویکسین کی پیداوار میں خودکفیل بنانے کے مقصد سے بی آئی بی سی او ایل کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ ملک کو پولیو سے پاک بنانے کے لیے اس وقت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی نے اس پہل میں ذاتی طور پر گہری دلچسپی لی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو پولیو سے پاک بنانے کی سمت میں برسوں تک ملک کی خدمت کرنے کے بعد بی آئی بی سی او ایل مشکل دور میں پہنچ گئی۔ کچھ سال پہلے کمپنی کے ذریعے کوویکسین کی پیداوار شروع کرنے کی خبر آئی تھی لیکن یہ منصوبہ شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ مودی حکومت نے اب کمپنی کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ جیور انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے پاس واقع کمپنی کی تقریباً 60 ایکڑ زمین بھی بیچ دی جائے گی۔ انہوں نے اسے ایک بڑا المیہ قرار دیا ہے۔

کولکاتہ بھگدڑ پر سی پی آئی-ایم کا اظہارِ افسوس

نئی دہلی، (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) (سی پی آئی-ایم) نے مغربی بنگال کے کولکاتہ میں درگا پوجا کے تہوار کے دوران چور باگان پوجا پنڈال میں ہونے والی بھگدڑ میں لوگوں کی موت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے مہلوکین کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ سی پی آئی ایم نے الزام لگایا کہ زخمیوں کو کلکتہ میڈیکل کالج اور اسپتال میں دستیاب بہتر علاج فراہم کرنے کے بجائے حکومت نے نجی اسپتال کے حق میں کام کیا۔ پارٹی نے کہا کہ متاثرین کو دی جانے والی تعزیت اور امدادی رقم ان کے نقصان کا ازالہ نہیں کر سکتی۔ بیان میں حادثے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی اور پولیس، شہری انتظامیہ نیز ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی جواب دہی طے کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ سی پی آئی ایم نے الزام لگایا کہ سکیورٹی کے انتظامات کے بجائے حکام کو بک اسٹال ہٹانے اور وی آئی پی سکیورٹی میں لگایا گیا۔ سی پی آئی ایم نے دعویٰ کیا کہ برسرِ اقتدار جماعت نے جولائی میں پوجا کمیٹی پر قبضہ کر لیا تھا۔ پارٹی کے مطابق، مناسب منصوبہ بندی اور کراؤڈ مینجمنٹ کی کمی حادثے کی وجہ بنی۔

ری لائنس ریٹیل کے خلاف ایف ڈی اے کی پھر کارروائی
بلنکٹ سے وابستہ ویئر ہاؤس کا لائسنس معطل، چوہے اور کاکروچ ملنے کا دعویٰ

ممبئی: مہاراشٹر میں غذائی اشیا کی حفاظت کو لے کر ری لائنس ریٹیل اور بلنکٹ سے وابستہ ویئر ہاؤسز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے مسلسل دوسرے دن کارروائی کرتے ہوئے پونے ضلع کے چاکن میں ری لائنس ریٹیل کے ویئر ہاؤس اور نگوڑے میں بلنکٹ سے وابستہ لنکٹ کامرس پرائیویٹ لمیٹڈ کی سہولت کے لائسنس معطل کر دیے ہیں۔ حکام کے مطابق، جانچ کے دوران چوہوں اور کاکروچ کی موجودگی، میعاد ختم ہو چکی غذائی اشیا کو مناسب طریقے سے الگ نہ رکھنے اور انہیں تلف کرنے سے متعلق تصدیق شدہ ریکارڈ فراہم نہ کرنے جیسی خامیاں سامنے آئیں۔ دونوں معاملات میں ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے۔

ایف ڈی اے کے مطابق، 14 اکتوبر کو پونے ضلع کے کھیڑ تعلقہ کے چاکن میں واقع ری لائنس ریٹیل لمیٹڈ کے ویئر ہاؤس کا معائنہ کیا گیا تھا۔ جانچ کے دوران کمپنی میعاد ختم ہو چکی اور خراب غذائی اشیا کو تلف کرنے یا ان کے مناسب تصفیے سے متعلق اطمینان بخش ریکارڈ پیش نہیں کر سکی۔ حکام نے ویئر ہاؤس کے مختلف مقامات پر چوہوں کی موجودگی کی نشاندہی کی۔ میعاد ختم ہو چکی اور خراب غذائی اشیا کو الگ الگ رکھنے کے بجائے ایک ساتھ رکھا گیا تھا۔ فرش کی دراڑوں میں کاکروچ بھی پائے گئے، جبکہ ملازمین کو احاطے کے اندر تھوکتے ہوئے دیکھا گیا۔ کمپنی نے کچرا اٹھا کر ٹھکانے لگانے والی ایجنسی کے ساتھ معاہدہ دکھایا، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ میعاد ختم ہو چکی غذائی اشیا کو حقیقت میں کہاں اور کس طریقے سے تلف کیا گیا تھا۔ ان خامیوں کی بنیاد پر ایف ڈی اے نے 15 اکتوبر کو ویئر ہاؤس کا لائسنس معطل کر دیا۔ اس معاملے میں نارتھ مہالونگے ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے۔

ایف ڈی اے نے 14 اکتوبر کو کھیڑ تعلقہ کے نگوڑے میں لنکٹ کامرس پرائیویٹ لمیٹڈ کے ویئر ہاؤس کا بھی معائنہ کیا۔ یہ سہولت بلنکٹ سے وابستہ ہے۔ حکام کے مطابق، وہاں کولڈ روم کا درجہ حرارت پانچ ڈگری سیلسیس سے زیادہ تھا، جبکہ درجہ حرارت کو مقررہ حد میں برقرار رکھنے کے عمل سے متعلق ریکارڈ بھی دستیاب نہیں تھا۔ جانچ کے دوران کچی اور دوسری غذائی اشیا کو ایک ساتھ رکھا ہوا پایا گیا۔ ٹاٹا نمک کے 50 کلوگرام اور سوجی کے 60 کلوگرام کے پیکٹ براہ راست فرش پر رکھے ہوئے تھے۔ بعض پیکٹوں سے سامان رس رہا تھا اور وہاں کاکروچ کی موجودگی بھی پائی گئی۔ ایف ڈی اے کے مطابق، اس مرکز میں تقریباً 600 ملازمین میں سے صرف پانچ کے پاس فوڈ سیفٹی ٹریننگ اینڈ سرٹیفکیشن (FoSTaC) کی سند تھی۔ کمپنی نے وائی کے ٹریڈرس کے ساتھ معاہدہ پیش کیا، لیکن میعاد ختم ہو چکی مصنوعات کو تلف کرنے کی جگہ، تاریخ اور مقدار کی تصدیق کرنے والا ریکارڈ فراہم نہیں کیا۔ ان خامیوں کے بعد ایف ڈی اے نے 15 اکتوبر کو اس ویئر ہاؤس کا لائسنس بھی معطل کر دیا۔ اس معاملے میں ساؤتھ مہالونگے ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ایف ڈی اے نے 17 اکتوبر کو پونے اور تھانے اضلاع میں متعدد ویئر ہاؤسز کے خلاف کارروائی کی تھی۔ حکام کو شبہ تھا کہ میعاد ختم ہو چکی، خراب اور مسترد شدہ غذائی مصنوعات کو تلف کرنے کے لیے بھیجنے کے بجائے دوبارہ بازار میں فروخت کے لیے پہنچایا جا رہا تھا۔

سی ای سی گیانیش کمار کو کوئی نہیں بچا سکتا، استعفیٰ دینا ہی ہوگا: جے رام رمیش

جے رام رمیش نے الیکشن کمیشن پر قابلِ تلاش ووٹر لسٹ فراہم نہ کر کے 'ووٹ چوری' میں مدد دینے کا الزام لگایا۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے، آئی ٹی نظام میں تبدیلی اور ایس آئی آر روکنے کا مطالبہ کیا

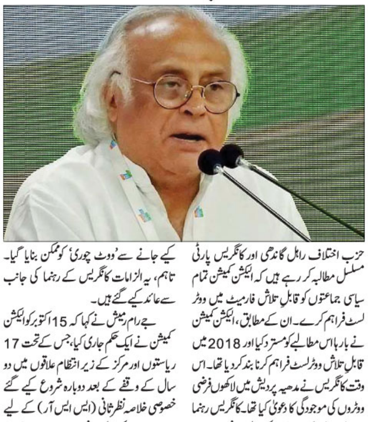

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے الیکشن کمیشن آف انڈیا پر سیاسی جماعتوں کو آٹھ سال تک قابلِ تلاش ووٹر لسٹ فراہم نہ کر کے 'ووٹ چوری' میں مدد کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن اور اس کے آئی ٹی نظام میں مکمل تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کو فوری طور پر معطل کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ جے رام رمیش نے اتوار کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ گزشتہ دو برسوں سے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس پارٹی مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں کہ الیکشن کمیشن تمام سیاسی جماعتوں کو قابلِ تلاش فارمیٹ میں ووٹر لسٹ فراہم کرے۔ ان کے مطابق، الیکشن کمیشن نے بار بار اس مطالبے کو مسترد کیا اور 2018 میں قابلِ تلاش ووٹر لسٹ فراہم کرنا بند کر دیا تھا۔ اس وقت کانگریس نے مدھیہ پردیش میں لاکھوں فرضی ووٹروں کی موجودگی کا دعویٰ کیا تھا۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹ کو قابلِ تلاش فارمیٹ میں فراہم کرنے کے مطالبے کو آٹھ برس تک مسترد کیے جانے سے 'ووٹ چوری' کو ممکن بنایا گیا۔ تاہم، یہ الزامات کانگریس کے رہنما کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں۔

جے رام رمیش نے کہا کہ 15 اکتوبر کو الیکشن کمیشن نے ایک حکم جاری کیا، جس کے تحت 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں دو سال کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع کیے گئے خصوصی خلاصہ نظر ثانی (ایس ایس آر) کے لیے سیاسی جماعتوں کو قابلِ تلاش فارمیٹ میں ووٹر لسٹ فراہم کی جائے گی۔ ان کے مطابق، ملک بھر میں مبینہ ووٹ چوری کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کے باعث الیکشن کمیشن کو یہ قدم اٹھانا پڑا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب بھی ووٹ چوری کا معاملہ سامنے آتا ہے، مرکز کی حکومت کوئی نیا طریقہ اختیار کرتی ہے۔ ان کے بقول، اس میں قابلِ تلاش ووٹر لسٹ فراہم کرنے سے گریز، فرضی ووٹروں کے نام شامل کرنا اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کا استعمال شامل ہے۔

کانگریس رہنما نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کی ہدایت پر کام کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اقدامات سے الیکشن کمیشن پر عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیانیش کمار کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا ہوگا۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ صرف چیف الیکشن کمشنر کا استعفیٰ کافی نہیں ہوگا، بلکہ الیکشن کمیشن اور اس کے آئی ٹی نظام میں وسیع پیمانے پر اصلاحات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے عمل سے 13 کروڑ سے زیادہ ہندوستانیوں کے آئینی حق رائے دہی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور اس عمل کو فوری طور پر معطل کیا جانا چاہیے۔

مبینہ تبدیلی مذہب کے معاملے میں کلیدی ملزم پادری کی ضمانت کی عرضی خارج

بیتول، (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع بیتول کی مقامی عدالت نے مشن پرائمری اسکول کے احاطے میں مبینہ تبدیلی مذہب کے معاملے میں کلیدی ملزم پادری ریگولین ایمانوئل کی باقاعدہ ضمانت کی عرضی خارج کر دی ہے۔ سیکنڈ ایڈیشنل سیشن جج سچن کمار گھوش کی عدالت نے جرم کی سنگینی، ملزم کے سابقہ مجرمانہ ریکارڈ اور گواہوں کو متاثر کیے جانے کے خدشے کو فیصلے کی بنیادی وجوہات میں شامل کیا۔ اس معاملے کی پیروی کر رہے وکیل روشن مگردے کے مطابق، یہ مقدمہ 27 ستمبر 2026 کو کوتوالی تھانے میں درج کیا گیا تھا۔ شکایت کنندہ ستیہ وشوکرما نے الزام لگایا تھا کہ پیر کا درد ٹھیک کرنے، نوکری دلانے اور مالی فائدہ دینے کا لالچ دے کر اسے مشن پرائمری اسکول کے احاطے میں لے جایا گیا، جہاں اس پر عیسائی مذہب اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ پولیس نے شکایت کی بنیاد پر بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 299 اور مدھیہ پردیش مذہبی آزادی قانون کی دفعات 3 اور 5 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔

بہرائچ میں شیر کے حملے سے ایک کسان کی موت

گیدڑوں کے حملے میں سات افراد زخمی، جنگلاتی ٹیمیں متحرک

بہرائچ: 18 اکتوبر (پی این ایس) کترنیا گھاٹ وائلڈ لائف ڈویژن سے متصل دیہی علاقوں میں پرتشدد جنگلی حیات کا خوف ایک بار پھر دیکھا گیا ہے۔ موتی پور تھانہ علاقہ کے راجا پور گاؤں میں 50 سالہ کسان عثمان علی کو شیر نے کھا لیا، جو اپنے کھیتوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ اس کی مسخ شدہ اور آدھی کھائی ہوئی لاش اتوار کو جنگل کی حدود کے قریب سے برآمد ہوئی تھی۔

موتی پور تھانہ علاقہ کے راجا پور گاؤں کا رہنے والا عثمان علی ہفتہ کی دوپہر تقریباً 2 بجے جنگل کی حدود کے قریب اپنے کھیتوں میں کام کرنے گیا تھا۔ شام ڈھلنے کے بعد بھی گھر واپس نہ آنے پر اہل خانہ پریشان ہو گئے۔ گاؤں والوں کی مدد سے رات گئے تک تلاش کی گئی لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی سراغ نہیں ملا۔ صبح گاؤں والوں نے دوبارہ تلاش شروع کی۔ عثمان علی کی لاش اوراہوا بابا مندر کے قریب جنگل کے کنارے جھاڑیوں میں پڑی ہوئی ملی۔ لاش کو دیکھ کر گاؤں والوں کی ریڑھ کی ہڈی میں کپکپی طاری ہوگئی۔ شیر اس کا آدھا جسم کھا چکا تھا۔ اطلاع ملتے ہی مشتعل گاؤں والوں کی بڑی بھیڑ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی۔ مقامی پولیس اور محکمہ جنگلات کے اعلیٰ افسران جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔

کتارنیا گھاٹ وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈی ایف او اپوروا ڈکشٹ نے کہا کہ ابتدائی طور پر یہ معاملہ شیر کا حملہ معلوم ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم جائے وقوعہ پر پاؤں کے نشانات اور دیگر شواہد کا جائزہ لے رہی ہے۔ پولس نے لاش کا پنچنامہ تیار کر کے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور جنگل سے ملحقہ دیہات میں چوکسی بڑھا دی گئی ہے۔ باگھوں، چیتے اور بھیڑیوں کے بعد اب ضلع نے گیدڑوں کی دہشت کا مشاہدہ کیا ہے۔ گیدڑوں نے حملہ کر کے یکے بعد دیگرے سات افراد کو زخمی کر دیا جس سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ تمام زخمیوں کو شہر کے میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم نے پورے علاقے میں کومبنگ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ درگاہ تھانہ علاقے کے گاؤں سسراولی کے رہائشی غلام رسول کا آٹھ سالہ شیبو اپنے گھر کے پاس کھڑا تھا کہ ایک گیدڑ گاؤں میں داخل ہوا اور اس پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے وہ چیخنے لگا۔ ایک 25 سالہ ای رکشہ ڈرائیور سورج کمار اسے بچانے کے لیے بھاگا لیکن گیدڑ نے اس پر بھی حملہ کر دیا۔ قریب ہی کھڑے 60 سالہ جگدیش پرساد نے اپنی چپل نکال کر اسے بچانے کی کوشش کی لیکن ان پر بھی حملہ کیا گیا۔ یہ دیکھ کر آس پاس کے لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا جس سے گیدڑ بھاگنے لگا۔ اس کے بعد گیدڑ نے 22 سالہ راکیش پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے قریب ہی موجود گرو پرساد کے بیٹے 5 سالہ رشی پر حملہ کیا۔ گاؤں والوں نے لاٹھیوں سے اس کا پیچھا کیا تو گیدڑ کھیتوں میں بھاگ گیا۔

ڈیہا گاؤں کی رہائشی 50 سالہ کلاوتی نے بتایا کہ وہ ابھی اپنے کھیت میں پہنچی ہی تھی کہ گیدڑ نے ان پر حملہ کر دیا۔ قریب ہی کھڑے 48 سالہ اوم پرکاش پر بھی حملہ کر کے زخمی کر دیا گیا۔ حملوں کے سلسلہ سے گاؤں والوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ میڈیکل کالج میں ایمرجنسی ڈیوٹی پر مامور ڈاکٹر راجیش سونکر نے بتایا کہ گیدڑ کے حملے میں زخمی ہونے والے سات افراد کو اسپتال لایا گیا ہے۔ سبھی کو داخل کر دیا گیا ہے اور علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ انہیں الگ وارڈ میں رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ان کی نگرانی کر رہی ہے۔

ڈی ایف او بہرائچ سندر یسا نے بتایا کہ ایک ٹیم جائے وقوعہ پر بھیج دی گئی ہے۔ جائے وقوعہ سے ملنے والے پاؤں کے نشانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ علاقے میں کومبنگ آپریشن تیز کر دیا گیا ہے۔ جانور کو جلد پکڑ لیا جائے گا۔ انہوں نے گاؤں والوں سے اپیل کی کہ وہ چوکس رہیں اور گروپوں میں گاؤں میں گھوم پھریں۔

یوپی میں بیسک اساتذہ کے کاغذات کی جانچ کا حکم

کانسٹیبل اور ہوم گارڈ کی بھرتی کیلئے ہوگاری میڈیکل

پریاگراج: 18 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش میں بنیادی تعلیم کے محکمے کے تحت گریڈ 1 سے 8 تک کونسل اسکولوں میں کام کرنے والے تمام اساتذہ کے تقرری خطوط اور تعلیمی ریکارڈ کی جانچ کی جائے گی۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے فرضی دستاویزات یا دیگر افراد کے سرٹیفکیٹس کی بنیاد پر ملازمتیں حاصل کرنے کے معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ جسٹس ونود دیوا کر نے اساتذہ کو ہدایت دی کہ وہ نوٹیفکیشن موصول ہونے کے ایک ہفتہ کے اندر اپنے دستاویزات متعلقہ بیسک ایجوکیشن آفیسر (BSA) کے دفتر میں جمع کرائیں۔ ہائی کورٹ نے پولیس کانسٹیبل کی بھرتی 2025 اور ہوم گارڈ کی بھرتی 2025 میں جسمانی پیمائش کی بنیاد پر نااہل ہونے والے کچھ امیدواروں کو بھی ریلیف دیا۔ اساتذہ کے کاغذات کی جانچ کا حکم کسم لتا کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران جاری کیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران ایس ٹی ایف لکھنؤ اے ایس پی کے دفتر سے موصولہ اطلاع کے مطابق، گورکھپور ضلع کے کوڈی پور میں برائیپر کمپوزٹ پرائمری اسکول کی اسسٹنٹ ٹیچر کسم لتا شریواستو کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس نے مبینہ طور پر نوکری حاصل کرنے کے لیے جعلی تعلیمی دستاویزات کا استعمال کیا۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے تحقیقات کے نتائج پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کئی معاملات میں ایک ہی تعلیمی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر دس یا اس سے زیادہ لوگوں کی تقرری کی گئی۔ عدالت نے اس مسئلے کو جعلی تقرریوں کے رجحان سے بھی جوڑا جو گزشتہ دو دہائیوں سے جاری ہے۔

بنیادی تعلیم کے افسران کو اساتذہ کے ناموں اور تعلیمی قابلیت کی فہرست تیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ فہرست متعلقہ دستاویزات کے ساتھ ایس ٹی ایف کے علاقائی دفتر کو بھیجی جائے گی۔ عدالت نے محکمہ کو ہدایت دی کہ وہ تحقیقات میں ایس ٹی ایف کے ساتھ تعاون کرے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے پولیس کانسٹیبل بھرتی 2025 اور ہوم گارڈ کی بھرتی 2025 میں جسمانی پیمائش کی بنیاد پر نااہل قرار دیے گئے امیدواروں کی طرف سے دائر درخواستوں کی سماعت کرتے ہوئے، چار زمروں میں امیدواروں کو دوبارہ پیمائش سے گزرنے کا موقع دیا۔ اس مقصد کے لیے ایک آزاد میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جائے گا، اور یہ امتحان کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU)، لکھنؤ میں 31 اکتوبر 2026 کو منعقد کیا جائے گا۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ وہ پہلے پولیس اور ہوم گارڈ کے جسمانی کارکردگی کے ٹیسٹ میں معیارات پر پورا اترے تھے لیکن موجودہ بھرتی میں انہیں نااہل قرار دیا گیا تھا۔ تاہم، عدالت نے ان امیدواروں کی درخواستوں کو مسترد کر دیا جنہوں نے دونوں پیمائشوں میں ایک جیسے نتائج حاصل کیے تھے اور جنہوں نے نجی ڈاکٹروں کے سرٹیفکیٹس کی بنیاد پر دوبارہ امتحان کی درخواست کی تھی۔

دہلی میں مسالمۂ فاطمیہ کا شاندار انعقاد، کتاب کی رونمائی

نامور علماء وشعراء کی شرکت، مرثیہ نگاری پر خطاب

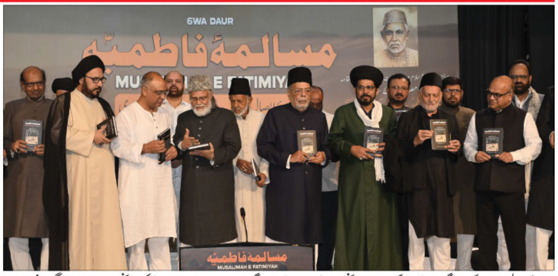

نئی دہلی، 18 اکتوبر: گزشتہ شب مرکزی دارالحکومت دہلی کے مائناز ثقافتی مرکز انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں "بزمِ انوارِ سخن، مَوانہ، میرٹھ" کے زیرِ اہتمام حسب روایت انتہائی باوقار، شاندار اور عقیدت سے لبریز مسالمۂ فاطمیہ" کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس مسالمہ کو اردو ادب کی تاریخ کے سب سے اہم اور معتبر مسالموں میں شمار کیا جاتا ہے، جس کا اور اس موقع پر شائع ہونے والی خصوصی کتاب کا انتظار سال بھر ادبی و علمی دنیا کی ممتاز شخصیات کو شدت سے رہتا ہے۔ اس مجلس نما طرحی مسالمے میں ملک کے نامور علماء، ممتاز شعراء اور ادب دوست شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اس تقریب کو تاریخی اور یادگار بنا دیا۔ آغاز پروگرام مولانا محمد قاسم زیدی نے تلاوتِ قرآنِ پاک اور حدیثِ کساء سے کیا۔ اس کے بعد حیدر آباد سے تشریف لائے ہوئے مہمانِ خصوصیہ اور اہم مقرر مرثیہ شناس، ترجمانِ انیس و دبیر، خطیبِ بلیغ و ذیشان علامہ فروخ اعجاز نے "مرزا دبیر کی شاعری میں کربلا کی منظر نگاری" کے عنوان پر ایک پر مغز اور جامع تقریر کی۔ انہوں نے مرثیہ نگاری کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے مرزا دبیر اور میر انیس کے مرثیوں کے منتخب بند پیش کیے۔ ان کے اس دردمندانہ، رقت انگیز اور مؤثر اندازِ بیان نے پورے ماحول کو غمگین اور روحانیت سے معمور کر دیا۔ تقریب کے دوران مسالمے کی تاریخی و دینی اہمیت پر دیگر اور شعراء نے بھی گفتگو کی، انہی تاریخی لمحات میں ایک اہم اور علمی کتاب "مسالمۂ فاطمیہ: سلام اور کلام" کی رسمِ رونمائی بھی انجام پائی۔ مقررین نے مسالمہ کے روح رواں اور منتظم انجم زیدی کی ان تھک محنت، خلوص اور لگن کی پرزور سراہنا کی گئی، جنہوں نے اس روحانی محفل اور کتاب کی اشاعت میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کلام پیش کرنے سے قبل مولانا کاظم مہدی عروج جونپوری نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو شاعری کی اہم صنف سلام ※ پر جو تاریخی کام "بزمِ انوارِ سخن" انجام دے رہا ہے، اس کی مثال پوری دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ مسالمے میں ممتاز شاعر علی انوار زیدی اور مرزا دبیر کے مقرر کردہ طرحی مصرعوں پر ملک کے شہرہ آفاق شعراء نے اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ کلام پیش کرنے والے نمایاں شعراء میں پروفیسر عراق رضا زیدی، رشید شہیدی، پروفیسر علی الحسن، شفیق عابدی (بنگلور)، انصار عبقاتی لکھنوی، سلیم شجاع فیروز آبادی، سلیم امروہوی، ڈاکٹر عروج جونپوری، مولانا فراز واسطی، مولانا اطہر کاظمی، مولانا میثم لکھنوی اور ابوتراب حیدر آبادی شامل تھے۔ اس پر وقار ادبی و روحانی محفل میں ملک کی کئی ممتاز اور معزز شخصیات نے شرکت کی، جن میں سید ناصر علی (آئی آر ایس)، آلِ مہدی، ڈاکٹر غلام اصغر، کمال امروہوی، شبیہ حیدر اور ندیم زیدی ※ پروفیسر کلیم اصغر خصوصی طور پر موجود تھے۔ علاوہ ازیں مسندِ صدارت پر مولانا میثم زیدی و اسٹیج پر مولانا سید طالب حسین، مولانا محمد باقر نقوی، مولانا نقی حیدر موانوی اور مولانا سید غلام حیدر جیسے عظیم علماء کرام تشریف فرما تھے، جنہوں نے اس نشست کو ایک تاریخی اور یادگار مسالمہ قرار دیا۔ پروگرام کے اختتام پر بزم کے منتظم انجم زیدی نے تمام آئے ہوئے معزز مہمانوں، علماء، شعراء اور سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا عابس جرولی اور پروفیسر ناشر نقوی نے انجام دیے۔ مسالمے کے بعد تمام حاضرین اور مہمانوں کے لیے تبرک و نیاز کا بھی شاندار اہتمام کیا گیا تھا۔

بلندشہر میں مشتبہ گوشت سے بھرا آٹو پکڑا گیا، ہنگامہ

گائے کے گوشت کی اسمگلنگ کا الزام، نمونے لیبارٹری بھیجے گئے

بلندشہر 18/ اکتوبر (پریس ریلیز) اتوار کو کوتوالی دیہات علاقے میں بلندشہر گڑھ مکتیشور اسٹیٹ ہائی وے پر املیا گاؤں کے قریب جانوروں کے باقیات لے کر جا رہے ایک آٹو رکشا کو پکڑے جانے کے بعد زبردست ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ ہندو تنظیم کے کارکنوں نے آٹو رکشا پر گائے کا گوشت لے جانے کا الزام لگاتے ہوئے ٹیمپو اور اس کے ڈرائیور کو نئی منڈی پولیس چوکی کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے باقیات کے نمونے لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ اطلاع کے مطابق اتوار کو ہندو تنظیموں کے کارکنوں نے اسٹیٹ ہائی وے پر املیا گاؤں کے قریب مشتبہ حالات میں ایک آٹو رکشا کو روک کر اس کی تلاشی لی گئی۔ جس میں جانوروں کے باقیات ملنے سے کارکنوں کا غصہ پھوٹ پڑا۔ کارکنوں نے دعویٰ کیا کہ یہ گائے کا گوشت ہے اور اس کی سمگلنگ کی جا رہی تھی۔ اس کے بعد کارکن آٹو رکشہ اور اس کے ڈرائیور کو سیدھا نئی منڈی پولیس چوکی لے گئے۔ جیسے ہی آٹو رکشہ کو ضبط کرنے کی خبر پھیلی، مقامی لوگوں اور کارکنوں کی بڑی بھیڑ چوکی پر جمع ہوگئی۔ بھیڑ نے پولس چوکی کے احاطے میں ہنگامہ برپا کر دیا اور ملزم ڈرائیور کے ساتھ مار پیٹ کرنے کی کوشش کی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی سٹی ابھشیک پرتاپ اجے اور سی او سٹی پرکھر پانڈے بھاری پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ افسران نے بمشکل صورتحال پر قابو پایا اور بھیڑ کو پرسکون کیا۔ پولیس نے فوری طور پر آٹو اور باقیات کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ محکمہ ویٹرنری کی مدد سے باقیات کے نمونے حاصل کر کے لیبارٹری کو بھیجے گئے ہیں۔ ایس پی سٹی نے بتایا کہ رپورٹ آنے کے بعد ہی پوری طرح واضح ہو سکے گا کہ برآمد شدہ گوشت کس جانور کا ہے۔ پولیس کے مطابق منصفانہ تحقیقات کر کے قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بلندشہر میں کالی ماتا شوبھا یاترا کے لیے حفاظتی انتظامات

ایس ایس پی نے راستوں کا معائنہ، ٹریفک نظام کا جائزہ لیا

بلندشہر 18/ اکتوبر (پریس ریلیز) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلندشہر دنیش کمار سنگھ نے 17 اور 18 اکتوبر کی درمیانی شب شہر میں کالی ماتا شوبھا یاترا کے پیش نظر یاترا کے راستوں کا معائنہ کیا اور حفاظتی انتظامات کے ساتھ ٹریفک نظام کا جائزہ لیا۔ معائنے کے دوران ایس ایس پی نے شوبھا یاترا کے راستے کا دورہ کر کے سڑکوں کی صورت حال، سکیورٹی انتظامات اور ٹریفک کی آمدورفت کا جائزہ لیا۔ اس دوران عقیدت مندوں کی سہولت، آمدورفت کو ہموار رکھنے اور امن وقانون کی صورت حال برقرار رکھنے کے لیے کیے گئے انتظامات کا بھی معائنہ کیا گیا۔ ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے مذہبی تقریبات کو بحفاظت اور پُرامن طریقے سے مکمل کرانے کے لیے کیے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع پولیس کی ترجیح ہے کہ کالی ماتا شوبھا یاترا سمیت تمام مذہبی پروگرام پُرامن ماحول میں منعقد ہوں، تاکہ عقیدت مند بغیر کسی رکاوٹ کے مذہبی تقریب میں شرکت کر سکیں اور عام لوگوں کو آمدورفت میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسی مقصد کے تحت ضلع پولیس کی جانب سے ضروری حفاظتی انتظامات یقینی بنائے جا رہے ہیں، تاکہ شوبھا یاترا بحفاظت اور پُرامن طریقے سے مکمل ہو سکے۔

ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری ملنے پر سید وجاہت شاہ کا اعزاز و اکرام

دیوبند، 18/ اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) عثمانی تحقیقی و تصنیفی ادارہ دیوبند کی جانب سے محمود ہال میں ورلڈ کلچرل اینڈ ایجوکیشن آرگنائزیشن، دہلی کے ذریعے تعلیم اور تصنیف و تالیف کے میدان میں خصوصی خدمات انجام دینے پر سید وجاہت شاہ کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملنے کے موقع پر ایک تقریب اعزاز کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے شیخ القراء قاری ابوالحسن اعظمی نے کہا کہ "زندگی بامقصد ہونی چاہیے، تبھی آپ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ بہتر فیصلوں اور کوششوں کے نتائج بھی کامیاب ہوتے ہیں۔ یہی کام وجاہت شاہ نے کیا، جس کے نتیجے میں انہیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔" تقریب کے مہمانِ خصوصی، نامور شاعر ڈاکٹر نواز دیوبندی نے کہا کہ "شاہ خاندان کے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ اس کی چوتھی نسل بھی تعلیم و ادب کے میدان میں گراں قدر اور مسلسل خدمات انجام دے رہی ہے۔ حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کا لگایا ہوا علمی درخت آج بھی سرسبز و شاداب ہے۔ سید وجاہت شاہ تصنیف و تالیف کے میدان میں ہر موضوع پر لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہر مسئلے پر بے باکی کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہیں۔" صحافی اشوک گپتا، تاجر رہنما دیپک راج سنگھل، اسپرنگ ڈیل پبلک اسکول کے منیجر سعد صدیقی، کانگریس کے سینئر رہنما راحت خلیل صدیقی، ضرار بیگ، استاد شاداب خان اور اسلام الرحمٰن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سید وجاہت شاہ کی تعلیمی، تصنیفی اور سماجی خدمات کا ذکر کیا اور ان کی مجموعی طور پر ستائش کی۔ قبل ازیں پروگرام کا آغاز قاری ابوالحسن اعظمی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جب کہ نظامت کے فرائض عبدالرحمٰن سیف نے انجام دیے۔ ادارے کی جانب سے سید وجاہت شاہ کو توصیفی سند اور شال پیش کی گئی۔ صحافی اشوک گپتا، ڈاکٹر فیروز خان، پبلک گرلز انٹر کالج کی پرنسپل صبا صدیقی اور استاد اسلام الرحمٰن نے بھی ذاتی طور پر انہیں اعزاز سے نوازا۔ تقریب کے انعقاد میں عمر الٰہی عثمانی، عبدالرحمٰن سیف اور نبیل مسعودی نے اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر مسلم فنڈ کے منیجر سہیل صدیقی، اسلامیہ انٹر کالج کے پرنسپل اوصاف، طاہر حسن شبلی، انصار مسعودی، نصر الٰہی عثمانی، ڈاکٹر کاشف اختر، ڈاکٹر سہیل، شاعر ذکی صدیقی، منصر عظیم عثمانی، نجم احمد صدیقی، شاہ فیصل مسعودی، عمر الٰہی عثمانی اور سرور عثمانی بھی موجود رہے۔

کاس گنج میں ڈیڑھ ماہ کا بچہ دو لاکھ میں فروخت

ماں اور ڈاکٹر جوڑے سمیت پانچ ملزمان گرفتار، بچہ بازیاب

کاس گنج: 18 اکتوبر (پی این ایس) سوراوں تھانہ علاقے کے بس اسٹینڈ سے لاپتہ ہونے والے ڈیڑھ ماہ کے بچے کے معاملے میں پولس نے چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے۔ پولیس نے بچے کی ماں اور ڈاکٹر جوڑے سمیت 5 ملزمان کو گرفتار کر کے بچے کو بحفاظت بازیاب کرا لیا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ تفتیش میں بچے کو دو لاکھ روپے میں فروخت کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ سرکل آفیسر آنچل چوہان نے بتایا کہ سورون پولیس اسٹیشن کے تحت ایک خاتون نے اطلاع دی کہ وہ اپنے 45 دن کے بچے کو دوائی لینے کے لیے لے جا رہی تھی جب وہ بیت الخلاء گئی تھی۔ اس دوران اس نے اپنے بچوں کو دوسری خاتون کے حوالے کر دیا۔ بتایا گیا کہ جب وہ واپس آیا تو خاتون بچے کے ساتھ غائب تھی۔ اطلاع ملنے پر اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) سمیت مختلف سرویلنس ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور بچے کی بحفاظت بازیابی کی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ اطلاع ملی تھی کہ خاتون نے کلینک چلانے والے ڈاکٹر جوڑے کے ساتھ مل کر اپنا بچہ ایک بے اولاد جوڑے کو تقریباً دو لاکھ روپے میں فروخت کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ روپے خاتون کے اکاؤنٹ میں 120,000 روپے جمع کرائے گئے، جب کہ روپے۔ 10,000 نقد ادا کیے گئے، اور ڈاکٹر جوڑے نے روپے رکھے۔ اپنے لیے 70,000۔ انہوں نے بتایا کہ بچے کے والد کی شکایت کی بنیاد پر سورون پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ بچے کو 24 گھنٹے سے بھی کم وقت میں بحفاظت بازیاب کر لیا گیا، اور پانچوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے روپے بھی برآمد کیے۔ 80,000 رقم خرید و فروخت میں استعمال ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ باقی رقم خاتون کے اکاؤنٹ میں ٹریس کر کے منجمد کر دی گئی ہے۔ اس معاملے میں سورون پولیس اسٹیشن میں ضروری قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

سہارنپور میں بے قابو تھار کار ڈیوائیڈر سے ٹکرائی

آگرہ کے 3 دوستوں کی موت، 2 کی حالت نازک

سہارنپور: 18 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور ضلع میں اتوار کی صبح ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ ناگل تھانے کے علاقے میں بیلڑا گول چکر کے قریب ایک تیز رفتار مہندرا تھار اچانک کنٹرول کھو بیٹھی اور سڑک کے ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید اور تباہ کن تھی کہ کار مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ اس خوفناک حادثے میں تین نوجوان ساحل، راہل اور سکشم کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جب کہ دو دیگر، سچن ورما اور ہیمنت ورما شدید زخمی ہو گئے۔ پانچوں دوست آگرہ کے رہنے والے تھے اور ہفتے کے آخر میں مسوری گھومنے کے لئے نکلے تھے۔ اطلاعات کے مطابق آگرہ کے رہنے والے پانچوں دوست ہفتے کی شام ساڑھے 8 سے 9 بجے کے درمیان اپنی تھار کار میں مسوری کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ ہیمنت ورما گاڑی چلا رہے تھے۔ جب ان کی کار ناگل تھانہ علاقے کے بیلڑا گول چکر کے قریب پہنچی تو اچانک بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی، کار کے ملبے میں پھنسے نوجوانوں کو باہر نکالا، اور انہیں سہارنپور کے ایس بی ڈی ڈسٹرکٹ اسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرایا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اسپتال میں داخل زخمی سچن ورما نے بتایا کہ حادثے کے وقت وہ سو رہے تھے۔ جب وہ بیدار ہوا تو وہ سڑک پر پڑا تھا، تھار کی گاڑی کا ملبہ اس کے چاروں طرف بکھرا ہوا تھا۔ تب اسے احساس ہوا کہ اس کے تین قریبی دوست اب زندہ نہیں ہیں۔ ناگل پولیس اسٹیشن انچارج زخمیوں کی خیریت دریافت کرنے اور اہل خانہ کو تسلی دینے ضلع اسپتال پہنچے۔ سہارنپور کے ایس بی ڈی ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل آفیسر (ای ایم او) ڈاکٹر شیوم گپتا نے اطلاع دی کہ اتوار کی صبح تقریباً 4:00 بجے پانچ لوگوں کو ہسپتال لایا گیا۔ ان میں سے تین نوجوان اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئے، جب کہ دو افراد شدید زخمی ہیں۔ زخمیوں کا علاج جاری ہے اور فی الحال ان کی حالت مستحکم ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم نہیں ہوتا کہ شراب شامل تھی۔ شبہ ہے کہ ڈرائیور صبح تڑکے گاڑی چلا رہا تھا، سو گیا ہوگا، جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔

ٹیوب ویل سے چوری کئے گئے سامان سمیت دو ملزمان گرفتار

دیوبند، 18/ اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) پولیس نے ٹیوب ویلوں سے بجلی کا سامان چوری کرنے والے دو نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے کاپر اور ایلومینیم سمیت دیگر برقی آلات برآمد کئے ہیں۔ دونوں ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق سب انسپکٹر رنپال سنگھ رات کے وقت پولیس ٹیم کے ساتھ تاج پور روڈ پر گشت کر رہے تھے۔ جب انہوں نے دو مشکوک لوگوں کو روک کر پوچھ تاچھ شروع کی تو ان کی شناخت برہان عرف ڈبہ اور اسرار کے طور پر ہوئی جو دانیال پور عرف نوزلی کے رہائشی ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضہ سے سلیم پور گاؤں کے جنگل میں واقع کسانوں کے ٹیوب ویلوں سے چوری شدہ سامان برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

وکست بھارت-جی رام جی اسکیم سے دیہی ترقی کو رفتار: کیشو

روزگار، آبی تحفظ، آفات سے بچاؤ اور بنیادی سہولیات پر زور

لکھنؤ، 18 اکتوبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ شری کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ وکست بھارت-جی رام جی اسکیم کے ذریعے دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی توسیع، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، آبی تحفظ، آفات کے انتظام اور منصوبہ بند ترقی کو نئی رفتار مل رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ایسے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے، جن سے گاؤں میں بنیادی سہولیات مضبوط ہوں، دیہی باشندوں کی زندگی آسان بنے اور مقامی ضروریات کے مطابق پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔ شری موریہ نے کہا کہ دیہی علاقوں میں جامع ترقی کو یقینی بنانے کے لیے سرکاری عمارتوں کو معذور افراد کے لیے سازگار بنانا اہم ہے۔ اس اسکیم کے تحت بنیادی دیہی بنیادی ڈھانچے کے زمرے میں سرکاری عمارتوں میں معذور افراد کی سہولت کے لیے سیڑھیوں اور ریمپ کی تعمیر کی اجازت ہے۔ اس سے معذور افراد کو سرکاری عمارتوں تک پہنچنے اور مختلف سرکاری خدمات سے فائدہ اٹھانے میں سہولت ملے گی۔ یہ انتظام آسان آمدورفت کے ساتھ مساوی مواقع اور جامع ترقی کے جذبے کو بھی مضبوط کرے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دیہی علاقوں میں آفات کے دوران لوگوں کی سلامتی کو یقینی بنانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس اسکیم کے تحت انتہائی شدید موسمی واقعات اور آفات سے نمٹنے کی تیاری سے متعلق کاموں کے تحت سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے پناہ گاہوں کی تعمیر کی اجازت ہے۔ اس سے سیلاب جیسی آفات کے دوران متاثرہ دیہی باشندوں کو محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنے اور ضروری بنیادی سہولیات کا انتظام کرنے میں مدد ملے گی۔ آفات سے نمٹنے کے لیے دیہی علاقوں کی تیاری اور حفاظتی انتظامات کو مضبوط بنانے کی سمت میں یہ ایک اہم قدم ہے۔ شری موریہ نے کہا کہ آبی تحفظ دیہی ترقی کی ایک اہم بنیاد ہے۔ گاؤں میں امرت سرووروں کے ذریعے بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے، پانی کی دستیابی بہتر بنانے اور ماحولیاتی توازن کو فروغ دینے میں مدد مل رہی ہے۔ امرت سروور نہ صرف آبی تحفظ کے مراکز ہیں، بلکہ دیہی باشندوں کے سماجی و ثقافتی پروگراموں اور اجتماعی شرکت کے اہم مقامات بھی بن رہے ہیں۔ ان کی ترقی سے آبی وسائل کے تحفظ کے ساتھ دیہی ماحول کو بہتر بنانے اور گاؤں کو زیادہ کارآمد اور متحرک بنانے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیہی مزدوروں کو روزگار فراہم کرنے کے ساتھ گاؤں میں مفید اثاثوں کی تعمیر کرنا ترقی کا ایسا عمل ہے، جس سے روزی روٹی اور بنیادی سہولیات، دونوں کو مضبوطی ملتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت روزگار فراہم کرنے والے کاموں کے ذریعے دیہی مزدوروں کی محنت کو گاؤں کی ترقی سے جوڑا جا رہا ہے۔ اس سے دیہی خاندانوں کی روزی روٹی کو سہارا دینے کے ساتھ سڑکوں، آبی تحفظ اور دیگر مجاز دیہی ترقیاتی کاموں کے ذریعے مقامی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملے گی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ زرعی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے کے لیے آبی وسائل کا بہتر انتظام ضروری ہے۔ اس اسکیم کے تحت بڑی نہروں کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال سے متعلق مجاز کاموں کے ذریعے پانی کی دستیابی اور آب پاشی کے نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس سے زرعی کاموں کے لیے پانی کی رسائی آسان بنانے، آبی وسائل کے مؤثر استعمال کو فروغ دینے اور دیہی معیشت کو مضبوطی فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ شری موریہ نے کہا کہ دیہی ترقیاتی منصوبوں کو مقامی جغرافیائی حالات اور دستیاب قدرتی وسائل کے مطابق تیار کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ اس اسکیم کے تحت یکت دھارا پلیٹ فارم ڈیجیٹل نقشہ سازی کے ذریعے دیہی علاقوں میں ترقیاتی کاموں کی بہتر منصوبہ بندی کرنے میں مفید ہے۔ اس پلیٹ فارم پر پانی، زمین اور بنیادی ڈھانچے سمیت مختلف وسائل سے متعلق دستیاب اعداد و شمار کی بنیاد پر مقامی ضروریات کی شناخت کرنے اور مناسب کاموں کو ترجیح دینے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے ترقیاتی کاموں کے انتخاب اور منصوبہ بندی میں سائنسی نقطۂ نظر اپنانے اور دستیاب وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنانے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دیہی ترقی کا مقصد صرف بنیادی سہولیات کی توسیع کرنا نہیں، بلکہ گاؤں کو محفوظ، سہولت بخش، روزگار کے مواقع سے آراستہ اور خود کفیل بنانا بھی ہے۔ اس اسکیم کے تحت مجاز کاموں کے مؤثر نفاذ سے دیہی بنیادی ڈھانچہ مضبوط ہوگا، آبی اور قدرتی وسائل کا تحفظ ہوگا اور گاؤں میں ترقی کے امکانات کو وسعت ملے گی۔ جامع ترقی، مقامی ضروریات کی تکمیل اور دیہی زندگی میں مثبت تبدیلی کے ذریعے ترقی یافتہ اتر پردیش کے عزم کو مزید تقویت ملے گی۔

یوگی حکومت کا شہری ٹرانسپورٹ کو ماحول دوست بنانے پر زور

الیکٹرک بسوں کی توسیع سے آلودگی میں کمی، سفر آسان بنانے کی کوشش

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش کے شہروں میں شہری ٹرانسپورٹ کے نظام کو جدید، سہل اور ماحول دوست بنانے کی سمت مسلسل مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور گاڑیوں کی تعداد کے درمیان شہریوں کو بہتر عوامی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کے ساتھ ہی آلودگی کو کم کرنا ریاستی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اسی سوچ کے تحت شہری ٹرانسپورٹ خدمات کو مضبوط بنایا جا رہا ہے، جس سے شہروں میں آمدورفت آسان ہونے کے ساتھ صاف اور صحت مند ماحول کی سمت بھی مثبت تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی منشا کے مطابق ریاست کے اہم شہروں میں عوامی ٹرانسپورٹ کے نیٹ ورک کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ شہری بس خدمات کی توسیع، جدید بسوں کے آپریشن اور ماحول دوست ذرائع آمدورفت کو فروغ دینے سے لوگوں کو نجی گاڑیوں پر انحصار کم کرنے کا متبادل مل رہا ہے۔ عوامی ٹرانسپورٹ جتنا مضبوط ہوگا، سڑکوں پر نجی گاڑیوں کا دباؤ اتنا ہی کم ہوگا اور اس کے نتیجے میں ایندھن کی کھپت اور گاڑیوں سے ہونے والے اخراج میں بھی کمی لانے میں مدد ملے گی۔ اتر پردیش میں شہری ٹرانسپورٹ کے نظام کو محض آمدورفت کا ذریعہ نہ سمجھتے ہوئے اسے شہری ترقی اور ماحولیاتی تحفظ سے جوڑا گیا ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ شہریوں کو ان کے گھر اور جائے کار کے درمیان محفوظ، سہل اور کفایتی ٹرانسپورٹ دستیاب ہو۔ اس کے لیے شہروں میں بس خدمات کو منظم کرنے، نئے راستے تیار کرنے اور مسافروں کی سہولتوں میں اضافہ کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کی سمت الیکٹرک بسوں کا آپریشن شہری ٹرانسپورٹ کے نظام میں ایک اہم تبدیلی لے کر آیا ہے۔ ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں کے مقابلے میں الیکٹرک بسیں مقامی سطح پر دھواں اور ایگزاسٹ پائپ سے آلودگی خارج نہیں کرتیں، جس سے گنجان آبادی والے شہری علاقوں میں ہوا کے معیار کو بہتر بنانے کی کوششوں کو تقویت ملی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے آپریشن سے عوامی ٹرانسپورٹ کو بتدریج صاف توانائی پر مبنی نظام کی جانب لے جانے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت کی ترجیح شہروں میں ایسا ٹرانسپورٹ نظام تیار کرنا ہے، جو موجودہ ضروریات پوری کرنے کے ساتھ مستقبل کے چیلنجوں کا بھی مقابلہ کر سکے۔ بڑھتی ہوئی آلودگی، ٹریفک کے دباؤ اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے درمیان الیکٹرک اور دیگر ماحول دوست ذرائع آمدورفت کی توسیع اسی طویل مدتی سوچ کا حصہ ہے۔ شہری ٹرانسپورٹ خدمات کو مضبوط بنانے کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے عام شہریوں کو محفوظ اور کفایتی سفر کا متبادل ملتا ہے۔ طلبہ، ملازمت پیشہ افراد، خواتین، بزرگوں اور دیگر شہریوں کے لیے عوامی ٹرانسپورٹ کے ذریعے شہر کے مختلف حصوں تک آسانی سے پہنچنا ممکن ہوتا ہے۔ بہتر عوامی ٹرانسپورٹ کا نظام شہروں میں روزگار، تعلیم، صحت اور تجارت سے متعلق سرگرمیوں کو بھی رفتار دینے میں معاون ہوتا ہے۔ ریاستی حکومت شہروں میں ٹرانسپورٹ کے نظام کو ٹیکنالوجی سے جوڑنے پر بھی زور دے رہی ہے۔ جدید ٹرانسپورٹ خدمات کے ساتھ مسافروں کی سہولت، بسوں کے آپریشن کی نگرانی اور خدمات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تکنیکی نظاموں کا استعمال بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد مسافروں کو زیادہ قابلِ اعتماد اور منظم عوامی ٹرانسپورٹ فراہم کرنا ہے۔ اتر پردیش جیسی وسیع اور تیزی سے شہریانے کی جانب بڑھنے والی ریاست میں صاف ستھرے ٹرانسپورٹ کی اہمیت مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں شہری ٹرانسپورٹ کو ماحولیاتی تحفظ، آسان آمدورفت اور شہری سہولتوں سے جوڑ کر ایک جامع شہری ٹرانسپورٹ ماڈل تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

گورکھ ناتھ مندر میں یوگی آدتیہ ناتھ کی مہانشا پوجا

مہا اشٹمی پر ہون، ریاست کی خوش حالی کے لیے دعائیں

لکھنو/گورکھپور۔ اتوار کو گورکھپور پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سیدھے گورکھ ناتھ مندر گئے۔ انہوں نے سب سے پہلے بابا گورکھ ناتھ کے مرکزی مندر میں درشن پوجن کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے گرو دیو کی سمادھی کے مقام پر سر جھکا کر آشیرواد لیا۔ شاردیہ نوراتری کی مقدس مہا اشٹمی تتھی پر اتوار کی رات گورکش پیٹھادھیشور اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکش پیٹھ کی مخصوص روایت کے مطابق ویدک منتروں کے جاپ کے درمیان پورے رسم و رواج کے ساتھ مہانشا پوجا اور ہون کیا۔ مہانشا پوجا کی رسم سے قبل انہوں نے جگت جننی ماں آدی شکتی کے آٹھویں روپ، ماں مہا گوری کی پرستش کی۔ اشٹمی تتھی پر دو گھنٹے سے زیادہ وقت تک جاری رہنے والی اس رسم کے دوران وزیر اعلیٰ نے ریاست کے باشندوں کی خوش حالی و خوش بختی اور عالمِ موجودات کی فلاح و بہبود کے لیے دعا کی۔ اتوار کو گورکھپور پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سیدھے گورکھ ناتھ مندر پہنچے۔ روایت پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے سب سے پہلے شیو کے اوتار بابا گورکھ ناتھ کے مرکزی مندر میں جا کر پورے رسم و رواج کے ساتھ درشن پوجن کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے گرو دیو، برہملین مہنت اویدیہ ناتھ کی سمادھی کے مقام پر سر جھکا کر ان کا آشیرواد لیا۔ شام ڈھلنے سے لے کر رات تک وہ مہانشا پوجا میں مصروف رہے۔ گورکھ ناتھ مندر کے شکتی پیٹھ میں مہانشا پوجا کی رسم گورکش پیٹھادھیشور کی قیادت میں شروع ہوئی۔ گورکش پیٹھادھیشور کے گربھ گرہ میں داخل ہوتے ہی شکتی پیٹھ ویدک منتروں کے جاپ اور ماں بھگوتی کی جے جے کار سے گونج اٹھا۔ دو گھنٹے سے زیادہ جاری رہنے والی اس رسم کے دوران گورکش پیٹھادھیشور نے گوری گنیش پوجن، ورون پوجن، پیٹھ پوجن، ینتر پوجن، ماں درگا کی باقاعدہ پوجا، بھگوان رام، لکشمن اور سیتا کی شواڈشوپچار پوجا، بھگوان کرشن اور گئو ماتا کی پوجا، نوگرہ پوجن، بلوا پوجن، ادھیشٹھاتری دیوتا پوجن، شستر پوجن، بارہ جیوترلنگ، اردھناریشور اور شیو شکتی پوجن، بٹک بھیرَو، کال بھیرَو اور تریشول پربت پوجن کیا۔ اس کے ساتھ ہی ہون کی ویدی پر برہما، وشنو، رودر اور اگنی دیوتا کو مدعو کر کے ان کی پوجا کی اور شکتی پیٹھ میں قائم ویدی پر اگے ہوئے جَو کے پودوں کو کاٹ کر آدی شکتی ماں درگا سے تمام شہریوں کی خوش حال زندگی کے لیے دعا کی۔ مہانشا پوجا کی رسم گورکش پیٹھادھیشور نے ہون کر کے مکمل کی۔ تمام رسومات شری درگا سپت شتی کے پاٹھ اور ویدک منتروں کے ساتھ انجام دی گئیں۔ آخر میں آرتی اور معافی کی دعا کے بعد پرساد تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر گورکھ ناتھ مندر میں بڑی تعداد میں عقیدت مند موجود رہے۔

سی ای سی گیانیش کمار کی حمایت میں لکھنؤ میں اے بی وی پی کا احتجاج

ابھیجیت دیپک، دھرو راٹھی، اور نیہا بورا کو ملک دشمن قرار دیا

لکھنؤ: 18 اکتوبر (پی این ایس) اے بی وی پی اتوار کو لکھنؤ میں سڑکوں پر نکل آئی، جس میں دہلی سمیت ملک گیر احتجاجی مظاہرے ہوئے، جس میں سی ای سی گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا۔ تنظیم نے کاکروچ جنتا پارٹی اور AISA سمیت مختلف تنظیموں کے احتجاج اور چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ کے مطالبے کو غیر قانونی قرار دیا۔ تنظیم نے کہا کہ ملک کے آئینی اداروں پر انتشاری حملہ غلط اور جمہوری اقدار کے خلاف ہے۔ ان مسائل کو حل کرتے ہوئے، اے بی وی پی نے 'انارکی بند کرو، جمہوریت کو اپناؤ' مہم کے ایک حصے کے طور پر 'طلبہ کی ہنکار' احتجاج کا اہتمام کیا۔ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کے سینکڑوں کارکن لکھنؤ یونیورسٹی کے گیٹ نمبر 3 پر جمع ہوئے۔ انہوں نے 'ہم جمہوری اداروں پر حملے برداشت نہیں کریں گے' اور 'ڈاؤن ودی کاکروچ پارٹی' جیسے نعرے لگائے۔ طلباء نے نیہا بورا، ابھیجیت دیپک اور دھرو راٹھی کو ملک دشمن قرار دیا۔ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کے عہدیدار آرین کشواہا نے کہا، آج ہم ان طاقتوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ہم ان تنظیموں کو جواب دینے کے لیے جمع ہوئے ہیں جو قوم پرستی کے خلاف نعرے لگاتی ہیں، دوبارہ شروع کرنے کی بات کرتی ہیں، اور بنگلہ دیش کی مثال پیش کرتی ہیں۔ دہلی میں جمع تمام تنظیمیں اور لوگ قوم کے خلاف کھڑے تھے۔ نیہا بورا پریشد بھارتی کے سامنے پریشد بھارتی کے سامنے ہیں۔ ودیارتھی پریشد ایک طوفان ہے یہ سب موسمی مینڈک ہیں... یہ ہمارے خلاف کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ آج قوم پرست طلبہ ناراض ہیں۔ دہلی کے جنتر منتر پر، ہم نے دیکھا کہ ابھیجیت دیپک، دھرو راٹھی، اور نیہا بورا قوم کے خلاف ہیں۔ دھرو راٹھی نے سب سے پہلے دہلی کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی۔ پھر بیرون ملک جا کر ہماری حکومت اور ہمارے ملک کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ ہم بھارت کو کسی قیمت پر بدنام نہیں ہونے دیں گے۔

معاصر عہد میں بھی سرسید کے تعلیمی نظریات میں معنویت موجود ہے: ڈاکٹر محمد اکمل شاداب

لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں سرسید ڈے کی مناسبت سے ایک ادبی نشست کا انعقاد

لکھنؤ، 18 اکتوبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی ریسرچ اسکالرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام سرسید احمد خان کے یومِ پیدائش کے موقع پر ایک ادبی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں سرسید کی ادبی، سماجی اور تعلیمی خدمات پر اظہار خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ریسرچ اسکالرز نے مقالات، انشائیہ، غزلیں اور نظمیں پیش کیں۔ اس نشست کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اکمل شاداب نے سرسید احمد خان کی ادبی، سماجی اور تعلیمی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ سرسید احمد خان محض ایک ادیب نہیں، بلکہ ایک عظیم مصلح، دوراندیش مفکر اور ماہر تعلیم بھی تھے، جنھوں نے اپنے عہد کے حالات کا گہرا مشاہدہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی تعلیمی و سماجی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے عملی جدوجہد کی۔ خصوصاً انیسویں صدی میں مسلمانوں کی تعلیمی صورتحال انتہائی تشویش ناک تھی۔ ایسے حالات میں سرسید نے محسوس کیا کہ جدید علوم اور سائنسی تعلیم سے دوری مسلمانوں کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ چنانچہ انھوں نے مسلمانوں کو جدید مغربی علوم سے آراستہ کرنے، ان میں تعلیمی بیداری پیدا کرنے اور بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ بنانے کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات کے اثرات آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ آج ہم تعلیمی میدان میں جس حد تک آگے بڑھنے کے قابل ہوئے ہیں، اس میں سرسید کی تعلیمی تحریک اور ان کی دوراندیش فکر کا اہم حصہ ہے۔ سرسید نے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ ترقی اور خودانحصاری کے لیے جدید تعلیم کا حصول ناگزیر ہے۔ ان کی جدوجہد نے مسلمانوں میں تعلیم کے تئیں ایک نئی بیداری پیدا کی اور جدید تعلیمی اداروں کے قیام کی راہ ہموار کی۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرسید کو صرف تاریخی شخصیت کے طور پر یاد کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے افکار و نظریات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے موجودہ تعلیمی مسائل کے حل کے لیے بھی سنجیدہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ ڈاکٹر محمد اکمل شاداب نے سرسید کی ادبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی نثر میں سادگی، مقصدیت، استدلال اور اصلاح معاشرہ کا جذبہ نمایاں ہے۔ سرسید کی تحریروں نے اردو نثر کو نئی سمت عطا کی اور جدید اردو نثر کی تشکیل و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ریسرچ اسکالرز ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھوں نے ایسوسی ایشن کو مزید فعال، منظم اور بامقصد بنانے کے لیے مختلف تجاویز پیش کیں۔ انھوں نے کہا کہ ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام علمی و ادبی نشستوں، تحقیقی مذاکروں، مقالہ خوانی اور تنقیدی مباحث کا باقاعدگی سے انعقاد ہونا چاہیے تاکہ ریسرچ اسکالرز کو اپنی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کے اظہار کے بہتر مواقع میسر آئیں۔ انھوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ریسرچ اسکالرز مطالعے کی عادت کو فروغ دیں، اپنی تحقیق کے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اور علمی مکالمے کی روایت کو مستحکم کریں۔ اس موقع پر عبداللہ نے سرسید حیات و کارنامے تسمین ضیاء نے سرسید احمد خان: حیات و کارنامے ※ عرفی خانم نے قوم کے علمبردار سرسید خان کے عنوان سے مقالہ پیش کیے نیز امِ ایمن نے 'سرسید: جدید طلبہ کی محفل' کے عنوان سے ایک انشائیہ پیش کیا جسے اساتذہ اور طلبہ نے خوب سراہا۔ عون محمد، ارسلا ابرار اور انوری خاتون نے غزلیں پیش کیں جب کہ حسن اکبر نے ترانۂ علی گڑھ پیش کیا۔ حسن اکبر نے نشست کی نظامت کے فرائض بھی انجام دیے۔ شعبۂ اردو کے اساتذہ ڈاکٹر وصی اعظم احمد انصاری، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ اور ڈاکٹر موسیٰ رضا کے علاوہ شعبے کے ریسرچ اسکالرز نے شرکت کی۔

سرسید احمد خاں کا تعلیمی مشن آج بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے: فیض احمد قدوائی

اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ کے زیر اہتمام یومِ سرسید کی تقریب، تعلیم اور سماجی بیداری پر مقررین کا اظہارِ خیال

لکھنؤ، 18 اکتوبر: سرسید احمد خاں کی تعلیمی، فکری اور اصلاحی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، لکھنؤ کے زیر اہتمام ہفتہ 17 اکتوبر کو اندرا گاندھی پرتشٹھان، گومتی نگر، لکھنؤ میں یومِ سرسید کی تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے شرکت کی اور سرسید احمد خاں کے تعلیمی مشن، جدید علوم کے فروغ اور معاشرے کی ترقی میں تعلیم کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کا آغاز نوجوان طالب علم حنظل ※ خان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اموبا لکھنؤ کے صدر انجینئر ایس ایم شعیب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور اپنی آرگنائزیشن کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی، خصوصاً سرسید مشن اسکول کے تعمیری سفر کی تفصیلات سے سامعین کو باخبر کیا، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایسوسی ایشن سرسید احمد خاں کے تعلیمی افکار کو فروغ دینے، سابق طلبہ کے درمیان رابطے مضبوط کرنے اور معاشرے میں تعلیم و شعور کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی فیض احمد قدوائی، آئی اے ایس، ایڈیشنل سکریٹری، حکومتِ ہند تھے، مہمانانِ اعزازی میں ڈاکٹر مظہر حسین، چیئرمین و چیف نیورو سرجن، میکس سپر اسپیشلٹی ہاسپٹل لکھنؤ اور معروف ماہر تعلیم میرا رانی ماتھر شامل تھیں۔ فیض احمد قدوائی نے سرسید احمد خاں کی تعلیمی جدوجہد کو برصغیر کی تاریخ کا ایک اہم باب قرار دیتے ہوئے کہا کہ سرسید نے ایسے وقت میں جدید تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا، جب معاشرے کو فکری تبدیلی اور تعلیمی بیداری کی سخت ضرورت تھی۔ ان کے تعلیمی نظریات آج بھی نئی نسل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی کے لیے معیاری تعلیم، سائنسی سوچ اور نوجوانوں میں تحقیق و اختراع کے جذبے کو فروغ دینا ضروری ہے۔ ڈاکٹر مظہر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی معاشرے کی حقیقی ترقی تعلیم، صحت اور سماجی شعور سے وابستہ ہوتی ہے۔ سرسید احمد خاں نے تعلیم کو ترقی کا بنیادی وسیلہ قرار دے کر ایک ایسی تحریک کی بنیاد رکھی، جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو جدید علوم کے ساتھ اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داریوں سے بھی واقف کرانا چاہیے۔ میرا رانی ماتھر نے علی گڑھ میں گزارے ہو※ دنوں کا ذکر کیا اور کہا کہ سرسید احمد خاں کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ مضبوط عزم اور تعلیمی شعور کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اساتذہ، والدین اور تعلیمی اداروں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہر بچے کو معیاری تعلیم کے مساوی مواقع فراہم کرنا ایک ترقی یافتہ معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ ممتاز ماہر تعلیم اور بانی سٹی مانٹیسری اسکول ڈاکٹر بھارتی گاندھی نے اپنے پیغام کے ذریعے سرسید احمد خاں کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم صرف معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ بہتر انسان اور ذمہ دار شہری بنانے کا وسیلہ بھی ہے۔ انہوں نے تعلیم کے ذریعے امن، رواداری، باہمی احترام اور عالمی بھائی چارے کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کے مطابق بچوں میں ابتدائی عمر ہی سے سائنسی مزاج، تخلیقی صلاحیت اور مثبت سوچ پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس موقع پر شریمتی گاندھی کو تعلیم کے میدان میں نمایاں خدمات کے لیے پدم بھوشن ※ ڈاکٹر کلب صادق میموریل ایوارڈ فار ایکسیلینس ان ایجوکیشن سے بھی نوازا گیا جو ان کی عدم موجودگی میں سٹی مانٹیسری اسکول کے ذمہ داران کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ تقریب کے دوران سرسید احمد خاں کی شخصیت، ان کی تعلیمی جدوجہد اور علی گڑھ تحریک کی تاریخی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ سرسید کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے جدید تعلیم، سائنسی تحقیق، خواتین کی تعلیم اور معاشرے کے محروم طبقات تک تعلیمی سہولتوں کی رسائی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ پروگرام کی صدارت، روایت کے مطابق سب سے بزرگ علیگ عبدالواسع علوی سے کرائی گئی۔ جو باوجود ضعف عمری کے آخیر تک پروگرام میں موجود رہے اور پروگرام کی شان بڑھاتے رہے۔ اس موقع پر اعزازی سکریٹری شہلا حق نے ایسوسی ایشن کی کارکردگی پر سالانہ رپورٹ پیش کی اور انہوں نے مزید کہا کہ آرگنائزیشن مختلف میدانوں میں کام کر رہی ہے، جس میں آپ سب سے مزید تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوم سرسید منانے کا مقصد محض ایک عظیم مصلح کو یاد کرنا نہیں، بلکہ ان کے تعلیمی نظریات اور اصلاحی مشن کو نئی نسل تک پہنچانا بھی ہے۔ تقریب میں ایوارڈ کی تقسیم بھی عمل میں آئی، جس میں خاص طور پر دو طالبات سارہ معین اور ہادیہ معین کو آئی ایس سی امتحان ۲۰۲۵ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر بالترتیب انجینئر محمد غفران میموریل ایوارڈ اور پروفیسر فخر الدین احمد میموریل ایوارڈ سے نوازا گیا اور تمام مہمانان کا شال اور مومنٹو دیکر دل کی گہرائیوں سے استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی کی ادارت میں شائع ہونے والے ایسوسی ایشن کے سالانہ مجلہ کی رسم اجراء بھی مہمانوں کے ذریعے عمل میں آئی۔ اظہار تشکر اموبا لکھنؤ کے جوائنٹ سکریٹری معین الدین نے پیش کیا اور نظامت کے فرائض یونیورسٹی کی سابق طالبہ شیزہ نبی نے ادا کیے۔

اسمبلی انتخابات کی آمد کے ساتھ سیاسی بیان بازی اور پوسٹر جنگ تیز

لکھنؤ: 18 اکتوبر (پی این ایس) جیسے جیسے اتر پردیش اسمبلی انتخابات قریب آ رہے ہیں، سیاسی بیان بازی اور پوسٹر جنگ تیز ہوگئی ہے۔ وجے دشمی کے تہوار سے عین قبل راجدھانی لکھنؤ کے کئی بڑے چوراہوں اور عوامی مقامات پر لگائے گئے کچھ متنازعہ پوسٹروں نے سیاسی حلقوں میں بڑی ہلچل مچا دی ہے۔ ''اینٹی انڈیا دشمن راون'' کے عنوان سے یہ پوسٹر سناتن رکھشا سنگھٹن نے جاری کیے تھے۔ ان پوسٹرز میں ملک اور دنیا بھر کی کئی ممتاز سیاسی، سماجی اور کاروباری شخصیات کے چہرے دکھائے گئے ہیں، جو انہیں راون کی علامتی تصویر کے دس سروں پر سپرد کرتے ہیں، جس سے سیاسی درجہ حرارت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ پوسٹرز میں آنجہانی مافیا عتیق احمد کو مرکزی راون کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ راون کے دیگر سروں پر مافیا لیڈر مختار انصاری، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل پرشانت بھوشن کی تصویریں لگائی گئی ہیں۔ پوسٹر لگانے والی تنظیم کا الزام ہے کہ ان سب نے ملک دشمن سرگرمیوں، بیانات یا قومی مفاد کے خلاف کیے گئے اقدامات میں بالواسطہ یا ڈائریکٹ کردار ادا کیا ہے، اسی لیے ان کی اس انداز میں تصویر کشی کی گئی ہے۔ ان متنازعہ پوسٹرز میں نہ صرف ہندوستانی شخصیات بلکہ کئی ممتاز بین الاقوامی شخصیات کو بھی دکھایا گیا ہے۔ امریکی صنعت کار ایلون مسک کی تصویر ستار لنک اور ان کے حالیہ کچھ تبصروں کے تناظر میں شامل ہے۔ مزید برآں، امریکی کانگریس کی خاتون رکن الہان عمر، ممتاز صنعت کار اور سرمایہ کار جارج سوروس، اور بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس (شمال مشرقی ہندوستان کے حوالے سے ان کے بیانات کے حوالے سے) کی تصاویر بھی ان پوسٹروں پر نمایاں ہیں۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ ان غیر ملکی شخصیات کی پالیسیاں اور بیانات ہندوستانی جمہوریت اور خودمختاری کے خلاف ہیں۔ دسہرہ کے تہوار کے ماحول کے درمیان اس طرح کے تیز اور سیاسی طور پر حساس پوسٹروں کے سامنے آنے سے شہر میں گرما گرم بحث چھڑ گئی ہے۔

لکھنؤ میں NEET کے طالب علم کی مشتبہ موت؛ 3 دن سے لاپتہ، نہر بیراج سے لاش ملی

لکھنؤ: 18 اکتوبر (پی این ایس) 20 سالہ طالب علم انوراگ یادو کی لاش، جو تین دن پہلے پی جی آئی تھانہ علاقے سے پراسرار طور پر لاپتہ ہو گیا تھا، اتوار کو نگرم علاقے کے اچلی کھیڑا اندرا نہر بیراج سے برآمد ہوا۔ طالب علم میڈیکل کے داخلے کے امتحانات کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ 15 اکتوبر کی شام کو یہ کہہ کر گھر سے نکلا کہ وہ چہل قدمی کے لیے جا رہا ہے اور اس کے بعد سے اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ لاش کی اطلاع ملنے پر اہل خانہ نے اس کی شناخت کی جس سے صدمے کی کیفیت طاری ہوگئی۔ پولیس نے انکوائری رپورٹ تیار کر کے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ غازی پور ضلع کے رام پور مجھنا ری پچھ پوڑا کے رہنے والے منوسنگھ یادو اپنے خاندان کے ساتھ پی جی آئی علاقے میں آنندی واٹر پارک کے قریب واقع ہریوم شہر میں رہتے ہیں۔ منوسنگھ کے مطابق، ان کا 20 سالہ بیٹا انوراگ یادو 15 اکتوبر بروز جمعرات شام تقریباً 5:45 بجے معمول کے مطابق سیر کے لیے گھر سے نکلا، لیکن رات گئے تک واپس نہیں آیا۔ کافی تلاش کے بعد، جب انوراگ کا کہیں پتہ نہیں چلا، تو اس کے اہل خانہ نے 16 اکتوبر کو پی جی آئی پولیس اسٹیشن میں گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی۔ پولیس اس کی سرگرمی سے تلاش کر رہی تھی۔ اتوار کے روز، نگرم پولیس اسٹیشن کو مقامی لوگوں سے اطلاع ملی کہ اچلی کھیڑا بیراج کے قریب اندرا نہر میں ایک نوجوان کی لاش تیر رہی ہے۔ پولیس کی ٹیم فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاش کو پانی سے نکالا۔ شکل اور لباس کی بنیاد پر پی جی آئی پولیس اور اہل خانہ کو اطلاع دی گئی۔ جائے وقوعہ پر پہنچنے والے خاندان کے افراد نے لاش کی شناخت لاپتہ انوراگ یادو کے طور پر کی۔ اے ڈی سی پی ساؤتھ وسنت کمار للی نے بتایا کہ ابتدائی پولیس پوچھ گچھ کے دوران، خاندان کے افراد نے انکشاف کیا کہ انوراگ میڈیکل کے داخلے کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے اور کچھ عرصے سے اپنی پڑھائی کی وجہ سے کافی ذہنی دباؤ میں تھے۔ نگرم پولیس نے بتایا کہ پنچنامہ مکمل کرنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم ہاؤس بھیج دیا گیا ہے۔